عمران سیریز

ادھورا فارمولا

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ ملتان

چند باتیں

معزز قارئین ! سلام مسنون ۔

عمران کا نیا کارنامہ "ادھورا فارمولا" آپ کے ہاتھوں میں ہے عمران کی بے پناہ ذہانت پر ہم سب کو ہی نہیں —— خود عمران کو بھی ہمیشہ فخر رہا ہے ۔ لیکن عمران ذہانت میں حرفِ آخر کا درجہ نہیں رکھتا ۔ اونٹ جب تک پہاڑ تلے نہ آتے اپنے آپ کو سب سے بلند سمجھتا رہتا ہے اور اس بار عمران ذہانت کے ایک ایسے پہاڑ تلے آگیا کہ اُسے اپنی ذہانت پر دوبارہ غور کرنے پر مجبور ہونا پڑا ۔

اس کہانی میں عمران کا سابقہ ایک ایسے مجرم سے پڑ گیا جو ذہانت میں عمران سے بھی دو قدم آگے تھا ۔ اس نے عمران کے گرد ایک ایسا جال پھیلایا کہ عمران اپنی ذہانت کے زعم میں خود مجرم کا آلہ کار بن کر رہ گیا ۔

"ادھورا فارمولا" —— ایک ایسے ادھورے فارمولے کے حصول کی کہانی ہے جس کی اہمیت کسی کو معلوم نہ تھی اور عمران نے زندگی میں پہلی بار اس مشن کو سب سے آسان مشن قرار دیا اور اس نے یہ سمجھ لیا کہ اس نے مشن کو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیا ہے —— مگر جب نتیجہ سامنے آیا —— تب عمران کی آنکھیں کھلیں کہ مجرم تو اسی کو آلہ کار بنا کر اپنا مشن مکمل کر کے جا بھی چکے ہیں اور عمران کے پاس سوائے لکیر پیٹنے کے اور کوئی چارہ کار باقی نہ رہا تھا —— لیکن عمران شکست

کو موت کا دوسرا نام سمجھتا ہے۔ اس لئے اس نے نہ صرف اس ادھورے فارمولے کی واپسی کے لئے کام شروع کر دیا ــــــ بلکہ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اسے مکمل کر کے ہی دَم لے گا۔

اور اس کے بعد حالات و واقعات میں ایسی ڈرامائی تبدیلیاں پیدا ہوئیں کہ عمران کے گرد موت کا دائرہ تنگ ہوتا چلا گیا۔ لیکن عمران ہر قسم کے حالات کو اپنے حق میں پلٹنے کا گُر جانتا ہے۔ چنانچہ وہی ہوا ــ حالات پلٹتے چلے گئے ــــــ مگر کیسے ــــ؟ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس کے جواب کے لئے آپ کو پوری کہانی پڑھنی پڑے گی۔

یہ ایک ایسی کہانی ہے جس میں ایکشن ــــــ سسپنس اور لمحہ بہ لمحہ ہونے والی ڈرامائی تبدیلیوں کا ایسا حسین امتزاج موجود ہے کہ اس سے پہلے اس کی کوئی مثال سامنے نہیں آئی۔

اس کہانی کو پڑھنے کے بعد آپ یقیناً یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ شاہکار کہانی واقعی ایسی ہی کہانی کو کہا جاتا ہے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

صبح ابھی پوری طرح طلوع نہ ہوئی تھی۔ ماحول مختلف پرندوں کی چہچہاہٹ سے گونج اٹھا تھا۔ اونچی مگر انتہائی سرسبز پہاڑی کی چوٹی پر بنا ہوا عظیم الشان محل نما مکان اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ مکان کا بڑا گیٹ بند تھا اور اس کے سامنے گٹھے ہوئے جسم کا ایک تنومند نوجوان ایک خاکی وردی پہنے ہاتھ میں مشین گن اٹھائے ٹہل رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں اردگرد کا بڑے بھرپور انداز میں جائزہ لے رہی تھیں۔ گیٹ سے شروع ہونے والی پختہ اور چوڑی سڑک بل کھاتی ہوئی پہاڑی کے نیچے دامن میں بڑی سڑک سے مل جاتی تھی۔ نوجوان کی نظریں کبھی کبھی مین روڈ پر چلنے والی ٹریفک کا جائزہ لینے میں مصروف ہو جاتیں اور چند لمحے جائزہ لینے کے بعد وہ ایک بار پھر پھاٹک کے سامنے ٹہلنا شروع کر دیتا اور پھر ٹہلتے ہوئے اچانک وہ چونک پڑا۔ جب اس نے چاندی کی طرح چمکتی ہوئی سفید رنگ کی بڑی سی کار کو مین روڈ کو چھوڑ کر پہاڑی پر چڑھنے والی سڑک پر مڑتے ہوئے دیکھا۔ کار بل کھاتی ہوئی سڑک پر اسے دکھائی دینے لگ جاتی اور کبھی نظروں سے

اوجھل ہوجاتی۔ جب کار آدھا سفر طے کر گئی تو نوجوان تیزی سے گیٹ کے ساتھ بنے ہوئے کیبن میں گھستا چلا گیا۔ اس نے وہاں میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔

" یس مارکوئیس سپیکنگ ــ" دوسری طرف سے سیکورٹی انچارج کی کرخت آواز سنائی دی۔ جس کا دفتر عمارت کے اندر کہیں موجود تھا۔

" مین گیٹ سے ریفالگر بول رہا ہوں جناب ــ ایک سفید رنگ کی کار محل کی طرف آ رہی ہے۔" ریفالگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ فون کرتے وقت بھی اس کی نظریں نیچے جاتی ہوئی سڑک پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

" سفید کار ــ اور اس وقت ــ بہرحال ہر طرح سے خیال رکھنا۔ میں دوسرے لوگوں کو بھی الرٹ کر دیتا ہوں ــ" مارکوئیس نے جواب دیا۔

" او کے ــ" ریفالگر نے پُراعتماد لہجے میں جواب دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ مشین گن اٹھائے باہر نکل آیا اور گیٹ کے سامنے آ کر رک گیا۔ اس کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔ اس کے انداز سے یوں لگتا تھا جیسے چیتا اپنے شکار پر جھپٹنے والا ہو۔

چند لمحوں بعد کار ایک موڑ کاٹ کر سامنے آئی اور پھر تیزی سے دوڑتی ہوئی گیٹ کے سامنے آ کر رکتی چلی گئی۔ ریفالگر غور سے کار اور اس کے اندر موجود ایک ادھیڑ عمر آدمی کو جو ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ دیکھتا رہا۔ کار کے نمبر اس کے ذہن میں محفوظ ہو گئے۔ کار رکتے ہی ادھیڑ عمر آدمی دروازہ کھول کر نیچے اترا۔ وہ اپنے حلیے اور لباس سے کوئی بہت بڑا افسر لگ رہا تھا۔

" فرمایئے ــ" ریفالگر نے چند قدم آگے بڑھاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مادام ٹیلر سے میری ملاقات طے ہے ــ" ادھیڑ عمر نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ریفالگر کی طرف بڑھاتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

" اوہ مگر وہ تو آرام فرما رہی ہیں اور دس بجے سے پہلے کسی حالت میں نہیں جاگتیں۔" ریفالگر نے حیرت بھرے لہجے میں کارڈ پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔ کارڈ پر صرف ایک نام لکھا ہوا تھا۔ " لینڈل کرافگر"۔

" مگر انہوں نے مجھے ملاقات کا یہی وقت دیا تھا۔ ساڑھے پانچ صبح اور ساڑھے پانچ ہونے میں پانچ منٹ رہتے ہیں۔" کرافگر نے قدرے پریشان لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے ــ میں معلوم کرتا ہوں ویسے میرا خیال ہے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے شام ساڑھے پانچ بجے کا وقت تو ہو سکتا ہے۔ مگر صبح ساڑھے پانچ بجے ناممکن ہے خیر میں پتہ کرتا ہوں ــ" ریفالگر نے کہا اور پھر تیزی سے کیبن میں گھستا چلا گیا۔ کرافگر دلچسپی اور تحسین آمیز نظروں سے محل نما مکان اور پہاڑی کے ماحول کا جائزہ لینے لگا۔ اس کے چہرے پر پسندیدگی کے آثار نمایاں تھے۔

تھوڑی دیر بعد ریفالگر کیبن سے باہر نکلا۔ اس کے چہرے پر تعجب کے آثار نمایاں تھے۔

" آیئے جناب میں گیٹ کھولتا ہوں ــ" ریفالگر نے گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے گیٹ کے باہر لگے ہوئے سوئچ بورڈ پر نصب مختلف بٹن ایک ترتیب سے دبانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد بھاری فولادی گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اندر عمارت تک جانے والی سرخ بجری کی روش نظر آ رہی تھی۔ ادھیڑ عمر کرافگر دوبارہ کار میں بیٹھا اور اس کی کار تیزی سے گیٹ کراس کرتی ہوئی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پھولوں سے لدے ہوئے

عظیم الشان پورچ میں اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔

" تشریف لائیے ـــ " برآمدے میں موجود ایک مسلح نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کرانگر اس کے پیچھے چلتا ہوا ایک راہداری میں گھسا اور پھر راہداری سے مڑ کر وہ ایک عظیم الشان کمرے میں داخل ہوئے جو بڑے شاہانہ انداز میں سجا ہوا تھا۔ ڈرائنگ روم میں جگہ جگہ سنہری پنجروں میں مختلف رنگوں اور قسموں کی چڑیاں بیٹھی چہک رہی تھیں۔ فرانسیسی طرز کی کھڑکیوں میں ریشمی پردے ہلکی ہلکی ہوا سے سرسرا رہے تھے اور ان میں سے پھولوں سے لدی ہوئی بیلیں بڑا خوبصورت منظر پیش کر رہی تھیں۔

" تشریف رکھیے۔ مادام ٹیلر تشریف لا رہی ہیں ـــ " مسلح نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں ایک صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ادھیڑ عمر کرانگر مبہوت انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مرعوبیت کے آثار ابھر آئے تھے۔ اسے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ رومی شہنشاہوں کے کسی محل میں آ گیا ہو۔

" اپنا ریوالور، خنجر اور چاقو میرے حوالے کر دیجیے وہ آپ کو واپس مل جائے گا ـــ " مسلح نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو ـــ " کرانگر بری طرح چونک پڑا۔

" آپ کی بغل میں موجود ہولسٹر میں اعشاریہ تین آٹھ کا ریوالور موجود ہے۔ کوٹ کی خفیہ جیب میں چاقو اور پنڈلی سے بندھے ہوئے تسمے میں خنجر موجود ہے۔ وہ برائے کرم میرے حوالے کر دیجیے ـــ " مسلح نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" مم ... مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا ؟ ـــ " کرانگر کا چہرہ اب حیرت اور

استعجاب سے پھڑکنے لگا تھا۔

" راہداری میں ایسی مشین موجود ہے جو انسان کی رگوں میں بہنے والے خون کا بھی تجزیہ کر لیتی ہیں۔ یہ تو معمولی بات ہے ـــ " مسلح نوجوان نے اسی طرح نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور کرانگر نے خاموشی سے تینوں چیزیں نکال کر مسلح نوجوان کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر رکھ دیں۔

" آپ اس وقت کیا پینا پسند فرمائیں گے ـــ " مسلح نوجوان نے تینوں چیزیں لینے کے بعد پوچھا۔

" شکریہ ـــ مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں ہے ـــ " کرانگر نے دبے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا ـــ کرانگر نوجوان کے جانے کے بعد دوبارہ کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ وہ ایک ایک چیز کو تحسین آمیز نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

" کس قدر خوبصورت رہائش گاہ ہے ـــ نجانے یہ مادام کتنی خوبصورت ہو گی ـــ " کرانگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابھی اس کی بڑبڑاہٹ ختم ہی ہوئی تھی کہ کمرے کے جنوبی کونے میں موجود پردے ہلے اور دوسرے لمحے ایک دبلی پتلی، سوکھی سڑی کرخت چہرے والی ادھیڑ عمر عورت اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر سختی اور رعونت پورے عروج پر دکھائی دیتی تھی۔ البتہ آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس سوکھی سڑی عورت کے چہرے پر کسی پرشباب حسینہ کی خوابناک آنکھیں لگا دی گئی ہوں۔ وہ سادہ سے گھریلو لباس میں تھی۔ ایسا لباس جو اس عظیم الشان محل کی حقیر سی خادمائیں بھی پہننا گوارا نہ کریں۔ کرانگر نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس نے یہی سمجھا تھا کہ مادام ٹیلر کی آمد کی اطلاع دینے کوئی خادمہ آئی ہو گی۔

سوکھی سڑی عورت آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھی اور اطمینان سے کرانگر کے سامنے والے صوفے میں تقریباً دھنستی چلی گئی۔

"تم صحیح وقت پر پہنچے ہو مسٹر کرانگر — اور میں وقت کی پابندی کرنے والوں کو ہمیشہ پسند کرتی ہوں —" ادھیڑ عمر عورت نے کوّے جیسی چیختی ہوئی آواز میں کرانگر سے مخاطب ہو کر کہا اور کرانگر اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"مم ... مم ... مادام ......" کرانگر کے لہجے میں شدید بوکھلاہٹ تھی۔

"ہاں — میں مادام ٹیلر ہوں۔ بیٹھو — اطمینان سے بیٹھو۔" مادام ٹیلر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور کرانگر واپس صوفے پر بیٹھتا چلا گیا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں ابھی تک حیرت کا آبشار بہہ رہا تھا۔ وہ تصور میں بھی نہ سوچ سکتا تھا کہ اس قدر خوبصورت اور عالیشان محل کی مالکہ یہ سوکھی سڑی کرخت چہرے اور کوّے جیسی آواز والی عورت ہو گی۔ البتہ اس کی آنکھیں اسے خوابوں کے جزیرے میں دھکیلنے پر مجبور کر رہی تھیں۔

"تم نے کوئی مشروب پینا پسند نہیں کیا —" مادام نے کرخت آواز میں پوچھا۔

"شکریہ مادام — میں اس وقت کوئی چیز نہیں پیا کرتا —" کرانگر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"وہ کاغذات لے آئے ہو —" مادام نے پوچھا۔

"یس مادام — کاغذات بھی اور چیک بھی۔ مگر باس نے کہا ہے کہ وہ چیک کیش ہونے سے پہلے ہائی برڈ سے براہ راست بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔" کرانگر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک خاکی رنگ کا لفافہ

نکالتے ہوئے کہا۔

"کتنی رقم کا چیک ہے —" مادام کا لہجہ اور بھی کرخت ہو گیا۔

"پچاس ہزار ڈالر کا مادام — باقی رقم مشن پورا ہونے کے بعد ادا کی جائے گی" کرانگر نے لفافے میں سے ایک چیک نکالتے ہوئے کہا۔

"سنو اپنے باس سے جا کر کہہ دو کہ ہم اس مشن پر کام کرنے سے انکاری ہیں۔ جب یہ بات طے ہو گئی تھی کہ ایک کروڑ ڈالر کا چیک آپ لے آئیں گے اور کاغذات مہیا کرنے کے بعد آپ کا کام ختم ہو جائے گا۔ تو پھر اب یہ ہائی برڈ سے ملاقات کی شرط اور آدھی رقم کی ادائیگی یہ نئی شرائط کیوں عائد کی جا رہی ہیں" مادام نے غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھیے مادام — آپ کو علم ہے کہ ہم سرکاری ملازم ہیں۔ ہمیں تمام ادائیگیوں کا باقاعدہ حساب دینا پڑتا ہے اور یہ سرکاری اصول ہے کہ آدھی ادائیگی کام مکمل ہونے کے بعد کی جاتی ہے اس لیے ہم مجبور ہیں اور جہاں تک ہائی برڈ سے ملاقات کا سوال ہے۔ وہ اس لیے ضروری ہے کہ کچھ تفصیلات زبانی بتائی جا سکتی ہیں۔ انہیں تحریر میں نہیں لایا جا سکتا —" کرانگر نے جواب دیا۔ اب وہ اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال چکا تھا۔

"تمہارا عہدہ کیا ہے —" مادام نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرانگر سے پوچھا۔

"میں چیف ایجنٹ ہوں مادام —" کرانگر نے جواب دیا۔

"اوہ — پھر تو واقعی اہم عہدے دار ہو۔ مگر دیکھو ہائی برڈ اپنے اصولوں میں بے حد سخت ہے تم ابھی فون پر اپنے باس سے بات کرو اور میری شرائط بتا دو۔ ہاں یا نہ، دو میں سے ایک جواب چاہیے —" مادام ٹیلر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے ایک مسلح نوجوان اندر داخل

ہوا اور مادام کے سامنے جھک کر کھڑا ہو گیا۔

"فون لاؤ ——— ریڈ فون ——" مادام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام آپ ہائی برڈ سے پہلے بات کر لیں شاید انھیں یہ شرائط منظور ہوں۔" کرانگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہائی برڈ اس وقت جزیرہ ہوائی میں چھٹیاں گزار رہا ہے۔ اس لئے بغیر مشن کے اسے کنٹکٹ نہیں کیا جا سکتا ——— دوسری بات یہ کہ ہائی برڈ میرا ایجنٹ ہے۔ اس لیے وہ اس معاملے میں کوئی رائے دینے کا اہل ہی نہیں ہے ——" مادام ٹیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا ——— اسی لمحے نوجوان سُرخ رنگ کا فون اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے مادام کے اشارے پر کرانگر کے صوفے کے ساتھ پڑی ہوئی تپائی پر فون رکھا اور پھر اس کا پلگ دیوار میں لگا دیا۔

کرانگر نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس زیرو سروس ۔" دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"مجھے اے۔ بی۔ سی کا کوڈ نمبر چاہیے ——" کرانگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں ——" دوسری طرف سے جواب ملا اور پھر چند لمحوں بعد آواز سنائی دی۔

"اس وقت کا نمبر نوٹ کر لیں۔ فور زیرو ون یہ نمبر دس منٹ مزید چل سکتا ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور کرانگر نے کریڈل دبا کر فور زیرو ون نمبر گھمائے۔

"یس اے۔ بی۔ سی سروس ——" دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں کرانگر بول رہا ہوں کوڈ تھرٹی ون ——— چیف باس جہاں بھی ہو اس

سے بات کرائیں۔" کرانگر نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ نسوانی آواز آئی۔

"مسٹر کرانگر نوٹ کر لیں چیف باس ملک سے باہر ہیں وہ ایک ہفتے تک نہیں مل سکتے۔ سوری ۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرانگر نے خاموشی سے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ؟" مادام نے کرانگر کو رسیور رکھتے ہوئے دیکھ کر چونک کر پوچھا۔

"ابھی بات ہوتی ہے۔" کرانگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر میں تو سُن رہی ہوں کہ چیف باس ملک سے باہر ہے اور ایک ہفتے تک نہیں مل سکتا ——" مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ نے درست سُنا ہے مادام یہ مخصوص کوڈ ہے۔ اس فقرے میں باس کا موجودہ نمبر نہاں ہے اور وقت بھی ——" کرانگر نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"نمبر اور وقت، وہ کیسے ———" مادام کے لہجے میں حیرت تھی اور کرانگر مادام کو اس طرح حیرت زدہ دیکھ کر دل ہی دل میں بڑا محظوظ ہو رہا تھا۔

"آپ سے کیا چھپانا مادام ——— ایک ہفتے کا مطلب ہے سات منٹ بعد فون کریں ——— اور نوٹ کا مطلب ہے ——— تھری زیرو ون تھری ———" کرانگر نے گھڑی دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"بہت خوب مجھے یہ کوڈ پسند آیا ہے ——" مادام نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ جانتی ہیں مادام سیکرٹ سروس کو اس قسم کے انتظامات کرنے

بھی پڑتے ہیں۔ ورنہ دوسرے ملکوں کی سیکرٹ سروسز تیا پانچہ کر دیں ۔۔" کرافگر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"مگر میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آخر سیکرٹ سروس خود اس مشن پر کام کیوں نہیں کرتی۔ اس مشن کے لیے دوسروں کی خدمات حاصل کرنا اور خطیر رقم معاوضے میں دینا کچھ انوکھی سی بات ہے میں نے تمہارے باس سے بھی یہی سوال کیا تھا مگر وہ ٹال گیا تھا ۔۔۔" مادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ مشن ایسا ہے مادام کہ حکومت براہ راست سیکرٹ سروس کو استعمال میں نہیں لانا چاہتی ۔۔۔" کرافگر نے بھی مبہم سا جواب دیا ۔۔۔ اسی لمحے اس نے ایک بار پھر گھڑی دیکھی اور پھر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے تھری زیرو ون تھری نمبر ڈائل کیے۔

"یس ۔۔۔" دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کرافگر بول رہا جناب، مادام ٹیلرز مینشن سے ۔۔۔" کرافگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ کیا بات ہے ۔۔۔؟" دوسری طرف سے اسی طرح بھرائے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"مادام مشن پر کام کرنے سے انکاری ہیں ۔۔۔ وہ پوری رقم کی ایڈوانس ادائیگی چاہتی ہیں ۔۔۔ اور ہائی برڈ سے ملاقات بھی نہیں ہو سکتی ۔۔۔" کرافگر نے جواب دیا۔

"مادام موجود ہیں ۔۔۔" باس نے پوچھا۔

"یس باس میرے سامنے تشریف فرما ہیں ۔۔۔" کرافگر نے جواب دیا۔

"انھیں رسیور دو ۔۔۔ میں خود بات کرتا ہوں ۔۔۔" باس نے کہا اور کرافگر نے مادام کی طرف رسیور بڑھا دیا۔

"باس آپ سے براہ راست بات کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔" کرافگر نے رسیور بڑھاتے ہوئے کہا ۔۔۔ اور مادام نے رسیور پکڑ لیا۔

"یس مادام ٹیلر سپیکنگ ۔۔۔" مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام میں نے حکومت سے مکمل ادائیگی کی بات کی تھی لیکن وہ نہیں مان رہے۔ البتہ ہم اس بات کی آپ کو ہر طرح سے گارنٹی دے سکتے ہیں کہ مشن کے خاتمے پر باقی رقم آپ کو مل جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس مشن کے سلسلے میں بعض باتیں ایسی ہیں جو ہائی برڈ کو زبانی بتائی جا سکتی ہیں۔ آپ ان سے ملاقات کا بندوبست کرا دیں ۔۔۔" باس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں باتوں میں وقت ضائع کرتی رہوں ۔۔۔ رقم پوری ایڈوانس اور جو معلومات آپ دینا چاہیں مجھے دے دیں۔ میں ہائی برڈ کو منتقل کر دوں گی ۔۔۔ اس کے سوا تیسری اور کوئی صورت نہیں ۔۔۔ ہاں یا نہ میں جواب دیں ۔۔۔" مادام کا لہجہ انتہائی سخت ہوتا چلا گیا۔

"دیکھیں مادام میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں اور ہائی برڈ کی کوئی سرکاری حیثیت نہیں ہے ۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ آپ کی سرگرمیاں بہرحال مجرمانہ ہیں چاہے وہ ہمارے ملک کی بجائے کسی اور ملک میں ہی کیوں نہ ہوں۔ اس لیے مشن سے انکار کرنے کی صورت میں آپ پریشان بھی ہو سکتی ہیں ۔۔" باس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تو یہ دھمکی ہے ۔۔۔ اگر یہ دھمکی ہے تو پھر ٹھیک ہے تم سے جو ہوتا

سے کر لو۔ بہرحال اتنا بتا دوں کہ میرے ایک اشارے پر تم آئندہ پانچ منٹوں بعد سیکرٹ سروس کے چیف کے بجائے کسی خارش زدہ کُتّے کی طرح گلیوں میں مارے مارے پھر رہے ہو گے۔ تمہارے وزیرِ اعظم اور صدر سے لے کر تمہاری اسمبلی کا ہر ممبر مادام ٹیلر کی مٹھی میں ہر وقت بند رہتا ہے —"

مادام ٹیلر نے غصّے سے بھرے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا — غصّے کی شدّت سے اس کی مخمور آنکھیں یک لخت سُرخ پڑ گئی تھیں۔

" اوہ مادام آپ ناراض ہو گئیں — میرا مطلب یہ ہرگز نہیں تھا میں آپ کی اور ہائی برڈ کی حیثیت جانتا ہوں — میں تو آپ کو دھمکی دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا — میں نے تو کسی روانی میں ایک بات کہہ دی تھی — اگر آپ ناراض ہو گئی ہیں تو میں معذرت چاہتا ہوں —" باس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا — اس کے غبارے سے یک لخت ہی ہوا نکل گئی تھی۔

" اچھا ہوا تم نے فوراً معذرت کر لی۔ ورنہ تمہارا انجام بدترین ہوتا — بہرحال ہاں یا نہ میں جواب دو — ضائع کرنے کے لیے میرے پاس مزید وقت نہیں ہے —" مادام نے اسی کرخت لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے مادام آپ فون کرانگر کو دیں "— باس نے ڈھیلے لہجے میں کہا اور مادام نے رسیور واپس کرانگر کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"یس باس —" کرانگر نے کہا۔

" مادام کو دوسرا چیک بھی دے دو اور باقی تفصیلات بھی بتا دو —" باس نے کرانگر کو ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

" بہتر باس —" کرانگر نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ

ختم ہوتے ہی کرانگر نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر کوٹ کی دوسری جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک اور لفافہ نکالا اور اس لفافے میں سے ایک اور چیک نکال کر مادام کی طرف بڑھا دیا۔

" لیجیے مادام یہ پچاس لاکھ ڈالر کا دوسرا چیک —" کرانگر نے مؤدبانہ انداز میں چیک بڑھاتے ہوئے کہا۔

" تپائی پر رکھ دو "— مادام نے سپاٹ لہجے میں کہا اور کرانگر نے چیک تپائی پر پہلے سے رکھے ہوئے کاغذات اور چیک کے اوپر رکھ دیا۔

" مادام نے ایک بار پھر تالی بجائی تو وہی مسلح نوجوان کسی جن کی طرح ایک لمحے میں حاضر ہو گیا"

" یس مادام —" نوجوان نے اسی طرح سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یہ دونوں چیک لے جاؤ — اور ہائی برڈ کو اطلاع کر دو کہ وہ نئے مشن کے لیے تیار ہو جائے کسی بھی لمحے اُسے کال کیا جا سکتا ہے "— مادام نے کہا۔

" یس مادام —" نوجوان نے کہا اور تپائی پر پڑے ہوئے چیک اٹھا کر وہ خاموشی سے باہر نکل گیا۔

" یہ کاغذات ہیں مشن سے متعلق —" مادام ٹیلر نے تپائی پر پڑا ہوا لفافہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

" یس مادام یہ بنیادی معلومات ہیں —" کرانگر نے جواب دیا اور مادام ٹیلر نے لفافے میں سے کاغذات باہر نکال لیے اور انھیں پڑھنا شروع کر دیا — ٹائپ شدہ کل چار کاغذات تھے۔ وہ انھیں پڑھتی رہی اور

کرافگر خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد مادام ٹیلر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کاغذات واپس لفافے میں رکھ دیئے ۔۔۔ اُس کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں صاف دکھائی دینے لگیں ۔

" میرا خیال ہے تمھاری حکومت کے پاس پیسہ خرچ کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں اور اگر ایسی ہی بات ہے تو اُسے چاہیے کہ بین الاقوامی فنڈ میں رقم چندہ کر دے ۔۔۔" مادام نے کہا ۔

" میں سمجھا نہیں مادام ۔۔۔" کرافگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

جس مشن کے تم کاغذات لے آئے ہو ۔۔۔ اور جس کے لیے تم ایک کروڑ ڈالر خرچ کر رہے ہو۔ وہ مشن کیا ہے ۔ پاکیشیا کی خفیہ لیبارٹری سے ایک فائل کا حصول ۔۔۔ یہ کوئی مشن ہے۔ جس کے لیے ہائی برڈ کو تکلیف دی جائے اور ایک کروڑ ڈالر خرچ کیے جائیں ۔ پاکیشیا دنیا کے پس ماندہ ملکوں میں شمار ہوتا ہے ۔ تم اس لیبارٹری کے انچارج کو دس ہزار ڈالر رشوت دے کر بھی اس فائل کے فوٹو گراف حاصل کر سکتے ہو ۔۔۔" مادام نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" مادام آپ کا کیا خیال ہے کہ باس یا حکومت احمق ہے ۔ ہم اس سلسلے میں تمام کوششیں کر چکے ہیں ۔۔۔ لیکن نتیجہ نہ صرف ہمیشہ صفر رہا بلکہ ہمارے ٹاپ ایجنٹ بھی ہلاک کر دیئے گئے ۔۔۔" کرافگر نے جواب دیا ۔

" ہلاک کر دیئے گئے ۔ وہ کیسے ، کس نے ہلاک کیئے ۔۔۔" مادام کے لہجے میں بے پناہ حیرت اُبھر آئی تھی ۔

وہاں کی سیکرٹ سروس نے ۔۔۔ ہمارے بہترین ایجنٹ اس فائل کے حصول کے لیے وہاں گئے تھے ۔ انھوں نے لیبارٹری کا سراغ لگانے کی کوشش

کی ۔ لیکن اسی دوران وہ سیکرٹ سروس سے ٹکرا گئے اور نتیجہ یہ کہ وہ ہلاک کر دیئے گئے ۔۔ آپ سے پہلے ہم نے ایک اور مجرم تنظیم ایس تھری کی امداد حاصل کی ۔۔ آپ ایس تھری کے متعلق ضرور جانتی ہوں گیں ۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ اور خطرناک افراد پر مشتمل ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو آپ کی طرح معاوضے پر اونچے کام کرتی ہے ۔ مگر شاید آپ ایس تھری کا انجام نہیں جانتیں ۔ وہاں پہنچنے کے بعد انھوں نے انتہائی تیز رفتاری سے کام شروع کر دیا لیکن پھر سیکرٹ سروس آڑے آ گئی اور ایس تھری اپنے بھیانک انجام کو پہنچ گئی ۔۔ اُس کے تمام ممبر ہلاک کر دیئے گئے ۔ ایس تھری کا چیف بڑی مشکل سے جان بچا کر نکل سکا۔ مگر وہ اس قدر زخمی تھا کہ یہاں آنے کے بعد وہ مر گیا ۔۔۔ اس کے بعد حکومت نے دوبارہ کسی تنظیم کی امداد کے لیے سوچا اور پھر بے شمار تنظیموں کو سامنے رکھنے کے بعد آخر کار یہی فیصلہ ہوا کہ اس طرح کے خطرناک ترین مشن کے سلسلے میں ہائی برڈ عالمی شہرت رکھتا ہے وہ کبھی کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوا ۔ اس لیے آپ کا چناؤ ہوا اور پھر باس نے آپ سے بات چیت کی ۔۔۔" کرافگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" حیرت ہے ۔۔۔ مجھے ایس تھری کے چیف کے مرنے کی اطلاع تو ملی تھی ۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس طرح مرا ہے اور اس کی تنظیم بھی ختم ہو گئی ہے ۔۔۔ اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو پھر تو واقعی پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا ۔۔۔ لیکن کیا وہ مافوق الفطرت صلاحیتوں کے مالک ہیں ۔۔۔ جادوگر ہیں ۔۔۔ یا ان کے قبضے میں کوئی انجانی طاقت ہے ۔۔۔" مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" ان باتوں میں سے کوئی بات بھی درست نہیں ہے ۔ وہ سائنسی لحاظ سے

بھی بہت پیچھے ہیں — لیکن وہ لوگ کچھ اس انداز میں کام کرتے ہیں کہ مجرم خود بخود ان کے پنجے میں پھنس کر اپنی گردنیں تڑوا بیٹھتے ہیں —" کرافگر نے جواب دیا۔

"مگر کیا یہ فائل تمہاری حکومت کے لیے اتنی ہی اہم ہے کہ تم اس کے حصول کے لیے اس قدر روپیہ خرچ کر رہے ہو اور بے چین بھی ہو — آخر ایسی تھری کو بھی تو بھاری معاوضہ دیا گیا ہو گا —" مادام نے کہا۔

"اس فائل میں کیا ہے — اس کے متعلق ہمیں معلوم نہیں ہے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس میں کسی ایسے ہتھیار کا فارمولا موجود ہے جسے دنیا کا خطرناک ترین ہتھیار سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر یہ فارمولا ہمارے سائنسدانوں کے پاس پہنچ جائے تو ہماری حکومت اس براعظم کی طاقتور ترین مملکت بن سکتی ہے —" کرافگر نے جواب دیا۔

"تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس سائنسدان نے یہ فارمولا ایجاد کیا ہو اگر وہ زندہ ہو تو اُسے اغوا کر لیا جائے اور اس سے یہ فارمولا حاصل کر لیا جائے۔ یہ فائل کے حصول سے زیادہ آسان نہیں —" مادام نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے مادام۔ یہ واقعی زیادہ آسان تھا۔ لیکن جس سائنسدان نے یہ فارمولا ایجاد کیا تھا — اُسے ہم نے پہلے ہی اغوا کر لیا تھا۔ اس کی حماقت سے ایک بین الاقوامی کانفرنس میں اس فارمولے کی خبر آؤٹ ہو گئی۔ اور ہم نے اُسے وہیں سے قابو کر لیا — اس کے بعد سائنسی طریقوں سے اس کے ذہن سے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن بدقسمتی یہ ہوئی کہ اس سائنسدان نے آدھا فارمولا ہی بنایا تھا کہ وہ سائنسی حربے کی تاب نہ لا کر ہلاک ہو گیا۔ چنانچہ ہم نے بعد ازاں اُسے ایک حادثہ ظاہر کر دیا۔ اس طرح پاکیشیا والوں کو شک نہ پڑ سکا۔ البتہ اس سائنسدان سے فائل کا نمبر اور

لیبارٹری کے متعلق پتہ چل گیا۔ لیکن اتنا پتہ چلا کہ وہ لیبارٹری دارالحکومت میں ہی کہیں واقع ہے اور اس کا انچارج کوئی سرداؤد ہے جو مستقل اسی لیبارٹری میں ہی رہتا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد اس فارمولے کے حصول کی کوشش شروع کر دی گئیں لیکن کوئی بھی کوشش کامیاب نہ ہوئی تو آخر کار آپ کو تکلیف دی جا رہی ہے۔ ہماری حکومت کو مکمل یقین ہے کہ آپ اس مشن میں کامیاب رہیں گی —" کرافگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم نے بتایا ہے اس لحاظ سے تو مشن خاصا دلچسپ معلوم ہو رہا ہے۔ لیکن تمہاری یہ بات غلط ہے کہ تمہاری حکومت کو یہ مکمل یقین ہے کہ ہائی برڈ اس مشن میں کامیاب رہے گا۔ اس لیے تم نے پچاس لاکھ ڈالر کا چیک روکنے کی کوشش کی تھی۔ بہرحال تمہارا یہی خدشہ اس مشن کو دلچسپ ظاہر کرتا ہے۔" مادام ٹیلر نے جواب دیا اور کرافگر سر جھکا کر خاموش ہو گیا کیونکہ حقیقت بھی یہی تھی۔

"وہ زبانی معلومات کیا یہی تھیں جو تم ہائی برڈ کو براہ راست دینا چاہتے تھے —" مادام ٹیلر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرخت لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں — اس سلسلے میں اگر آپ مزید کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو میں حاضر ہوں —" کرافگر نے جواب دیا۔

"اس سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر — اس کے چیف کا نام دیتہ۔ اور اس کے عہدوں کے بارے میں تمہیں جو تفصیلات بھی ہوں وہ مجھے بتا دو — تاکہ میں ہائی برڈ کو آگاہ کر دوں اور وہ ان معلومات کو سامنے رکھ کر مشن کی لائن آف ایکشن تیار کرے —" مادام ٹیلر نے کرخت لہجے میں کہا۔

سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے متعلق آج تک کسی کو معلوم نہیں ہو سکا ——— اس کے چیف کا صرف نام معلوم ہے ——— وہ ایکسٹو کہلاتا ہے۔ چہروں کے بارے میں کسی تفصیلات کا علم نہیں ——— صرف ایک شخص علی عمران کے متعلق تفصیلات مل سکی ہیں ——— وہ بظاہر احمق سا آدمی ہے۔ لیکن درحقیقت بے حد ذہین اور خطرناک ہے ——— وہ وہاں کی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کا اکلوتا بیٹا ہے لیکن باپ نے اُسے گھر سے نکالا ہوا ہے اور وہ دارالحکومت میں موجود کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر ۲۰ میں اپنے ایک باورچی سلیمان کے ساتھ اکیلا رہتا ہے ——— وہ سیکرٹ سروس کا باقاعدہ ممبر نہیں ہے ——— بلکہ سیکرٹ سروس کے لیے معاوضے پر کام کرتا ہے ——— اور جب بھی سیکرٹ سروس چاہے ———" کرافگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر تو بڑی آسانی ہے ——— اس علی عمران کو جاتے ہی قابو کر لیا جائے اور اس سے سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے ———" مادام ٹیسلر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ بات اتنی آسان نہیں جتنی آپ سمجھ رہی ہیں ——— ایس تھری سے بھی یہی غلطی ہوئی تھی اس نے جاتے ہی اس عمران پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی اور نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے خلاف سیکرٹ سروس تیزی سے حرکت میں آگئی ——— اور پھر ایس تھری کا انجام بدترین ہوا ——— کرافگر نے جواب دیا۔

" اوہ کیا وہ اتنا ہی خطرناک آدمی ہے ———" مادام ٹیسلر نے چونکتے ہوئے کہا۔

" آپ نے کافرستان کے کرنل فریدی کا کبھی نام سنا ہے ———" کرافگر

نے پوچھا۔

" کرنل فریدی ——— ہاں ——— وہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ میں نے اس کی بے پناہ تعریفیں سنی ہیں کبھی اس سے مقابلے کی نوبت تو نہیں آئی ———" مادام ٹیسلر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" یہ علی عمران اُسی پائے کا آدمی ہے ——— اس سے دو ہاتھ آگے ہی ہو سکتا ہے کم نہیں ——— بہر حال میں نے جو ضروری تفصیلات تھیں وہ آپ تک پہنچا دیں ——— اب آپ کا جیسے جی چاہے کریں ——— ہماری حکومت کو یہ فائل یا اس کے فوٹو گراف دونوں میں سے جو بھی ہو ملنی چاہئیں ——— کرافگر نے کہا۔

" ایک بات بتاؤ ——— کیا پاکیشیا کی حکومت نے اس فارمولے پر عمل کر کے وہ ہتھیار بنا لیا ہے ———" مادام ٹیسلر نے اچانک کسی خیال کے تحت پوچھا۔

" جی نہیں ——— بلکہ انھیں تو اسی فارمولے کی اہمیت کا احساس تک نہیں۔ کیونکہ ان کے پاس بھی مکمل فارمولا نہیں ہے ——— یوں سمجھیں کہ پہلا آدھا فارمولا ان کے پاس ہے ورنہ جس طرح ہم اس فارمولے کو حاصل کرنے میں سرگرداں ہیں اسی طرح وہ بھی یہی کام کرتے ———" کرافگر نے جواب دیا۔

" مگر تم نے تو ابھی بتایا ہے کہ تم نے اسی سائنسدان سے پوچھ گچھ کر کے آدھا فارمولا حاصل کر لیا تھا ——— ظاہر ہے وہ پہلا آدھا ہی ہو گا ———" مادام ٹیسلر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

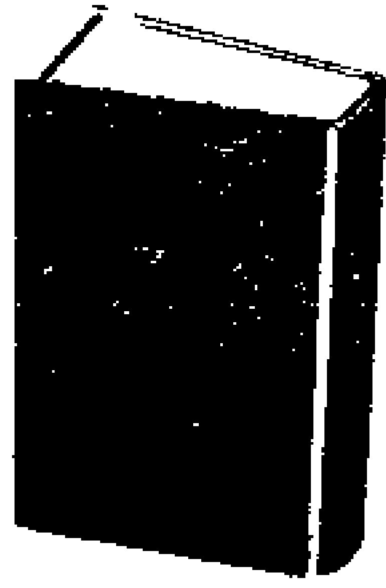
" اوہ مادام ——— ہر ادارہ اپنی خامیاں ہمیشہ چھپانے کی کوشش کرتا ہے ——— اب آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو پھر سنیے اصل بات یہ ہوئی کہ وہ سائنسدان اس فارمولے پر وہاں کام کر رہا تھا۔ اس نے آدھا فارمولا تیار کیا تھا کہ اُسے

مزید ریسرچ کے لیے ہمارے ملک کی اعلیٰ ترین لیبارٹری کی ضرورت پڑی ۔۔۔ چنانچہ وہ بین الاقوامی کانفرنس میں شمولیت کا بہانہ کر کے یہاں آ گیا۔ یہاں ہم نے اُسے ریسرچ کی اعلیٰ سہولیت مہیا کیں۔ کیونکہ اس سے فارمولے کی بنیاد کا ہمیں علم ہو چکا تھا ۔۔۔ ہم نے سوچا کہ جب وہ اسے یہاں مکمل کرے گا تو پھر ہم پہلا آدھا بھی اس سے حاصل کر لیں گے ۔۔۔ اس طرح ہمارے پاس مکمل فارمولا پہنچ جائے گا ۔۔۔ چنانچہ جب اُس نے فارمولا مکمل کیا تو ہم نے اُسے پکڑ کر اُس سے فارمولے کا ابتدائی حصّہ حاصل کرنے کی کوشش کی ۔۔۔ ہمارا ہاتھ ذرا سخت پڑ گیا اور وہ دل کا مریض تھا ۔۔۔ تشدّد کے پہلے راؤنڈ میں ہی ختم ہو گیا ۔۔۔ چنانچہ اُس کی موت کو حادثے کا روپ دے کر اُس کی لاش واپس بھجوا دی گئی ۔۔۔ اور تب سے ہم اس پہلے حصّے کے حصول کے لیے سرگرداں ہیں ۔۔۔ اصل کہانی یہ ہے ۔۔۔"، کرانگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ۔۔۔ اب بات میری سمجھ میں آئی ہے ۔۔۔ بہرحال میری طرف سے اپنے باس کو یہ پیغام دے دینا کہ جس کام کو تم لوگوں نے ہوا بنا رکھا ہے ۔۔۔ وہ ہائی برڈ کے لیے ایک انتہائی معمولی سا مشن ہے ۔۔۔ تم لوگوں کو یہ فائل زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے اندر مل جائے گی ۔۔۔" مادام ٹیلر نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"خدا کرے ایسا ہی ہو ۔۔۔"، کرانگر نے زیرِ لب کہا ۔۔۔ اور پھر مادام ٹیلر کے جانے کے بعد مسلح نوجوان اندر آیا ۔۔۔ اور اس کی رہنمائی میں کرانگر اپنی کار تک پہنچ گیا ۔۔۔ ریوالور، خنجر اور چاقو اُس کے حوالے کر دیا گیا ۔۔۔ اور کرانگر محل سے باہر نکل کر مین روڈ کی طرف جاتے ہوئے دل

ہی دل میں یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ بھی اپنے طور پر پاکیشیا جا کر اس فائل کے حصول کے لیے کوشش کرے گا بات لیکن چیف باس کے ماننے کی تھی۔ لیکن اُس نے سوچ لیا تھا کہ چیف باس راضی نہ ہوا تو وہ چھٹی لے کر پرائیویٹ طور پر وہاں جائے گا ۔۔۔ اور کچھ نہیں تو کم از کم ہائی برڈ کو کام کرتے تو دیکھ ہی لے گا۔



عمران آج کل فارغ تھا اور ظاہر ہے فراغت کے دور میں اُسے نئی سے نئی سوجھتی تھی ۔۔۔ چنانچہ اب بھی اُس نے ایک بالکل انوکھا ۔۔۔ اور دلچسپ مشغلہ اختیار کر لیا تھا ۔۔۔ اُس نے ایک ٹیکسی ڈرائیور سے گٹھ جوڑ کر لیا تھا ۔۔۔ اور اس سے ٹیکسی لے کر وہ خود ٹیکسی ڈرائیور بن گیا تھا۔
میک اپ کرنے اور پھر ٹیکسی ڈرائیوروں کی مخصوص وردی پہننے کے بعد وہ بڑے اطمینان سے فلیٹ سے نکلتا اور کسی بڑے ہوٹل یا چوک پر جا کر کھڑا ہو جاتا۔ وہ صرف ان لوگوں کو ٹیکسی میں بٹھاتا تھا جن کے متعلق اُس کا خیال تھا کہ وہ دلچسپ مسافر ثابت ہوں گے۔
آج بھی وہ ٹیکسی ڈرائیور کے روپ میں ٹیکسی چلاتا ہوا ایک چوک پر جیسے ہی رکا ۔۔۔ سامنے والی بلڈنگ سے ایک خوبصورت سی لڑکی گھبرائے

ہوتے انداز میں دوڑتی ہوئی نکلی ——— اور پھر تیزی سے سڑک پار کر کے وہ عمران کی ٹیکسی کی طرف بڑھتی چلی آئی۔ وہ یوں بار بار مڑ کر دیکھ رہی تھی جیسے اُسے خطرہ ہو کہ پیچھے سے اس پر حملہ کر دیا جائے گا۔ وہ سخت گھبرائے ہوئے انداز میں ٹیکسی کے قریب پہنچی اور پھر جلدی سے دروازہ کھول کر پچھلی نشست پر ڈھیر ہو گئی۔ وہ بُری طرح ہانپ رہی تھی اور اس کے چہرے پر شدید خوف کے آثار نمایاں تھے۔

"یہاں سے نکل چلو ——— دور لے چلو جلدی کرو ———" لڑکی نے خوف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا ——— اُس کی نظریں ابھی تک اس عمارت پر جمی ہوئی تھیں ——— اور آنکھوں میں شدید خوف و ہراس تھا۔

"سوری محترمہ ——— میں اس طرح خوف زدہ لڑکیوں کو کہیں نہیں لے جاتا ——— پہلے آپ بتائیں کہ چکر کیا ہے ———" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"چلو خدا کے لیے یہاں سے لے چلو ——— ورنہ وہ مجھے مار ڈالے گا۔ دیکھو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں ——— تم جتنا معاوضہ مانگو گے میں دوں گی ——— بس ایک بار یہاں سے دور لے چلو ———" لڑکی نے گھبراتے ہوئے اور ہراساں لہجے میں باقاعدہ عمران کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا ——— اور عمران چند لمحے سوچتا رہا ——— پھر اس نے سر ہلاتے ہوئے گاڑی کے سٹارٹ کرنے کے لیے اگنیشن میں چابی گھمائی اور اسی لمحے لڑکی کے حلق سے چیخ نکلی ——— عمران تیزی سے مڑا اس نے پھرتی سے لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا۔

جو بڑے دہشت بھرے انداز میں دوسری طرف کا دروازہ کھول کر باہر

بھاگنا چاہتی تھی ——— اس کی آنکھیں عمارت پر جمی ہوئی تھیں ——— "آرام سے بیٹھی رہیں ——— تمہارا اب کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا ———" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ ——— وہ کہہ رہا ہے ——— وہ ——— وہ ———" لڑکی نے کہا اور دوسرے لمحے وہ سیٹ پر ہی بے ہوش ہو کر لڑھکتی چلی گئی خوف کی شدت سے وہ بے ہوش ہو چکی تھی ——— اسی لمحے ٹیکسی کی پچھلی نشست کا دوسری طرف سے دروازہ کھلا ——— اور ایک غیر ملکی نوجوان نے اندر ہاتھ ڈال کر ایک جھٹکے سے لڑکی کو باہر کھینچا اُسے کاندھے پر ڈال کر وہ بڑے اطمینان سے مڑ کر چلتا ہوا عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— جیسے کوئی خاص بات ہی نہ ہوئی ہو ——— بلکہ سب کچھ معمول کے مطابق ہو۔

"ارے ارے مسٹر ———" عمران تیزی سے نیچے اُتر کر اس کے پیچھے لپکا۔

"بھاگ جاؤ یہ لڑکی محض مریض ہے ——— یہ اسی طرح خوفزدہ ہو کر بیہوش ہو جاتی ہے ———" عمران کے سڑک پار کر کے اس کے قریب پہنچنے پر اس نے انتہائی سخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا ——— اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا عمارت کے صدر دروازے میں داخل ہو گیا۔ عمران ہونق بنا وہیں دروازے کے سامنے کھڑا رہ گیا ——— لیکن چند لمحے رکنے کے بعد وہ بھی تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا عمارت میں داخل ہوا ——— عمارت کے اندر دونوں اطراف سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں ——— اور یہ عمارت چونکہ رہائشی فلیٹوں پر مشتمل تھی ——— اس لیے اب یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ آدمی لڑکی کو اٹھائے کس فلیٹ میں جائے گا ——— کچھ لوگ ایک طرف سے سیڑھیاں اُتر

رہے تھے ـــــ عمران دوسری طرف سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چڑھتا چلا گیا ـــــ اور پھر پہلی منزل پر پہنچتے ہی اُس نے دوسری منزل کی سیڑھیوں پر کسی کے تیزی سے چڑھنے کی آواز سنی تو وہ دوسری منزل کی سیڑھیاں پھلانگتا گیا ـــــ چند لمحوں بعد اُسے وہ غیر ملکی نظر آگیا ـــــ جو لڑکی کو کاندھے پر ڈالے بڑے اطمینان سے اوپر چڑھتا چلا جا رہا تھا ـــــ لڑکی کی آنکھیں بند تھیں ـــــ عمران احتیاط سے دبے قدموں اس کے پیچھے چڑھنے لگا ـــــ اس غیر ملکی نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھا ـــــ اور پھر وہ دوسری منزل کی راہداری میں چلتا ہوا ایک کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ عمران بھی خاموشی سے اس کے پیچھے تھا ـــــ دروازے پر پہنچتے ہی اُس نے پیر سے دھکا دے کر دروازے کے پٹ کھولے اور اندر داخل ہو گیا ـــــ اسی لمحے لڑکی نے آنکھیں کھولیں ـــــ اور پھر عمران کا ذہن یہ دیکھ کر بھک سے اڑ گیا کہ لڑکی نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے باقاعدہ عمران کو آنکھ مار دی ـــــ اور عمران یوں ٹھٹھک کر رک گیا جیسے چابی والے کھلونے کی چابی ختم ہو گئی ہو ـــــ اب اُسے بھی غیر ملکی کی اس بات پر یقین آنے لگا کہ لڑکی ذہنی مریض ہے ـــــ اور یہ شاید اس کا معمول ہو ـــــ کمرے کا دروازہ بند ہو چکا تھا ـــــ اور عمران ابھی تک وہیں کھڑا سوچ رہا تھا کہ وہ واپس جا کر کسی اور مسافر کا انتظار کرے ـــــ مگر اس کی چھٹی حس بار بار اس کے ذہن پر ڈنک مار رہی تھی ـــــ اُسے خیال آ رہا تھا کہ لڑکی مقامی ہے اور مرد غیر ملکی ـــــ پھر یہ چکر کیا ہے ؟

"تم یہاں کیسے کھڑے ہو ـــــ" اچانک ایک کرخت آواز اُسے سنائی دی ـــــ اور اُس نے چونک کر اِدھر دیکھا ـــــ تو ایک تنومند نوجوان

نجانے کہاں سے نکل کر اُس سے مخاطب تھا ـــــ اس نوجوان نے چست لباس پہن رکھا تھا ـــــ اور اس چست لباس میں اس کے بازوؤں کی مچھلیاں تڑپ رہی تھیں۔

"جج ..... جناب ـــــ یہاں کسی غیر ملکی نے کھڑکی میں سے مجھے ہاتھ دے کر بلایا ہے ـــــ میں ٹیکسی ڈرائیور ہوں ـــــ مگر اب پتہ نہیں چل رہا کہ میں کس دروازے پر دستک دوں ـــــ عمران نے جان بوجھ کر مرعوب سا لہجہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ غیر ملکی تو اس منزل میں ایک ہی ہیں مسٹر جیکسن ـــــ میں اس عمارت کا محافظ ہوں ـــــ اور وہ دیکھو سامنے والا دروازہ اُن کا ہے ـــــ" اُس نوجوان نے مطمئن لہجے میں کہا ـــــ اور پھر سیڑھیاں اُتر کر نیچے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" عمران اس کے نیچے جاتے ہی تیزی سے ایک طرف کونے میں رکھے ہوئے کوڑے کے ڈرم کی طرف بڑھا ـــــ اُس نے ڈرائیوروں والی کیپ اتار کر اس ڈرم میں ڈالی ـــــ اور پھر خاکی قمیض اور پتلون اتارنے لگا ـــــ اس کے نیچے اُس نے باقاعدہ لباس پہنا ہوا تھا ـــــ کیپ اور خاکی لباس لپیٹ کر اُس نے ڈرم میں ڈالا ـــــ اور پھر ریڈی میڈ میک اپ اتار کر اُس نے جیب میں ڈالا ـــــ اب وہ اپنے اصل لباس اور اصل حلیے میں تھا اور پھر وہ مسٹر جیکسن کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ وہ اس چکر کی پوری تفصیل جاننا چاہتا تھا ـــــ وقت ہی گزارنا تھا تو اس طرح ہی سہی۔

اُس نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دینے سے پہلے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب میں پڑے ہوئے مختلف وزٹنگ کارڈوں میں سے ایک کارڈ

منتخب کیا ____ اور پھر کارڈ ایک ہاتھ میں لیے ہوئے اُس نے دوسرے ہاتھ سے دروازے پر دستک دی۔

چند لمحوں بعد اندر سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی ____ اور دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا ____ دروازے پر وہی غیر ملکی کھڑا تھا۔

" مسٹر جیکسن میرا تعلق سوشل سیکیورٹی سے ہے ____ " عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ غیر ملکی کی طرف بڑھا دیا ____ غیر ملکی نے کارڈ لے کر اُس پر نظر دوڑائیں۔

" سلیم الزمان صدیقی چیف آفیسر نیشنل سوشل سیکیورٹی بیورو ____ " غیر ملکی نے بڑبڑاتے ہوئے کارڈ پر لکھا ہوا نام اور عہدہ پڑھتے ہوئے کہا اور پھر حیرت بھرے لہجے میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" مگر سوشل سیکیورٹی کا مجھ سے کیا تعلق ہے ____ " غیر ملکی کے لہجے میں کرختگی کے ساتھ ساتھ حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

" کیا آپ مجھے اندر آنے کے لیے نہیں کہیں گے ____ " عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ آئیے ____ " غیر ملکی نے چونکتے ہوئے کہا ____ اور پھر پیچھے ہٹتا چلا گیا ____ عمران بڑے اطمینان سے اندر داخل ہوا ____ یہ کمرہ ڈرائنگ روم کی طرز پر سجا ہوا تھا ____ اور اس میں ایک اور کمرے کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔

" تشریف رکھیے ____ " جیکسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ____ اور عمران بڑے اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا ____ جیکسن سامنے والے صوفے پر بیٹھ تو گیا لیکن اس کے چہرے سے نظر آ رہا تھا کہ وہ سخت بیزاری اور

کوفت محسوس کر رہا ہے۔

" آپ کا ہمارے ملک میں آنے کا مقصد کیا ہے مسٹر جیکسن ____ " عمران نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

" آپ کے ملک میں آنے کا مقصد کیا مطلب ____ میں تو اسی ملک میں رہتا ہوں ____ میں اس ملک کا شہری ہوں ____ " جیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ مگر آپ تو غیر ملکی ہیں ____ " عمران نے مزید حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا

" دیکھیے اب مجھے شک پڑ گیا ہے کہ آپ شاید کوئی غلط آدمی ہیں اگر آپ واقعی سوشل سیکیورٹی کے آدمی ہوتے تو آپ کو یقیناً علم ہوتا کہ میں گزشتہ دس سال سے یہاں رہتا ہوں ____ میں نے یہاں کی شہریت اختیار کر لی ہے ____ اور میں نے یہاں کی مقامی لڑکی سے شادی کی ہوئی ہے ____ جیکسن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ ویری سوری ____ دراصل میں نیا آیا ہوں ____ مجھے صرف یہ اطلاع ملی تھی کہ آپ غیر ملکی ہیں اور آپ کے پاس ایک ذہنی مریضہ رہتی ہے۔ اس لیے میں یہاں آیا تھا کہ آپ اس ذہنی مریضہ کو ہسپتال میں داخل کرا دیں۔ کیونکہ آپ کے ہمسایوں نے شکایت کی ہے کہ یہ ذہنی مریضہ کسی بھی وقت ان کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے ____ " عمران نے جلدی سے بات بناتے ہوئے کہا۔

" بکواس صوفیہ ذہنی مریضہ ضرور ہے لیکن وہ کسی کے لیے خطرناک ثابت نہیں ہو سکتی ____ بس وہ بیٹھے بیٹھے خوف زدہ ہو جاتی ہے اور جب اس پر دورہ پڑتا ہے تو پھر وہ خوف کی شدت سے بے ہوش

ہوجاتی ہے ـــــ لیکن یہ دورہ بھی کبھی کبھار ہی پڑتا ہے۔ جب وہ دوبارہ ہوش میں آتی ہے تو نارمل ہوجاتی ہے لیکن کسی کو اس سے خطرہ، یہ ناممکن ہے ـــــ ہم گزشتہ دس سالوں سے یہاں رہ رہے ہیں ـــــ ہر شخص مجھے اور صوفیہ کو جو میری بیوی ہے اچھی طرح جانتا ہے ـــــ" جیکسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا آپ صوفیہ کو بلوا سکتے ہیں ـــــ" عمران نے جیکسن سے مخاطب ہوکر کہا۔

"نہیں ـــــ میں معافی چاہتا ہوں ـــــ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس پر دورہ پڑا تھا ـــــ میں اس وقت لباس بدل رہا تھا اور وہ اسی دورے کے عالم میں نیچے اتر کر سڑک پار کر ایک ٹیکسی میں جا گھسی اور پھر وہاں بے ہوش ہوگئی ـــــ میں اسے اٹھا لایا ہوں ـــــ وہ اب اسی دورے کی حالت میں بے ہوش ہے ـــــ جب ہوش میں آئے گی تو نارمل ہو جائے گی ـــــ" جیکسن نے جواب دیا۔

"کیا آپ ایک نظر مجھے انہیں دکھا سکتے ہیں ـــــ" عمران نے ضد کرتے ہوئے کہا

"دیکھیے ـــــ میں اب بہت برداشت کر چکا ہوں ـــــ صوفیہ اس وقت جس حالت میں ہے وہ کسی غیر کے سامنے نہیں آسکتی ـــــ اس لیے معافی چاہتا ہوں ـــــ آپ تشریف لے جائیں ـــــ اور ہاں اگر آپ کو اس سے ملنے کا شوق ہو تو پھر کسی وقت تشریف لے آئیں ـــــ اس وقت وہ نارمل ہوگی ـــــ" جیکسن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔

"او۔کے ـــــ ٹھیک ہے میں پھر کسی وقت حاضر ہوں گا ـــــ" عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور جیکسن نے سر ہلا دیا ـــــ عمران نے اس کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی اطمینان کی جھلکیاں نمایاں ہوتی دیکھ لی تھیں۔ بہرحال وہ جیکسن سے ہاتھ ملا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا ـــــ دروازہ کراس کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ اسے احساس تھا کہ جیکسن دروازے میں کھڑا اسے نیچے اترتے دیکھ رہا ہے لیکن وہ سیڑھیاں اترتا چلا گیا اور پھر صدر دروازے سے نکل کر وہ سڑک کراس کرتا ہوا ٹیکسی کی طرف بڑھا مگر ٹیکسی کے قریب پہنچ کر وہ رکا نہیں ـــــ بلکہ ٹیکسی کے قریب سے گزرتا ہوا ایک گلی میں داخل ہوتا چلا گیا ـــــ گلی میں پہنچتے ہی وہ تیزی سے رکا اور پھر آڑ میں سے ہوتا ہوا واپس سڑک پر آگیا۔ اس نے اسی لمحے وہ کھڑکی بند ہوتے ہوئے دیکھ لی جو اس کے اندازے کے مطابق جیکسن کے فلیٹ کی تھی ـــــ اور پھر دروازہ کھول کر وہ ٹیکسی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا ـــــ اس نے تیزی سے ٹیکسی آگے بڑھائی ـــــ اور پھر اسے اگلی کراسنگ سے کاٹ کر دوبارہ اسی عمارت کی طرف بڑھتا چلا آیا ـــــ اس عمارت کے قریب ایک بند گلی میں اس نے ٹیکسی روکی اور جیب سے رومال نکال کر اس نے میٹر پر باندھ لیا ـــــ اب وہ ٹیکسی کی بجائے پرائیویٹ کار کی حیثیت اختیار کر گئی تھی ـــــ کیونکہ میٹر پر بندھا ہوا کپڑا اس بات کی نشانی تھی کہ ٹیکسی کرایے کے لیے مہیا نہیں کی جاسکتی ـــــ کپڑا باندھ کر وہ مطمئن ہوکر بیٹھ گیا ـــــ اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا ڈبہ باہر نکالا ـــــ اس ڈبے کے کونے میں لگا ہوا ایریل اس نے اونچا کر کے ٹیکسی کی کھڑکی سے باہر نکال دیا اور پھر ڈبے

کا بٹن دبا کر اُس نے ڈبے کو یوں کان سے لگا لیا جیسے لوگ چھوٹے ریڈیو سے کسی کھیل کی کمنٹری یا کوئی دلچسپ پروگرام سُنتے ہیں ۔۔۔۔ جیکسن کی بے خبری میں وہ صوفے کے نیچے ٹرانسمیٹر چپکا آیا تھا اور اب اس فلیٹ میں ہونے والی ہر گفتگو وہ اس ٹرانسمیٹر پر بیٹھے کر اطمینان سے سُن سکتا تھا ۔۔۔۔ جیکسن کا کردار اُسے خاصا مشکوک معلوم ہوا تھا ۔۔۔۔ خاص طور پر وہ اس بات پر کھٹک گیا تھا کہ جیکسن نے کہا تھا کہ صوفیہ ابھی تک بے ہوش پڑی ہوئی ہے ۔۔۔۔ حالانکہ جس وقت جیکسن کمرے میں داخل ہوا تھا ۔ اُس وقت صوفیہ نے آنکھیں کھول کر باقاعدہ اُسے آنکھ مار دی تھی ۔۔۔۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ سیڑھیاں چڑھنے کے دوران صوفیہ کو ہوش آ چکا تھا ۔ ویسے جس وقت صوفیہ نے اُسے آنکھ ماری تھی اُس وقت اس کی آنکھوں میں شرارت کی جھلک تو موجود تھی ۔۔۔۔ خوف و ہراس نام کی کوئی چیز نہ تھی ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ صوفیہ واقعی دورے کے بعد نارمل ہو گئی تھی لیکن پھر جیکسن نے کیوں یہ کہہ دیا کہ وہ ابھی تک بے ہوش ہے ۔۔۔۔ عمران کے واپس جاتے وقت اس کی آنکھوں میں اُمنڈنے والا اطمینان اور دروازے میں رک کر اُسے سیڑھیاں اترتے دیکھنا ۔۔۔۔ اور بعد ازاں کھڑکی میں سے نگرانی یہ سب باتیں اس کے ذہن میں کھٹک رہی تھیں ۔۔۔۔ مگر کوئی بات اس کے پلے نہ پڑ رہی تھی ۔۔۔۔ عجیب سا گورکھ دھندہ تھا اور اس نے اُس گورکھ دھندے کو حل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا ۔۔۔۔ وجہ کچھ بھی نہیں تھی ۔۔۔۔ بس خواہ مخواہ کی دلچسپی اور فراغت کا وقت گزارنا اس کا مقصد تھا ۔

وہ ٹرانسمیٹر کو کان سے لگائے خاموش ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا

تھا ۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر میں سے کسی کے چلنے پھرنے کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں ۔۔۔۔ لیکن یہ آوازیں ایک ہی آدمی کی تھیں ۔۔۔۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ جیکسن چل پھر رہا ہے ۔۔۔۔ مگر دوسرے لمحے ایک ہلکی سی چیخ سنائی دی ۔۔۔۔ اور وہ بے اختیار چونک پڑا ۔۔۔۔ یہ چیخ نسوانی تھی اور یوں لگتا تھا جیسے چیخنے والی شدید اذیت میں مبتلا تھی ۔

"تم لاکھ چیختی رہو ۔۔۔۔ اب تمھاری مدد کے لیے کوئی نہیں پہنچے گا ۔۔۔۔ تم نے یہ الٹی سیدھی حرکتیں کر کے میری حیثیت کو مشکوک بنا دیا ہے اس لیے اب تمھیں اس کی پوری پوری سزا ملے گی ۔۔۔۔" ، جیکسن کی غصّے سے بھری ہوئی آواز سنائی دی ۔۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر درد بھری اور اذیت ناک چیخ سنائی دی ۔۔۔۔ جو آہستہ آہستہ خاموش ہوتی گئی ۔۔۔۔ یوں لگتا تھا جیسے چیخنے والی بے ہوش ہو گئی ہو یا ختم ہو گئی ہو ۔۔۔۔ اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی ۔

"آخر یہ چکر کیا ہے ۔۔۔۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔۔۔۔ کوئی سر پیر ہی اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا ۔۔۔۔ مگر دوسرے لمحے وہ ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی ہلکی ہلکی گونج کی آواز سُن کر بُری طرح چونک پڑا ۔۔۔۔ یہ گونج ایسی تھی جیسے ٹرانسمیٹر آن کیا گیا ہو

"ہیلو ۔۔۔۔ ہیلو جیکسن سپیکنگ اوور ۔۔۔۔" ، چند لمحوں بعد جیکسن کی ہلکی سی آواز سنائی دی ۔

"یس اوور ۔۔۔۔" دوسری طرف سے ایک کرخت نسوانی آواز سنائی دی ۔۔۔۔ یوں لگتا تھا جیسے بولنے والی کہیں دور سے بول رہی ہو ۔

"یس مادام اوور ۔۔۔۔" ، جیکسن کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا ۔

"کیا رپورٹ ہے ۔۔۔ کوئی کامیابی ہوئی اوور ۔۔۔" دوسری طرف سے اُسی طرح کرخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"ابھی کوشش کر رہا ہوں میڈم ۔۔۔ یہ صوفیہ کسی طور قابو میں ہی نہیں آ رہی ۔۔۔ بلکہ اب تو اس نے پاگلوں جیسی حرکتیں شروع کر دی ہیں ۔۔۔ میں سخت پریشان ہوں اوور ۔۔۔"، جیکسن نے جواب دیا۔

"کیا کرتی ہے ۔۔۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور ۔۔۔" دوسری طرف سے چونکتے ہوئے پوچھا گیا۔

"بس کبھی کبھار اچانک خوفزدہ ہو جاتی ہے کبھی نارمل ہو جاتی ہے آج بھی بیٹھے بیٹھے خوفزدہ ہو کر عمارت سے نیچے بھاگ گئی اور جا کر سامنے کھڑی ہوئی ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر بے ہوش ہو گئی ۔۔۔ میں وہاں سے اسی حالت میں اٹھا لایا تو کمرے میں پہنچتے ہی بالکل نارمل ہو گئی ۔۔۔ ابھی میں نے اُس پر سجشن کا آغاز کیا ہی تھا کہ ایک سوشل سکیورٹی والا آن ٹپکا ۔۔۔ اس کے جانے کے بعد میں نے پھر سجشن شروع کئے تو پھر یوں چیختی ہوئی بے ہوش ہو گئی جیسے اس کے پیٹ میں چاقو گھونپ دیا ہو۔ اب بھی بے ہوش پڑی ہوئی ہے اوور ۔۔۔"، جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے تمہاری سجشن اس کے ذہن سے زیادہ طاقتور ہیں ۔۔۔ اور اس وجہ سے وہ خوفزدہ اور بے ہوش ہو جاتی ہے یا پھر شاید اس کے ذہن پر پہلے پہلے ہونے والے تشدد نے بُرا اثر ڈالا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس سے نرمی اور پیار سے پیش آؤ تاکہ اس کے ذہن سے خوف دور ہو جائے اور پھر اُسے ہلکے سے سجشن دو تاکہ اس کے ذہن میں

موجود راز باہر آ سکے ۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بالکل ذہنی طور پر مفلوج ہو جائے اور اس طرح ہم ہمیشہ کے لیے اس سے ہاتھ دھو بیٹھیں اوور ۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مگر کیا یہ ضروری ہے کہ اُسی طریقے سے راز اگلوایا جائے ۔۔۔ اور بھی تو طریقے ہو سکتے ہیں ۔۔۔ اس خفیہ لیبارٹری کو ڈھونڈنے کے کیوں نہ کوئی اور طریقہ استعمال کیا جائے اوور ۔۔۔"، جیکسن نے ہلکے سے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو جیکسن ۔۔۔ طریقے تو بیشمار ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ سب سے محفوظ طریقہ ہے ۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ کوئی اور طریقہ استعمال کر کے یہاں کی حکومت ۔۔۔ پولیس ۔۔۔ انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کو چونکایا جائے ۔۔۔ وہ اس لیبارٹری میں کام کر چکی ہے ۔۔۔ لیکن اس کے ذہن سے ہپناٹزم کے ذریعے وہ پتہ صاف کر دیا گیا ہے ۔۔۔ اس لئے اُسے تمہارے حوالے کیا گیا تھا کہ تم اپنے مخصوص فن سے اس کے ذہن سے صاف شدہ لیبارٹری کا پتہ اور دیگر تفصیلات واپس ظاہر کر کے حاصل کر سکو ۔۔۔ اس طرح ہم خاموشی سے اپنا کام مکمل کر سکیں گے لیکن تم اتنے دن ہونے کے باوجود کامیاب نہیں ہوئے ہے۔ بلکہ تم نے اسے دہشت زدہ اور مریضہ بنا دیا ہے اوور ۔۔۔"، بولنے والی کا لہجہ آہستہ آہستہ کرخت سے کرخت ہوتا چلا گیا۔

"مجھے خود سمجھ میں نہیں آتا کہ میرا فن اس پر اثر انداز کیوں نہیں ہو تھا ۔۔۔ حالانکہ یہ میرے لیے معمولی سی بات تھی ۔۔۔ لیکن اس لڑکی پر کام کر کے میں اُلجھ گیا ہوں اوور ۔۔۔"، جیکسن نے جواب دیا۔

"کام کیسے جاؤ ــــــ مگر طریقے سے، میں تمھیں مزید دو روز کی مہلت دیتی ہوں ــــــ ان دو روز میں تم نے یہ راز ہر قیمت پر حاصل کرنا ہے اوور۔" بولنے والی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ــــــ اب میں اپنا طریقہ کار بدلتا ہوں ــــــ مجھے یقین ہے کہ کام ہو جائے گا اوور ــــــ" جیکسن نے جواب دیا۔

"میں دو روز بعد پھر تمھیں کال کروں گی ــــــ اس دوران کام ہو جانا چاہیے۔ ــــــ ناکامی کی صورت میں اس کا نتیجہ تمھارے حق میں بھی غلط نکل سکتا ہے۔ اوور اینڈ آل ــــــ" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر ہلکی ہلکی گونج سنائی دینے لگی ــــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا ــــــ اور پھر اسے جیب میں ڈال کر وہ کار کو بیک کر کے واپس سڑک پر لے آیا اور اس کے بعد اس نے اس کا رخ تیزی سے دانش منزل کی طرف کر دیا ــــــ دانش منزل کے قریب پہنچ کر اس نے ٹیکسی ایک سائڈ پر روکی اور خود پیدل اتر کر دانش منزل کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــــ دانش منزل کے گیٹ پر رک کر اس نے کال بیل کا بٹن مخصوص انداز میں دبایا ــــــ تو چند لمحوں کے بعد گیٹ کھلتا چلا گیا ــــــ اور عمران اندر داخل ہوا جیسے ہی وہ آپریشن روم میں داخل ہوا ــــــ بلیک زیرو اٹھ کھڑا ہوا۔

"آج آپ کو کوئی دلچسپ مسافر نہیں ملا ــــــ جو اتنی جلدی ٹیکسی چھوڑ دی ــــــ" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا ــــــ اسے عمران کے اس نئے شغل کا پوری طرح علم تھا۔

"ایسا مسافر ملا کہ اگر تنویر کو پتہ چل جائے تو وہ سیکرٹ سروس کی

نوکری چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے یہی دھندا اپنا لے ــــــ" عمران نے کرسی پر ڈھیر ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا کیا وہ اتنا خوبصورت مسافر تھا کہ جولیا سے بھی مسئلہ بڑھ گیا تھا" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چھوڑو یار ــــــ ایسی خوبصورتی کس کام کی جو گھاس ہی نہ ڈالے۔ سنو بلیک زیرو ــــــ ایک خوشخبری سنو ایک بہت بڑا بین الاقوامی کیس شروع ہوا ہے ــــــ" عمران نے بین الاقوامی اور بڑے کے الفاظ پر پورا پورا زور دیتے ہوئے کہا۔

"بہت بڑا اور بین الاقوامی ــــــ اوہ اس بار کون سی تنظیم آئی ہے" بلیک زیرو بری طرح چونک پڑا ــــــ کیس کا نام سنتے ہی وہ سب مذاق وغیرہ بھول گیا تھا۔

"نام تو اس نے مجھے بتایا نہیں ــــــ اور میں نے پوچھا بھی نہیں بہر حال کیس شروع ہو گیا ہے ــــــ" عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیس شروع ہو گیا ہے تو کیا مجرم سے آپ کی براہ راست ملاقات ہوئی ہے ــــــ" بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں میں نے ٹرانسمیٹر سے گفتگو سن لی ہے ــــــ البتہ مجرم میرے سامنے ہیں ــــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کیس کی تفصیل ــــــ" بلیک زیرو کے لہجے میں چٹانوں جیسی سنجیدگی تھی۔

"تفصیل کا صرف اتنا ہی علم ہے کہ یہاں کی کسی خفیہ لیبارٹری کی تلاش کا چکر ہے ــــــ" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ خفیہ لیبارٹریاں تو کئی ہیں ——— بہرحال اب کیس کے سلسلے میں مزید کیا ہدایات ہیں ——— چلو کیس تو شروع ہوا ——— فارغ فارغ بیٹھے بیٹھے ممبر بھی اکتا گئے ہوں گے ———" بلیک زیرو نے کندھے اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"بلیک زیرو زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے ——— کیس شروع تو ضرور ہوا مگر ختم بھی ہو گیا ———" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیس ختم بھی ہو گیا ——— کیا مطلب ——— کیا آپ نے مجرم پکڑ لیے"۔ بلیک زیرو حیرت کی شدت سے بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"بس یوں ہی سمجھو پکڑ لیے ———" عمران نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا ——— اور پھر اسے اس لڑکی کی آمد سے لیکر ٹرانسمیٹر کی آخری لائن تک ساری بات سنا دی۔

"مگر اس سے کہاں کیس ختم ہوا۔ یہ تو سمجھو شروع ہوا ———" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"یار جس روز اللہ میاں عقل بانٹ رہے تھے تم قطار میں شامل تھے یا نہیں ———" عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پیچھے کھڑا تھا ——— اور ساری عقل آپ نے لے لی باقی ہم سب تو محروم ہی رہ گئے ———" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا ——— اور عمران اس کے اس خوبصورت طنز پر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب واہ مزہ آگیا ——— یہ بات ہوئی نا۔ اسی لیے تو تمہیں میں نے یہاں قید کر رکھا ہے تاکہ تم کرسی پر بیٹھے بیٹھے فلاسفر بن جاؤ"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زیرو شرمندہ سا ہو گیا۔

"یار ——— تم خواہ مخواہ شرمندہ ہو رہے ہو ——— تم نے ایک خوبصورت بات کی ہے ——— اس لیے اس کے انعام میں تمہیں کیس کا اختتام بھی بتا دیتا ہوں۔ یہ سارا کھیل ہپناٹزم کا ہے ——— وہ لڑکی یہاں کی کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کر چکی ہے اور اب چونکہ اس کی سروس یا تعلق ختم ہو گیا ہے ——— اس لیے اسے واپس بھیجتے ہوئے اس کے ذہن سے لیبارٹری کے متعلق تمام تفصیلی معلومات صاف کر دی گئیں ——— لیکن یہ معلومات لاشعور میں باقی رہتی ہیں جنہیں کوئی ماہر ہپناٹزم ہی ابھار کر شعور میں لا سکتا ہے ——— مجرم اس لیبارٹری کا اتا پتہ اور تفصیل چاہتے ہیں ——— انہوں نے کہیں سے یہ ٹریس کر لیا کہ لڑکی اس لیبارٹری میں کام کر چکی ہے ——— چنانچہ انہوں نے ایک بہت ہی ماہر ہپناٹسٹ جیکسن کی خدمات حاصل کیں ——— یا پھر جیکسن ان کی تنظیم کا رکن ہو گا ——— بہرحال جیکسن نے اس لڑکی کے ذہن میں یہ بٹھا دیا کہ وہ اس کی بیوی ہے ——— اس کے بعد وہ اس لڑکی کے ساتھ شوہر کے روپ میں رہنے لگا اور پھر اس نے سجیشن دینے شروع کر دیئے تاکہ صاف شدہ بات شعور پر ابھر آئے۔ لیکن وہ اتنی گہری دفن تھی کہ وہ اسے ابھار تو نہ سکا ——— البتہ لڑکی جس کا نام صوفیہ بتایا جاتا ہے طاقتور سجیشن کی وجہ سے دماغی مریضہ بن گئی۔ اس کا لاشعور خوفزدہ ہو گیا۔ یا پھر پہلے سے ہی اس بات کا انتظام کر دیا گیا تھا کہ جب بھی کوئی ان معلومات کو حاصل کرنے کے لئے لڑکی پر یہ حربہ استعمال کرے ——— وہ شدید خوفزدہ ہو جائے خوف ایک ایسی قوت ہے جو ہر قسم کے سجیشن کو بے کار کر دیتی ہے۔ چنانچہ اب وہ لڑکی اور جیکسن ہمارے سامنے ہے تو کیس میں باقی کیا رہ گیا ہے"

عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ لڑکی کو اغوا کر کے اس کے ذہن سے یہ معلومات حاصل کریں گے ــــ" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ان معلومات سے کیا فائدہ ہو گا ــــ بلیک زیرو بغیر سوچے سمجھے نہ بول پڑا کرو ــــ" عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری ویسے ہی منہ سے نکل گیا ــــ آئی۔ ایم۔ سوری ــــ" بلیک زیرو نے فوراً ہی معافی مانگتے ہوئے کہا ــــ واقعی اس سے انتہائی احمقانہ سوال ہوا تھا۔

"اور ویسے بھی جو معلومات جیکسن یا وہ تنظیم حاصل کرنا چاہتی ہے وہ مجھے معلوم ہیں ــــ اس لیے مجھے اس لڑکی کے ذہن میں جھانکنے سے کیا ملے گا ــــ البتہ اگر میں اس کے ذہن سے جیکسن کے ساتھ شادی والا مسئلہ نکال دوں تو اور بات ہے ــــ" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کو اس خفیہ لیبارٹری کا علم ہے وہ کیسے ــــ" بلیک زیرو نے یوں چونک کر عمران کی طرف دیکھا جیسے عمران کے سر پر اچانک سینگ نکل آئے ہوں۔

"کیا آپ نے اس لڑکی سے معلومات حاصل کر بھی لی ہیں ــــ" بلیک زیرو نے حیرت کی شدت سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی احمقانہ بات ــــ" عمران کا لہجہ بے حد کرخت ہو گیا۔

"اوہ مگر پھر آپ کو ......" بلیک زیرو کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئی تو وہ فقرہ مکمل کیے بغیر ہی خاموش ہو گیا۔

"سنو بلیک زیرو اس پیشے میں وہ کہ ہر قسم کی معلومات ذہن میں رکھنی پڑتی ہیں ــــ جس لیبارٹری میں وہ لڑکی کام کرتی رہی ہے ــــ وہاں ایسے لوگ

موجود ہیں جو ہپناٹزم کے علم میں اس قدر مہارت رکھتے ہیں کہ جیکسن جیسا آدمی جو اس کام کو کھیل کے نام سے یاد کرتا ہے ــــ وہ بھی وہ معلومات شعور تک نہیں ابھار سکا۔ اور ظاہر ہے کہ پورے پاکیشیا میں ایک ہی سائنسدان ہے جس نے سائنس کی بے شمار ڈگریاں لینے کے ساتھ ساتھ ہپناٹزم پر بھی باقاعدہ ڈاکٹریٹ کر رکھی ہے" ــــ عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــ آپ سر داؤد کی بات تو نہیں کر رہے" ــــ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ــ اس کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے ــــ اب صرف یہ مسئلہ حل کرنا ہے کہ مجرم اس لیبارٹری سے کیا اڑانا چاہتے ہیں اور مجرموں کا تعلق کس تنظیم سے ہے" ــــ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو اس کے لئے جیکسن سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! ــ کی تو جا سکتی ہیں۔ لیکن اگر جیکسن کو اغوا کیا گیا تو تنظیم چونک پڑے گی اور اس کے بعد وہ مزید محتاط ہو جائیں گے اور ہم یہ اہم کلیو بھی گنوا بیٹھیں گے البتہ میں نے ایک پلان بنایا ہے کہ جیکسن کو یہاں لایا جائے ــ اور پھر اس سے معلومات حاصل کر کے اس کی چھٹی کرا دی جائے۔ اور چونکہ جیکسن میرے قد و قامت کا ہے اس لئے میں جیکسن بن جاؤں۔ اس طرح تنظیم سے براہ راست رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا واقعی صوفیہ بیحد خوبصورت ہے" ــــ بلیک زیرو نے شرارت سے مسکرا کر کہا

"آج تم بہت چہک رہے ہو ــ چلو تمہیں بھیج دوں گا۔ تم عیش کر لینا۔ مگر یہ سوچ لو کہ اسے سڑک پر سے اٹھا کر لانا پڑے گا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا۔ واقعی آج بلیک زیرو بار بار اس پر چوٹیں کئے جا رہا تھا۔

" تو کیا خیال ہے صفدر اور کیپٹن شکیل کو کہہ دوں وہ لے آئیں جیکسن کو ـــــ" بلیک زیرو نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

" تم ٹیلیفون مجھے دو ابھی ہمارے پاس دو روز کا وقفہ ہے ـــــ جیکسن زیادہ سے زیادہ لڑکی کے ذہن سے معلومات حاصل کر سکتا ہے ـــــ میں ذرا چیک کر لوں کہ کیا واقعی صوفیہ کا تعلق سرداؤد کی لیبارٹری سے رہا ہے ـــــ" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے ٹیلیفون عمران کی طرف کھسکا دیا ـــــ عمران نے رسیور اٹھا کر نمبر گھمایا اور پھر کہنے لگا۔

" فضلو بول رہا ہوں جناب ـــــ" عمران کا لہجہ بدلا ہوا اور بھیک مانگنے جیسا تھا ـــــ اور بلیک زیرو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگا۔ کیونکہ عمران اور سرداؤد کے تعلقات کو وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ فضلو کہاں سے ٹپک پڑا۔

" جناب میرے تایا زاد کی پھپھی زاد کی سوتیلی چچی کی بیٹی کا باپ مر گیا جناب اس لیے میں وہاں جا رہا ہوں جناب ـــــ آپ ٹیکسی ایپل روڈ سے منگوا لیں ـــــ میں نے میٹر پر اپنا رومال باندھ دیا ہے ـــــ چابیاں تو پہلے ہی نہیں تھیں ـــــ اگر میرے تایا زاد کی پھپھی زاد کی سوتیلی چچی کی بیٹی کا باپ کوئی جائیداد چھوڑ گیا ہوگا تو جناب وہ رومال آپ کو بخش دا آپ اس رومال کی فاتحہ دلوا کر میرے تایا زاد .... ارے ارے بھاگ گیا ـــــ پورا شجرہ نسب سنے بغیر ہی ـــــ" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا ـــــ" بلیک زیرو کی حیرت سے پھٹی ہوئی آنکھیں بھی ٹیکسی کا سن کر واپس اپنے سائز پر پہنچ چکی تھیں ـــــ اب عمران نے دوبارہ

نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

" یس کون بول رہا ہے ـــــ" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک محتاط سی آواز سنائی دی۔

" نو میں بول رہا ہوں ـــــ" عمران نے یس کو نو میں بدلتے ہوئے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

" میں کون ـــــ" دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یک لخت کرخت ہو گیا۔

" یس میں ـــــ" عمران نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا میں میں لگا رکھی ہے کون ہو تم بدتمیز ـــــ" اب دوسری طرف سے بولنے والے کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔

" تو میں نے بھی دو دفعہ میں میں کہا ـــــ تم نے بھی دو دفعہ کہہ دیا حساب برابر ہو گیا ـــــ پھر ناراضگی کس بات کی ہے بھائی ـــــ" عمران نے اپنے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہیں آپ عمران صاحب تو نہیں ـــــ" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اچانک دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" بھئی صاحب تو میں نہیں تم لوگ ہو۔ بڑی بڑی تنخواہیں لیتے ہو اور فون پر لوگوں کو ڈانٹتے ہو ـــــ بدتمیز کہتے ہو ـــــ میں تو صرف عمران ہوں" عمران نے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ عمران صاحب ویری سوری ـــــ میں پہلے پہچان نہ سکا۔ ـــــ ویری سوری سر فرمائیے ـــــ سرداؤد سے بات کرا دوں ـــــ" دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں معذرت کرتے ہوئے کہا

وہ سرداؤد کا پی۔ اے تھا اور عمران اور سرداؤد کے تعلقات اور حیثیت سے اچھی طرح واقف تھا۔

"کرادو بات ـــــ لیکن پہلے پوچھ لینا کہیں وہ بھی ـــــ ارے یہ بھی بھاگ گیا ـــــ کمال ہے۔ یہ ٹیلیفون ہے یا بچھو کا ڈنک ـــــ بات ادھوری چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں" ـــــ عمران نے رسیور سے منہ ہٹا کر بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ بلیک زیرو بھلا کیا جواب دیتا، مسکرا کر خاموش ہو رہا۔

"یس" ـــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سرداؤد کی بھاری آواز سنائی دی۔

"نو" ـــــ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا وہ بھلا کہاں ٹلنے والا تھا۔

"تم پھر اپنی شرارتوں پر اتر آئے ـــــ خدا کی پناہ۔ تم سے تو بات کرنا اپنے گلے میں عذاب ڈال لینا ہے" ـــــ سرداؤد نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ ظاہر ہے انہیں پی۔ اے بتا چکا تھا کہ فون عمران کا ہے انہوں نے حسبِ عادت یس کہہ دیا تھا۔

"ایک عذاب تو آپ نے بڑی مشکل سے گلے سے اتارا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اتنی آسانی سے دوسرا عذاب آپ کہاں ڈالنے والے ہیں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ـــــ ؟ میں سمجھا نہیں ـــــ کھل کر بات کرو۔ کیا پہیلیاں بھجوا رہے ہو" ـــــ سرداؤد نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کھل کر بات تو کوئی میرج بیورو والا ہی آپ سے کر سکتا ہے۔ میں تو خود کنوارہ ہوں۔ البتہ کوئی میرے لائق کا رشتہ مل جائے تو از راہِ کرم

احتیاط سے بھجوا دیجیے گا ـــــ" عمران نے جواب دیا اور سرداؤد کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ وہ ان کی بیگم کی وفات اور دوسری شادی کے بارے میں کہہ رہا ہے۔

"تم میری بات رہنے دو ـــــ میں تو اب بوڑھا ہو گیا ہوں ویسے میرا خیال ہے اب تمہارے ڈیڈی سے بات ہونی چاہیے ـــــ آخر وہ کب تک خاموش رہیں گے ـــــ" سرداؤد نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

سرداؤد انتہائی خشک طبع اور سنجیدہ قسم کی شخصیت تھے ـــــ جنہیں ہنسنا تو کجا کسی نے مسکراتا بھی نہ دیکھا تھا لیکن عمران کے ساتھ وہ کھلکھلا کر ہنستے جیسے ساری زندگی اسی طرح ہنستے ہوئے گزر گئی ہو ـــــ سرداؤد کو لوگ اس طرح بچوں کی طرح ہنستے دیکھتے تو ان کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پیشانی پر چڑھ جاتیں ـــــ اور وہ اپنے جسم میں چٹکیاں لینے لگتے کہ کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہے۔

"ارے ارے سرداؤد معاف کر دیجیے ـــــ خدا کے لیے معاف کر دیجیے۔ میں تو آپ سے بھی زیادہ بوڑھا ہوں ـــــ بالکل بوڑھا ـــــ یہ تو ڈیڈی ہیں جو مجھے جوان بنائے پھرتے ہیں ـــــ میں تو ڈیڈی سے بھی بوڑھا ـــــ ارے۔ ہپ ـــــ" عمران نے اچانک بولتے بولتے غوطہ کھایا اور سرداؤد کے زوردار قہقہے سے ٹیلیفون کی تاریں بھی جھنجھنا اٹھیں۔

"اچھا بتاؤ کس لیے فون کیا ہے ـــــ" سرداؤد نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ ڈیڈی سے تو نہیں کہیں گے نا ـــــ" عمران نے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"ارے نہیں بھائی نہیں کہتا تم اطمینان رکھو ——" سرداؤد نے پوری سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک لڑکی کا معاملہ ہے —— بڑی خوبصورت لڑکی کا ——" عمران نے رک رک کر لہجے کو پُراسرار بناتے ہوئے کہا۔

"لڑکی کا معاملہ —— خوبصورت لڑکی کا۔ مگر اس سلسلے میں میرا کیا تعلق نکل آیا —— کیا میرے کسی واقف کار کی لڑکی ہے ——" سرداؤد بُری طرح اُلجھ گئے تھے۔

"ارے یہ بات نہیں —— آپ کے کسی واقف کار کی ہوتی تو پھر مسئلہ ہی کیا تھا ——" عمران نے ایک طویل ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو بیٹے —— مجھ سے یہ چکر بازی ختم کر دو اب میرا ذہن مزید اس معاملے میں نہیں چل سکتا —— میں ایک اہم سائنسی فارمولے میں الجھا ہوا ہوں —— اس لیے جو کچھ کہنا ہے کھول کر کہو ——" سرداؤد نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھیے سرداؤد —— ایک لڑکی جس کا نام صوفیہ بتایا جاتا ہے۔ مقامی ہے کسی وقت آپ کی لیبارٹری سے متعلق تھی —— پھر اُس نے کسی بھی وجہ سے یہ سروس چھوڑ دی اور آپ نے اپنی عادت کے مطابق اس کے شعور سے لیبارٹری کے متعلق تمام تفصیلات ہپناٹزم کے ذریعے واش کر دیں ——" عمران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پھر ——" سرداؤد نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس لڑکی کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کتنے عرصے تک لیبارٹری میں کام کرتی رہی —— اور کب وہاں سے نکلی ——

کس خاندان سے متعلق ہے —— اور کیوں نکلی ——" عمران نے جواب دیا۔

"دیکھو بیٹے جب سے ہم نے یہ لیبارٹری حکومت کی امداد سے بنائی ہے۔ میں اس کا سربراہ ہوں —— یہاں اس دور میں بے شمار لڑکیاں مختلف ملازمتوں کے سلسلے میں آئیں —— اور پھر مختلف وجوہات کی بناء پر جاتی بھی رہیں —— اس لیے صرف نام کی بناء پر ایسی معلومات حاصل نہیں کی جا سکتیں —— اور ہو سکتا ہے جو نام تمہیں بتایا گیا ہو وہ بھی غلط ہو —— اس لیے بہتر یہی ہے کہ تم میرے پاس آ جاؤ۔ یہاں میں نے ہر ملازم کا چاہے وہ موجود ہے یا ملازمت چھوڑ چکا ہے —— باقاعدہ فوٹو اور دیگر کوائف ایک رجسٹر میں درج کر رکھے ہیں۔ تم آسانی سے یہاں بیٹھ کر اس رجسٹر کی مدد سے اپنا اطمینان کر سکتے ہو ——" سرداؤد نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے اس طرح —— اور بھی معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ تو پھر میں آ جاؤں ——" عمران نے راضی ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں آ جاؤ —— میں گیٹ پر کہلا بھیجوں گا ویسے آج کا کوڈ بھی یاد کر لو زیرو تھری ہے —— میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں" سرداؤد نے جواب دیا۔

"تھینک یو ——" عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

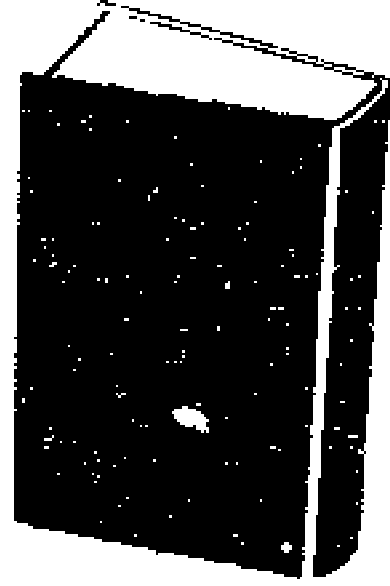
"بلیک زیرو تم صفدر اور کیپٹن شکیل کو جیکین اور صوفیہ کی نگرانی پہ لگا دو —— المنصور نامی رہائشی بلڈنگ ہے۔ اسپائن چوک پہ اس کا فلیٹ نمبر پچیس ہے دوسری منزل اور سنو انھیں سختی سے ہدایت

کر دیا کہ وہ بس دور دور سے نگرانی کریں ـــــ کسی قسم کی مداخلت نہ کریں اور نہ ہی کسی قیمت پر اپنے آپ کو مشکوک ہونے دیں ـــــ" عمران نے رسیور رکھتے ہی بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"بہتر جناب میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں ـــــ لیکن عمران صاحب آپ جو مائیک بٹن اس کے کمرے میں چھوڑ آئے ہیں وہ تو ابھی تک وہیں موجود ہو گا ـــــ اس لیے کیوں نہ ان کی گفتگو ہی دور سے سنی جاتی رہے ـــــ" بلیک زیرو نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ارے نہیں وہ بٹن جلدی میں لگایا گیا ہے اس لیے ہو سکتا ہے کہ جیکسن کی نظر اس پر پڑ چکی ہو اور پھر اس بٹن کی وجہ سے شکار کی گرفتاری کے لیے وہ جال بچھائے بیٹھے ہوں ـــــ اس لیے فی الحال تم اسے بھول جاؤ اور صرف دور سے نگرانی کراتے رہو۔ میں لیبارٹری سے واپس آ کر مزید ہدایات دوں گا ـــــ" عمران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کا رخ گیراج کی طرف تھا۔ ظاہر ہے وہ ٹیکسی تو واپس بھجوا ہی چکا تھا۔ اس لیے اس نے دانش منزل سے بھی کار لینی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ کار چلاتا ہوا دانش منزل کے گیٹ سے نکلا اور پھر تیزی سے اسے دوڑاتا ہوا مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔ اس کی نظریں بیک مرر پر جمی ہوئی تھیں اور وہ پوری طرح چوکنا تھا لیکن دور دور تک اس سڑک پر اسے کوئی کار یا موٹر سائیکل نظر نہ آ رہا تھا البتہ مضافات کی طرف جانے والی اس سڑک پر ہجوم سے پر بسیں ۔ ویگنیں آ جا رہی تھیں اور سائیکل پر کسان صورت لوگ آ جا رہے تھے ۔ عمران مطمئن ہو گیا۔ تعاقب کا اسے فی الحال کوئی خاص یقین بھی نہ تھا۔ کیونکہ مجرموں

سے ابھی براہ راست ٹکراؤ نہ ہوا تھا ـــــ بس عادتاً اس نے چیک کرنا ضروری سمجھا اور پھر پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد وہ سیٹی کی دھن بجاتا آگے بڑھتا چلا گیا ۔



ایک وسیع و عریض کوٹھی کے اندر ایک بہترین انداز میں سجے ہوئے کمرے میں مخمل کے دیوان پر ایک خوبصورت اور پر شباب حسینہ بڑے توبہ شکن انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا انگ انگ جوانی اور شباب کی مستیوں سے چھلک رہا تھا ـــــ جسم پر لباس بھی برائے نام تھا۔ سامنے میز پر شراب کی بوتل اور ایک گلاس رکھا ہوا تھا ـــــ اور وہ اسی طرح لیٹے ہوئے انداز میں ٹھہر ٹھہر کر گلاس اٹھاتی ـــــ بڑی ادا سے ہلکی سی چسکی لیتی اور پھر گلاس واپس میز پر رکھ دیتی ۔ کمرے میں اس حسینہ کے سوا اور کوئی آدمی نہ تھا ۔

چند لمحوں بعد اس نے دیوان کے سرہانے لٹکی ہوئی ایک ریشمی ڈوری کو آہستہ سے کھینچا تو دور کہیں انتہائی مترنم سا ساز بجنے کی آواز سنائی دی

اور پھر دروازہ کھلا اور ایک دیو قامت حبشی جس کا چہرہ انتہائی خوف ناک انداز میں بگڑا ہوا تھا۔ دائیں گال پر ایک بڑا سا پرانا زخم تھا۔ جیسے بڑے بے ڈھنگے انداز میں سینے کی کوشش کی گئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کھال خاصی سمٹ گئی تھی اور اس کا دائیں جبڑے کا کچھ حصہ عریاں ہو گیا تھا جس سے اس کے چاندی کی طرح چمکتے ہوئے سفید دانت جھلک رہے تھے اور اس طرح اس کا چہرہ اتنا کریہہ المنظر ہو گیا تھا کہ عام آدمی اس پر ایک نظر ڈال کر جھرجھری لیے بغیر نہ رہ سکتا ۔۔۔۔ آنکھوں میں سفیدی بھی ضرورت سے زیادہ جھلک رہی تھی۔ البتہ اس کا جسم انتہائی توانا ۔۔۔۔ سڈول اور خوبصورت تھا یوں لگتا تھا جیسے کسی مشہور سنگ تراش نے اپنی پوری زندگی لگا کر طاقت اور قوت کے دیوتا کا مجسمہ تخلیق کیا ہو۔ اس نے سُرخ اور نیلے رنگ کی دھاری دار بنیان اور جینز پہنی ہوئی تھی ۔۔۔۔ بازوؤں کی مچھلیاں یوں تڑپ رہی تھیں جیسے گوشت کا جال توڑ کر باہر آ جائیں گی۔

"یس میڈم ۔۔۔۔" حبشی نے اندر آتے ہی رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"سوازو ہائی برڈ نے کوئی اطلاع نہیں دی ۔۔۔۔" لڑکی نے بڑے اٹھلاتے ہوئے اس گرانڈیل حبشی سے پوچھا ۔۔۔۔ یہ حبشی اس لڑکی کا خادم خاص اور باڈی گارڈ تھا ۔۔۔۔ انتہائی چست و چالاک، لڑائی بھڑائی کے فن میں طاق ۔۔۔۔ نشانہ ایسا کہ اڑتے ہوئے پرندے کی آنکھ میں گولی مارے تو صرف آنکھ کی پتلی ہی زخمی ہو ۔۔۔۔ طاقت میں دس جنگلی ہاتھیوں سے بھی کہیں زیادہ اور مستی اتنی کہ بجلی بھی شرما جائے ۔۔۔۔ سوازو کو ایک مشن کے دوران مادام نے اس کے سردار سے خرید لیا تھا ۔۔۔۔ کیونکہ سوازو کو تہذیب یافتہ دنیا بے حد پسند تھی ۔۔۔۔ اس نے بھی سردار کی

حمایت نہ کی اور زر خرید غلام بن کر مادام کے ساتھ آ گیا ۔۔۔۔ یہاں مادام نے بہترین ماہرین سے اُسے تربیت دلوائی اور پھر ایک سال کے مختصر عرصے میں سوازو وہ کچھ بن چکا تھا جو مادام اُسے بنانا چاہتی تھی۔ سوازو مادام کے آنکھ کے اشارے پر چلتا تھا ۔۔۔۔ اور اس نے ۔۔۔۔ کئی بہترین معرکے مارے تھے اور ہر زبردست معرکے کے بعد اُسے مادام کی قربت میسر ہو جاتی تھی اور یہ اُس کی زندگی کا سب سے بڑا انعام ہوتا تھا ۔۔۔۔ اب بھی وہ مادام کے ساتھ اس کے وطن سے یہاں پاکیشیا آیا تھا ۔۔۔۔ مادام رومی شہزادیوں کی طرح زندگی بسر کرنے کی عادی تھی۔

"نہیں مادام ۔۔۔۔" سوازو نے کھڑے ہو کر سینے پر ایک ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"اچھا جاؤ ۔۔۔۔ جیسے ہی ہائی برڈ آئے یا اس کی طرف سے کوئی اطلاع آئے مجھے بتا دینا ۔۔۔۔" مادام نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے واپس جانے کا اشارہ کرتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام ۔۔۔۔" سوازو نے کہا اور پھر اباؤٹ ٹرن کے انداز میں مڑ گیا ۔۔۔۔ اُسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک خوبصورت نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ نوجوان اچھے مضبوط جسم کا مالک تھا لیکن سوازو کے مقابلے میں وہ عشر عشیر بھی نہ تھا ۔۔۔۔ اس کے خوبصورت یونانی دیوتاؤں جیسی تراش خراش رکھنے والے چہرے پر کھلنڈری سی مسکراہٹ تھی ۔۔۔۔ سنہرے رنگ کے گھنگھریالے بالوں کی ایک لٹ، چوڑے اور روشن ماتھے پر جھول رہی تھی ۔۔۔۔ اس نے نیلے رنگ کا دھاری دار خوبصورت سا سوٹ پہنا ہوا تھا ۔۔۔۔ اس نوجوان کے اندر داخل ہوتے ہی سوازو سر ہلاتا ہوا تیزی سے باہر چلا گیا اور مادام

یوں اٹھ کر بیٹھ گئی جیسے اُسے بجلی کا کرنٹ لگ گیا ہو ــــــ نوجوان اندر آکر سامنے رکھے ہوئے صوفے کی کرسی پر ڈھیر سا ہو گیا۔

"کیا رپورٹ ہے ہائی برڈ ــــــ" مادام نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"تمہیں رپورٹ سے کیا مطلب تم اس حبشی سوازو سے گپیں لڑاؤ ــــــ" ہائی برڈ نے بڑے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم پر پھر حسد کا بھوت سوار ہو گیا ہے۔ دیکھو ہائی برڈ یہ ٹھیک ہے کہ میں اور تم اکٹھے رہتے ہیں اور ساری دُنیا یہی سمجھتی ہے کہ ہم میاں بیوی ہیں ــــــ لیکن تم جانتے ہو کہ یہ میری مہربانی ہے کہ میں تمہیں کبھی کبھار اپنے قرب سے نواز دیتی ہوں ــــــ اگر میں چاہوں تو ایک لمحے بعد تم کسی سڑک پر ہاتھ پھیلائے بھکاریوں کی طرح پڑے نظر آسکتے ہو۔ سمجھے ــــــ اور پھر مشن کے دوران تو میں اس قسم کی کوئی حرکت برداشت نہیں کر سکتی ــــــ" مادام نے آنکھیں نکالتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا ــــــ اس کی خوبصورت آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور اب وہ کوئی خوبصورت شیرنی نظر آرہی تھی۔

"مم ... مم مگر تم میرے سامنے اس سوازو ....." ہائی برڈ نے مرعوب کن لہجے میں کچھ کہنا چاہا ــــــ اس کے چہرے کا سارا اطمینان دھواں بن کر اُڑ گیا تھا۔

"شٹ اپ تم میری مرضی میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتے۔ تم میرے ملازم ہو ــــــ میں تمہاری ملازمہ نہیں ہوں ــــــ اس بات کو آخری بار اچھی طرح سمجھ لو ــــــ لاسٹ وارننگ ہے یہ ــــــ" مادام

نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ہائی برڈ نے یوں سر جھکا دیا جیسے وہ اس کے ملازم ہونے کا باقاعدہ عملی طور پر اقرار کر رہا ہو۔

"یس بہتر مادام ــــــ" اس بار ہائی برڈ کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کھڑے ہو جاؤ ــــــ" مادام نے اُسی طرح غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ہائی برڈ یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے صوفے میں سے سپرنگ باہر نکل آئے ہوں ــــــ "رپورٹ دو ــــــ" مادام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام رپورٹ تو اُمید افزا ہے۔ میں نے عمران کے گرد جال بچھایا تو سو فیصد کامیاب رہا ــــــ" ہائی برڈ نے کھڑے ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا بیٹھ جاؤ ــــــ اور اطمینان سے رپورٹ دو ــــــ دیکھو ہائی برڈ تمہیں علم ہے کہ میں اپنی خود مختاری میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتی اس لیے تمہاری ان باتوں پر مجھے غصہ آجاتا ہے ــــــ ورنہ ظاہر ہے اس دُنیا میں اگر کسی سے محبت کرتی ہوں تو وہ صرف تمہاری ذات ہے۔" مادام نے فوراً کینچلی بدلتے ہوئے کہا ــــــ اب اس کے چہرے پر غصے کے بجائے نرمی اور پیار تھا۔

"میں تو ڈر ہی گیا تھا مادام ــــــ اور یقین کرو رپورٹ دینے کے بعد میں نے سب سے پہلا کام یہی کرنا تھا کہ خودکشی کر لینی تھی تمہارے بغیر تو زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ــــــ" ہائی برڈ نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"اچھا کیا جال بچھایا ہے تم نے عمران کے خلاف ـــــ" مادام نے
سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"ایک خوبصورت جال ـــــ عمران کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ وہ شغلاً آج کل ٹیکسی ڈرائیور بنا ہوا ہے ـــــ اور عام طور پر وہ اسپائن چوک پر آ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور وہاں اپنی مرضی کی سواری اٹھاتا ہے چنانچہ میں نے میک اپ کیا ـــــ اور میں ایک ماہر ہپناٹسٹ بن گیا ـــــ تنظیم کی ایک لڑکی کارٹیلا کو میں نے ساتھ ملایا ـــــ کارٹیلا کو میں نے مقامی لڑکی کا میک اپ کرایا ـــــ آج صبح جب عمران ٹیکسی لے کر اسپائن چوک پر پہنچا تو ہم نے ڈرامے کا آغاز کر دیا ـــــ کارٹیلا خوف زدہ انداز میں دوڑتی ہوئی عمارت سے نکلی اور سیدھی اس کی ٹیکسی میں جا کر بیٹھ گئی ـــــ وہ اپنے آپ کو انتہائی خوف زدہ ظاہر کر رہی تھی ـــــ پھر میں باہر نکلا اور ٹیکسی کی طرف بڑھا ـــــ مجھے آتا دیکھ کر وہ خوف کی شدت سے بیہوش ہو گئی ـــــ میں نے اُسے ٹیکسی سے نکالا اور عمران سے کوئی بات کیے بغیر اُسے کاندھے پر اٹھا کر واپس رہائشی فلیٹ میں آیا۔ میری توقع کے عین مطابق عمران پیچھے پیچھے آیا ـــــ دوسری منزل پر میرے آدمی پہلے ہی چھپے ہوئے تھے ـــــ عمران جب ٹیکسی ڈرائیور کے میک اپ میں اوپر پہنچا تو میرا ایک آدمی اس سے ٹکرایا ـــــ اور اس طرح اس نے میرے کمرے کی نشاندھی کی۔ عمران نے اپنا ریڈی میڈ میک اپ اور ڈرائیوروں والی وردی اتار کر کوڑے کے ڈرم میں پھینکی اور اس کے بعد وہ نیشنل سوشل سیکورٹی کا چیف آفیسر بن کر میرے کمرے میں آگیا ـــــ میں نے اُسے صوفے کے نیچے مائیک بٹن لگاتے دیکھ لیا

تھا ـــــ مگر میں دانستہ نظر انداز کر گیا ـــــ اور اُسے ذہنی طور پر الجھا دیا۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے مائیک بٹن کے قریب جا کر ٹرانسمیٹر آن کیا اور فرضی گفتگو شروع ہو گئی۔ مجھے پتہ تھا کہ وہ قریب ہی ہماری گفتگو سن رہا ہو گا ـــــ عمارت کے گرد پھیلے ہوئے میرے آدمیوں نے رپورٹ دی کہ وہ ایک گلی میں موجود ہے۔ میں نے خفیہ لیبارٹری کا تذکرہ کیا اور ہپناٹزم کا ذکر کیا۔ اس کے بعد وہ ٹیکسی لے کر چلا گیا اور ہم نے بھی اپنا بوریا بستر باندھ لیا ـــــ میرے آدمی دور سے اس کا تعاقب کر رہے تھے۔ اس نے اپیل روڈ پر ایک جگہ ٹیکسی چھوڑ دی اور ایک قلعہ نما عمارت میں چلا گیا۔ ہم نے اس عمارت کے فون ٹیپ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن باوجود کوشش کے وہاں کی فون لائن کا پتہ نہ چلا سکے ـــــ کہیں سے بھی کوئی تار اس عمارت کے اندر نہ جا رہی تھی اور نہ ہی آ رہی تھی ـــــ بہرحال ہم نے اس عمارت کی نگرانی جاری رکھی ـــــ کافی دیر بعد عمارت کا دروازہ دوبارہ کھلا اور عمران ایک سیاہ رنگ کی خوبصورت جیگوار کار میں باہر نکلا میرے آدمیوں نے فوراً ہی بلٹ ٹیلی کمپیوٹر مخصوص گن کی مدد سے فائر کیا اور وہ اس کی کار کے پچھلے بمپر کے نیچے عین نشانے پر نصب ہو گیا ـــــ اس کے بعد ہمیں اس کے تعاقب کی ضرورت نہیں رہی اور ہم اپنی کار میں بیٹھے نقشے کی مدد سے اس کی کار کا تعاقب کرتے رہے ـــــ اس کی کار رمضانا روڈ پر جا کر ایک چھوٹے سے انڈسٹریل یونٹ میں پہنچی اور جو کہ شاید رائس فیکٹری تھی۔ رائس فیکٹری باقاعدہ چالو تھی ـــــ آپ جانتی ہیں کہ ٹیلی کمپیوٹر خاصے فاصلے تک کام کرتا ہے ـــــ اس لیے عمران وہاں جا کر اترا اور اس فیکٹری میں داخل ہو گیا اب ہم اُسے دیکھ نہ سکتے تھے۔

صرف آوازیں چیک کر سکتے تھے ـــــ ہمیں خطرہ تھا کہ وہ رینج سے باہر نہ نکل جائے ـــــ لیکن وہ رینج میں رہا اور پھر ایک کمرے میں جا کر اس نے اپنا نام بتایا اور کوڈ زیرو تھری دوہرایا اور سر داؤد کا نام لیا۔ اس کے بعد وہ شاید کہیں نیچے اتر گیا کیونکہ اس کے بعد اس کی آواز سنائی نہ دی۔ ہم بہر حال انتظار کرتے رہے ـــــ تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ واپس آیا اور کار لے کر دوبارہ اسی عمارت میں پہنچ گیا ـــــ ہمارا خیال تھا کہ اب ہم عمارت کا اندرونی حصہ چیک کر سکیں گے ـــــ لیکن نجانے کیا ہوا جیسے ہی کار عمارت کے اندر داخل ہوئی۔ ٹیلی کمپیوٹر نے کام کرنا بند کر دیا۔ ہم نے بھی فوراً وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی۔ کیونکہ ہمیں خطرہ تھا کہ عمران ہماری چال ہم پر نہ الٹ دے ـــــ وہ اسی ٹیلی کمپیوٹر کی مدد سے ہماری کار تک نہ پہنچ جائے چنانچہ ہم کار میں موجود ٹیلی کمپیوٹر ریسیونگ سیٹ آف کر کے وہاں سے نکل آئے یہ ہے آج کی مکمل رپورٹ ـــــ " ہائی برڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" مگر مجھے یہ تمہارا گورکھ دھندہ قطعاً سمجھ میں نہیں آیا۔ اس ڈرامے کا آخر مقصد کیا تھا ـــــ اور کیا کامیابی ہوئی ـــــ " مادام نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مادام آپ کو علم ہے کہ ہمیں کرانگر نے بتایا تھا کہ اس لیبارٹری کا انچارج سر داؤد نامی سائنس دان ہے ـــــ چنانچہ یہاں آتے ہی سب سے پہلے میں نے سر داؤد کے متعلق ہی تحقیقات کی اور مجھے پتہ چلا کہ سر داؤد نے ہپناٹزم کی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے۔ اس کو سامنے رکھ کر میں نے یہ سارا ڈرامہ کھیلا تھا ـــــ کارٹیلا کو صوفیہ بنا کر میں نے یہ ظاہر کیا کہ وہ اس

لیبارٹری میں کام کر چکی ہے اور اب ملازمت چھوڑ چکی ہے اور اس کے ذہن سے ہپناٹزم کے ذریعے لیبارٹری کے متعلق تمام معلومات صاف کر دی گئی ہیں ـــــ میں نے عمران کو یہی تاثر دیا کہ بطور جیکسن میں ایک ماہر ہپناٹسٹ ہوں اور تنظیم کے تحت کام کر کے صوفیہ کے ذہن سے وہ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ علی عمران ذہین آدمی ہے ـــــ ظاہر ہے ہپناٹزم اور خفیہ لیبارٹری کا سنتے ہی اس کا ذہن بھی فوری طور پر سر داؤد اور اس کی لیبارٹری کی طرف گیا ہوگا ـــــ اب دو صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ وہ ہم دونوں کو اغوا کر کے اس عمارت میں یا کہیں اور لے جاتا اور ہم سے معلومات حاصل کرتا یا پھر پہلے وہ اس بات کی تسلی کرتا کہ کیا واقعی صوفیہ سر داؤد کی لیبارٹری میں کام کرتی بھی رہی ہے یا نہیں ـــــ اگر ہم فون چیک کر لیتے تو ہمیں سب کچھ معلوم ہو جاتا ـــــ لیکن عمران جیسے آدمی کا مضافات میں اس رائس فیکٹری میں جانا ـــــ اور اپنے نام کے ساتھ سر داؤد کا نام دہرانا اور کوڈ بتانا ظاہر کرتا ہے کہ وہ سر داؤد سے ملنے اس خفیہ لیبارٹری میں پہنچا ہے اور ہمارا مشن کامیاب ہو گیا ـــــ ہم نے خفیہ لیبارٹری ٹریس کر لی ـــــ وہ لیبارٹری اس رائس فیکٹری کی آڑ میں زیر زمین بنائی گئی ہے ـــــ " ہائی برڈ نے جواب دیا۔

" اوہ ویری گڈ ... ویری گڈ ـــــ اب میں سمجھی کہ تم نے کمال کا جال پھینکا ہائی برڈ ـــــ واقعی تم نایاب ذہن کے مالک ہو۔ تم نے چند ہی روز میں انہی کے آدمیوں سے لیبارٹری ٹریس کر والی ـــــ " مادام بے اختیار خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا ـــــ اس کا چہرہ کھلا پڑ رہا تھا۔

" یہ سب تمہاری مہربانی ہے مادام ـــــ " ہائی برڈ نے انکساری

بڑ بڑاتے ہوئے کہا۔

" اس کا انعام تمھیں ملے گا ——— آج رات تم میرے پاس رہو گے"
مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہائی برڈ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

" تھینک یو مادام ———" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اچھا اب یہ تو ہو گیا اب فائل کے حصول کے لیے کیا پروگرام بنایا ہے ———"
مادام نے پوچھا۔

" ہاں اب یہ اہم ترین اور فائنل مشن سامنے ہے ——— اس سلسلے میں ہمیں انتہائی سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا پڑے گا ——— کچھ بھی ہو ——— عمران کو یہ تو معلوم ہو ہی گیا ہے کہ کوئی تنظیم سر داؤد کی لیبارٹری کو ٹریس کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ یقیناً وہ اس کی اطلاع سیکرٹ سروس کو دے گا ——— یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ قلعہ نما عمارت جس میں وہ گیا اور جہاں داخل ہوتے ہی ٹیلی کمپیوٹر فیل ہو گیا ——— سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہو ——— ایسے ہیڈ کوارٹر میں ہی ایسے اعلیٰ سائنسی دفاعی نظام قائم کیے جا سکتے ہیں کہ جہاں ایسی چیزیں خود بخود ورک کرنا ختم کر دیں ——— بہر حال اب سیکرٹ سروس ضرور حرکت میں آئے گی ——— ٹیلی کمپیوٹر کے سامنے آتے ہی وہ سمجھ جائیں گے کہ لیبارٹری کو ٹریس کر لیا گیا ہے ——— چنانچہ اب جوابی اقدام کے طور پر وہ لیبارٹری کے گرد اپنا جال بچھائیں گے تاکہ ہم جیسے ہی وہاں کسی بھی انداز میں داخل ہوں ہمیں دھر لیا جائے ———" ہائی برڈ نے جواب دیا ——— وہ واقعی انتہائی ذہین ترین آدمی تھا۔ اس کا دماغ کسی کمپیوٹر کی طرح ہر پہلو کا خیال رکھتا تھا۔

" اوہ واقعی ایسا تو ہونا ہے پھر کیا کیا جائے ———" مادام نے

پریشان لہجے میں کہا۔

" ایک صورت میرے ذہن میں آتی ہے ——— عمران اور سر داؤد کے درمیان تعلقات ہیں ——— اگر عمران کو اغوا کر لیا جائے اور پھر اس سے تمام معلومات حاصل کر کے ہم اس کے میک اپ میں سر داؤد سے مل لیں تو ہم آسانی سے وہ فائل حاصل کر سکتے ہیں ——— لیکن ورلڈ ریکارڈ بتاتا ہے کہ عمران کو اغوا کر کے لانا اپنی موت کو خود دعوت دینا ہے۔ اس لیے میں نے اس پہلو کو نظر انداز کر دیا ہے ——— اب دوسرا پہلو یہ ہے کہ لیبارٹری کے اندر رہنے والے کسی ملازم کو ٹریس کیا جائے اور اس کے میک اپ میں اندر داخل ہوا جائے ——— اور فائل حاصل کی جائے لیکن یہ ایک طویل عمل ہے ہو سکتا ہے کہ لیبارٹری میں ایسے انتظامات ہوں کہ میک اپ چیک کر لیا جائے ——— چنانچہ اس سلسلے میں ایک اور تجویز پر غور کیا ہے ——— اور پھر اس سلسلے میں معلومات بھی حاصل کر لی ہیں ———" ہائی برڈ نے جواب دیا۔

" وہ کون سی تجویز ہے ———" مادام نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

" وہ تجویز یہ ہے کہ میں وزارت سائنس اور ٹیکنالوجی کے چیف سیکرٹری سر راشد کو اغوا کر کے اس کا روپ دھار لوں ——— وہ ایک سیدھا سادہ سا انتظامی افسر ہے ——— اس کے ذہن سے آسانی سے تمام معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں ——— وہ سر داؤد کا دوست بھی ہے۔ اور اس کا انتظامی باس بھی ——— سر داؤد کو اپنے گھر بھی بلا سکتا ہے یا خود بھی لیبارٹری میں جا سکتا ہے ——— یا اگر موقع اور حالات اجازت دیں تو سرکاری طور پر لیبارٹری سے ——— وہی فائل جو ہمیں چاہیے

منگوا سکتا ہے ـــــ غرضیکہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ میں نے اس کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کر لیں ہیں ـــــ سر راشد نے شادی نہیں کی اس لیے وہ اپنی کوٹھی میں ملازموں کے ساتھ اکیلے رہتے ہیں۔ انتہائی خشک مزاج قسم کا آدمی ہے ـــــ دفتر، کلب یا گھر سے باہر کہیں نہیں جاتا ـــــ اور وہ میرے قد وقامت کا ہے۔ میں اس کا میک اپ آسانی سے کر سکتا ہوں ـــــ اور پھر ہم جلدی نہ کریں گے۔ دو چار روز ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ جیسا بھی مناسب ہوگا میں اس کے روپ میں باقاعدہ کام کرتا رہوں گا اور موقع دیکھتے ہی اپنا وار کر گزروں گا۔ جیسے ہی ہمیں فائل مل جائے گی ـــــ ہم اور بجینسل فائل کے فوٹو کروا کر فائل واپس کر دیں گے تاکہ کسی کو شک نہ ہو اور خود خاموشی سے واپس چلے جائیں گے عمران اور سیکرٹ سروس سوچتی ہی رہ جائے گی ـــــ وہ تنظیم کیا تھی ـــــ کیا چاہتی تھی جو سر داؤد کی لیبارٹری ٹریس کرنا چاہتی تھی ـــــ وہ لیبارٹری کے گرد ہی چکر کاٹتی رہ جائے گی جبکہ ہم اپنا کام مکمل کر کے واپس بھی جا چکے ہوں گے ـــــ" ہائی برڈ نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ کیا دماغ پایا ہے تم نے ـــــ ہائی برڈ واقعی تمہارا جواب نہیں۔ ایک پیچیدہ سا مشن تم نے کتنی سادگی سے مکمل کر لیا ہے ـــــ بہت خوب۔ ویسے یہ خیال تمہیں پہلے آجاتا تو سر داؤد کے روپ میں تم سر داؤد کی لیبارٹری کو بھی آسانی سے ٹریس کر سکتے تھے ـــــ اس کے لیے یہ ڈرامہ رچانے کی ضرورت نہ پڑتی ـــــ عمران اور سیکرٹ سروس کو کسی طور پر بھی ذرا سا شبہہ نہ ہوتا ـــــ بہرحال اب بھی وہ منہ دیکھتے رہ جائیں گے ـــــ" مادام نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ایسا بھی ہو سکتا تھا ـــــ لیکن اس میں یہ قباحت تھی کہ مجھے خاص طور پر ریکارڈ چیک کرنا پڑتا ـــــ اور یہی بات میرے لیے مشکوک بن جاتی ـــــ بہرحال اب بھی ہمارا کچھ نہیں بگڑا اور ہم آسانی سے یہ مشن مکمل کر لیں گے ـــــ" ہائی برڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں سر راشد کے اغواء کا بندوبست کروں ـــــ" مادام نے کہا۔

"نہیں ـــــ سر راشد کسی سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں وہ پرسوں آرہے ہیں ـــــ پرسوں ہی ان کے ساتھ کارروائی کی جائے گی۔ وہ میں سارا پروگرام بنا لوں گا آپ بے فکر رہیں ـــــ" ہائی برڈ نے جواب دیا۔

"اوہ پھر ٹھیک ہے ـــــ اچھا اب شام پڑنے والی ہے آج کسی اچھے سے کلب یا ہوٹل میں تمہارے ساتھ شام منانے کو جی چاہ رہا ہے۔ چلو گے ـــــ" مادام نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب پرسوں شام تک ہم بالکل فارغ ہیں اور چونکہ پرسوں کے بعد میں بطور سر راشد تم لوگوں سے بالکل علیحدہ ہو جاؤں گا ـــــ اس لئے پرسوں تک تمہارا جتنا بھی قرب حاصل ہو جائے ـــــ وہ میرے لیے خوش قسمتی کا باعث ہوگا ـــــ" ہائی برڈ نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو پرسوں تک میں تمہیں مکمل طور پر سرشار کر دوں گی تاکہ تم اطمینان سے مشن مکمل کرو ـــــ" مادام نے دیوان سے

اٹھتے ہوئے کہا ـــــ اور پھر اُس نے ریشمی ڈوری کھینچی دوسرے لمحے سوازو دوبارہ اندر داخل ہوا۔

"سوازو ڈرائیور سے کہو کار تیار کرے ـــــ میں اور ہائی برڈ آج شام کسی اچھے سے ہوٹل میں گزاریں گے ـــــ میرا خیال ہے ہوٹل قلوپطرہ ٹھیک رہے گا ـــــ مجھے معلوم ہے کہ وہ انتہائی خوبصورت اور جدید انداز کا ہوٹل ہے ـــــ" مادام نے سوازو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی مادام ـــــ" سوازو نے انتہائی ادب بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بھی ساتھ چلوگے ـــــ" مادام نے کہا اور سوازو نے صرف اثبات میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"تمہیں سوازو کو ساتھ لے جانے پر تو کوئی اعتراض نہیں ـــــ" مادام نے اچانک ہائی برڈ سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ارے نہیں بطور باڈی گارڈ تو میں لطف لیتا ہوں۔ میری تمہاری اہمیت اجاگر ہوتی ہے ـــــ اور پھر جس طرح وہ احکام کی تعمیل کرتا ہے اس سے تو اور بھی لطف آتا ہے ـــــ" ہائی برڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پھر میں تیار ہوجاؤں ـــــ" مادام نے کہا اور اٹھلاتی ہوئی کونے میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی ـــــ جبکہ ہائی برڈ نے اس کے جاتے ہی میز پر پڑا ہوا مادام کا گلاس اٹھایا اس میں شراب انڈیلی اور پھر بڑے مزے سے چسکیاں لے لے کر شراب پینے میں مصروف ہوگیا۔

عمران بڑے اطمینان سے کار چلاتا ہوا مضافات میں ایک رائس فیکٹری کی عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گیا ـــــ یہ بظاہر ایک عام سی رائس فیکٹری تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ اس رائس فیکٹری کی آڑ میں سرداؤد کی خفیہ لیبارٹری قائم ہے۔ کار کو فیکٹری کے گیٹ پر روک کر وہ نیچے اُترا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا فیکٹری کے اندر داخل ہوگیا ـــــ فیکٹری کے ایک کونے میں منیجر کا دفتر تھا ـــــ دفتر کے باہر چپڑاسی موجود تھا۔

"فرمائیے ـــــ" عمران کو آتا دیکھ کر چپڑاسی اٹھ کھڑا ہوا اس کی آنکھوں میں حیرت اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا سننا پسند فرمائیں گے آپ۔ غزل، نظم، قصیدہ، قطعہ، رباعی، آزاد نظم، نثری نظم ـــــ کیا فرماؤں ـــــ" عمران نے بڑے مؤدبانہ انداز میں پوچھا۔

" اوہ اوہ میں تو پوچھ رہا تھا کہ آپ یہاں کس سے ملنے آئے ہیں ـــــ" چپڑاسی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ سے ـــــ" عمران نے کہا۔

" مجھ سے ـــــ مگر ـــــ مگر میں آپ سے واقف نہیں ہوں "

چپڑاسی کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ آنے والا کس قسم کا شخص ہے۔ ظاہر ہے شکل صورت سے اچھا خاصا معزز آدمی لگ رہا ہے ـــــ مگر باتیں سر سے الٹی سیدھی کر رہا ہے۔

" کوئی بات نہیں ملنے کے لیے واقفیت ضروری تو نہیں ہوتی ـــــ اور پھر ظاہر ہے منیجر سے ملنے سے پہلے آپ سے ملاقات ضروری ہے ـــــ ورنہ منیجر سے ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

" اوہ آپ منیجر سے ملنے آئے ہیں ـــــ جائیے اندر چلے جائیے ۔"

چپڑاسی نے فوراً اپنی جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا اور اس نے دوڑ کر کمرے کا دروازہ کھول دیا ـــــ اور عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہوگیا۔

سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا ایک موٹی سی فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا ـــــ عمران کے اندر داخل ہونے پر اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

" اوہ آپ آگئے سردار نے ابھی ابھی مجھے آپ کی آمد کی اطلاع دی ہے۔ آئیے میرے ساتھ ـــــ" منیجر نے تیزی سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" آپ مجھے جانتے ہیں ـــــ" عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

" جی ہاں اچھی طرح جانتا ہوں ـــــ کئی بار ملاقات ہو چکی ہے ـــــ

آپ علی عمران صاحب ہیں ـــــ" منیجر نے یوں حیرت بھرے انداز میں جواب دیا۔ جیسے اسے عمران کے اس سوال کی وجہ سمجھ میں نہ آئی ہو۔

" میں عمران کے میک اپ میں کوئی دوسرا آدمی بھی ہو سکتا ہوں ـــــ" عمران کا لہجہ سخت ہوگیا۔

" اوہ مگر ـــــ اوہ واقعی مجھے اس کا خیال ہی نہیں آیا ـــــ" منیجر نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر کیسے خیال آئے گا ـــــ" عمران نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

" کوڈ بتائیے ـــــ" منیجر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" زیرو تھری ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ واقعی مجھے پہلے کوڈ پوچھ کر تسلی کرنا چاہیے تھی۔ آئی ایم سوری عمران صاحب ـــــ" منیجر نے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھے سردار سے بات کرنا پڑے گی ـــــ اس طرح تو لیبارٹری کبھی خفیہ نہیں رہ سکتی ـــــ" عمران نے کہا اور پھر منیجر کے پیچھے چلتا ہوا کمرے کے جنوبی دروازے میں داخل ہوا ـــــ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ منیجر نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور پھر سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کمرہ ایک جگہ رک گیا۔

" تشریف لے جائیے ـــــ" منیجر نے مؤدبانہ انداز میں کہا اور عمران دروازہ کھول کر دوسری طرف نکل آیا ـــــ اب وہ ایک راہداری

میں تھا ـــــ جیسے ہی وہ راہداری میں داخل ہوا۔ راہداری کی چھت میں لگے ہوئے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے ـــــ عمران جیسے جیسے راہداری میں گزرتا جاتا۔ بلب خود بخود اس کے قدموں کے ساتھ جلتے اور پھر بجھ جاتے۔ عمران جانتا تھا کہ جدید ترین چیکنگ نظام ہے چونکہ اس کی آمد کی اطلاع دی جا چکی ہے ـــــ اس لیے سیکورٹی سیل میں سکرینوں پر اُسے چیک کیا تو جا رہا ہے ـــــ لیکن اُسے روکا نہیں جا رہا۔ راہداری کے اختتام پر ایک لوہے کا دروازہ تھا ـــــ جیسے ہی عمران اس دروازے کے قریب پہنچا دروازہ خود بخود کھل گیا اور عمران ایک چھوٹے سے کمرے میں آ گیا ـــــ اس کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ دوبارہ بند ہوا اور کمرہ ایک بار پھر نیچے اُترنا شروع ہو گیا ـــــ ذرا سا نیچے اُتر کر وہ رک گیا اور اس کا دروازہ دوبارہ کھل گیا۔ مگر عمران دروازہ کھلنے کے باوجود باہر نہیں نکلا بلکہ وہیں رکا رہا ـــــ اور چند لمحوں بعد دروازہ بند ہو گیا اور کمرہ ایک بار پھر اوپر کی طرف چڑھنے لگا ـــــ پھر وہ رکا اور دروازہ کھلتا چلا گیا ـــــ عمران اب دروازے سے باہر نکلا تو وہ ایک راہداری میں تھا ـــــ سامنے سر داؤد کھڑے مسکرا رہے تھے۔

"آؤ عمران بیٹے ـــــ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا ـــــ" سر داؤد نے مسکرا کر اس کا استقبال کرتے ہوئے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھا دیا ـــــ اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور پھر جیسے دونوں کے ہاتھ ملے ـــــ عمران بُری طرح اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ کرب کے آثار اُبھر آئے۔

"ارے ارے مار ڈالا سر داؤد میرا ہاتھ توڑ دیا ـــــ خدا کی پناہ کیا طاقت بھری ہوئی ہے آپ کے جسم میں ـــــ" عمران نے بُری طرح ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے کہا۔

"شریر اب ہم بوڑھوں کا مضحکہ اڑاتے ہو ـــــ" سر داؤد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا آپ بوڑھے ہیں پھر تو مجھے کچھ نہیں ہونا چاہیے چلو ٹھیک ہے۔" عمران نے دوبارہ نارمل ہوتے ہوئے کہا ـــــ اور سر داؤد ہنس پڑے۔ اور پھر وہ اُسے لیے ہوئے اپنے بہترین انداز میں سجے ہوئے دفتر میں پہنچ گئے۔

"بیٹھو میں نے وہ رجسٹر پہلے ہی نکلوا رکھا ہے ـــــ" سر داؤد نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی بڑی کرسی پر بیٹھ گئے۔ کرسی پر بیٹھتے ہی سر داؤد نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"غفور کافی لے آؤ ـــــ" سر داؤد نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر ـــــ" نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر تیزی سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"سر داؤد آپ کا یہ رائس فیکٹری کا منیجر تو بالکل ہی گھامڑ ہے ـــــ بغیر کوڈ پوچھے وہ مجھے لیبارٹری میں داخل کرنے پر تیار ہو گیا تھا ـــــ" عمران نے بیٹھتے ہی منیجر کا شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ایسی بات نہیں میں یہاں سکرین پر تم کو دیکھ رہا تھا اور تمھاری باتیں بھی سُن رہا تھا ـــــ وہ دراصل تمھاری وجہ سے مار کھا گیا ورنہ وہ بے حد ذہین آدمی ہے۔ بہر حال تم فکر نہ کرو میں نے لیبارٹری کی حفاظت

کے ایسے ایسے انتظامات کر رکھے ہیں ـــــ کہ غلط آدمی تو ایک طرف اس کی روح بھی داخل نہیں ہو سکتی ـــــ" سر داؤد نے انتہائی با اعتماد لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ وہ سر داؤد کی طبیعت اور ذہانت کو اچھی طرح جانتا تھا ـــــ اُسے معلوم تھا کہ سر داؤد جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ یقیناً سو فیصد سچ ہو گا۔

" تھوڑی دیر بعد کافی آ گئی اور عمران نے کافی کا مگ اٹھا لیا۔

" مگر یہ تو بتاؤ کہ صوفیہ کی تلاش کی ضرورت کیوں پڑی تمہیں ـــــ" سر داؤد نے پوچھا۔

" ایک مجرم تنظیم صوفیہ کو پکڑے ہوئے ہے اور وہ اس سے لیبارٹری کا محل وقوع اور اس کے اندرونی راز حاصل کرنا چاہتی ہے ـــــ اس سلسلے میں اس نے ایک ماہر ہپناٹسٹ جیکسن کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جیکسن مگر اس نام کا تو کوئی ماہر میرے علم میں نہیں ہے۔ حالانکہ ہپناٹزم کے تمام اچھے ماہرین کو کم از کم میں نام سے ضرور جانتا ہوں ـــــ" سر داؤد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" ہو سکتا ہے اس نے نام غلط رکھا ہوا ہو ـــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں یہ ہو سکتا ہے مگر ـــــ" سر داؤد نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس لڑکی کو جب سجیشن دیئے گئے تو وہ دماغی مریضہ بن گئی ہے وہ خوف سے چیخ پڑتی ہے اور بے ہوش ہو جاتی ہے اور پھر جب ہوش میں

آتی ہے تو نارمل ہوتی ہے ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

" اوہ اگر یہ بات ہے تو پھر یہ سارا معاملہ ہی غلط ہے ـــــ" سر داؤد نے چونکتے ہوئے کہا۔

" غلط ہے کیا مطلب میں سمجھا نہیں ـــــ" عمران بھی سر داؤد کے اس فقرے پر بُری طرح چونکا تھا۔

" عمران بیٹے تم خود ہپناٹزم کو اچھی طرح جانتے ہو۔ جب کسی ذہن سے کوئی چیز اُبھارنے کے لیے سجیشن دیئے جائیں اور وہ سجیشن اس صورت میں ناکام ہوں کہ ان کی جگہ خوف کا عنصر اُبھر آئے تو پھر وہ معمول ہمیشہ کے لیے ذہنی مریض بن جاتا ہے وہ دوبارہ کبھی نارمل نہیں ہو سکتا ـــــ یہ آخری سٹیج ہوتی ہے ـــــ" سر داؤد نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ واقعی۔ مجھے اس کا تو بالکل خیال ہی نہیں آیا تھا حالانکہ یہ سامنے کی بات تھی ـــــ" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ویسے تم دیکھ لو رجسٹر تمہارے سامنے ہے ہو سکتا ہے اس لڑکی کی تصویر مل جائے ـــــ" سر داؤد نے کہا اور عمران خاموشی سے رجسٹر کھول کر دیکھنے لگا۔ سر داؤد خاموش بیٹھے کافی پیتے رہے۔

تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل رجسٹر کا مطالعہ کرنے کے بعد عمران نے رجسٹر بند کر دیا۔

" نہیں ـــــ ان میں وہ لڑکی نہیں ہے ـــــ" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میرا بھی یہی خیال تھا۔ میرے خیال میں یہ سب ڈرامہ رچایا گیا ہے"۔

سرداؤد نے کہا۔

"ہاں اب مجھے بھی یقین آتا جا رہا ہے ـــــــ لیکن اس کی کوئی توجیہہ سمجھ میں نہیں آتی ـــــــ بہرحال ٹھیک ہے میں چیک کر لوں گا جلد ہی ساری بات سامنے آجائے گی ـــــــ" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کھڑا ہو گیا۔

سرداؤد اُسے راہداری میں چھوڑنے آئے اور پھر عمران ان سے مصافحہ کر کے واپس رائس فیکٹری پہنچا اور تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھا واپس دانش منزل کی طرف دوڑا چلا جا رہا تھا ـــــــ اُس کا ذہن بُری طرح اُلجھا ہوا تھا۔ اب اُسے خیال آ رہا تھا کہ واقعی یہ سب کچھ ڈرامہ ہو سکتا ہے۔ مگر کیوں ـــــــ اس کا جواب اُسے نہ مل رہا تھا ـــــــ اور اس نے یہی فیصلہ کیا کہ فوری طور پر جیکسن کو اغوا کر کے اب اُس سے ہی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ـــــــ یہی سوچتے ہوئے وہ دانش منزل کے گیٹ پر پہنچ گیا ـــــــ مخصوص انداز میں ہارن دیتے ہی گیٹ کھلتا چلا گیا اور عمران کار اندر لیے چلا گیا ـــــــ اُس نے کار لے جا کر گیراج میں روکی اور پھر اُتر کر وہ گیراج سے باہر نکل ہی رہا تھا کہ بلیک زیرو ایک راڈ اٹھائے تیزی سے گیراج کی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ راڈ دیکھتے ہی عمران بُری طرح چونک پڑا کیونکہ یہ مخصوص ساخت کا راڈ نما آلہ خفیہ ٹیلی مائیک وغیرہ کی تلاش میں کام آتا تھا۔

"عمران صاحب آپ کی کار میں کوئی خفیہ ٹیلی کمپیوٹر نصب ہے۔ کار کے اندر داخل ہوتے ہی سیکورٹی ماسٹر نے اُسے چیک کر کے آف کر دیا ہے۔" بلیک زیرو نے قریب آتے ہوئے تیز تیز لہجے میں کہا ـــــــ اور پھر راڈ کی

مدد سے اُس نے کار کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ چھوٹا سا بٹن نما مائیک برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا جو نمبر کے نیچے باڈی سے چپکا ہوا تھا۔

"اوہ ٹیلی کمپیوٹر جو گن سے پھینکا جاتا ہے ـــــــ" عمران نے بٹن دیکھتے ہی چونک کر کہا اور پھر وہ بٹن کو ہاتھ میں پکڑے تیزی سے آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــــ آپریشن روم سے ہوتا ہوا وہ لیبارٹری میں گھسا ـــــــ اور اس نے بٹن کو ایک مشین کے خانے میں ڈال کر مشین کے بٹن آن کر دیئے ـــــــ مگر مشین کے درمیان موجود سکرین ویسے ہی تاریک رہی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین آف کر دی۔

"مجرم بے حد ذہین ثابت ہو رہے ہیں ـــــــ بلیک زیرو جیسے ہی بٹن کی کارکردگی آف ہوئی ہے انھوں نے بھی اپنا ریسیونگ سیٹ آف کر لیا ہے ـــــــ ورنہ میں انہی کی چال انہی پر ہی آلٹ دیتا ـــــــ" عمران نے مشین بند کر کے اس کے خانے سے وہ بٹن باہر نکالتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دونوں واپس آپریشن روم میں پہنچ گئے ـــــــ عمران ہاتھ میں پکڑے ہوئے بٹن کو یوں غور سے دیکھ رہا تھا جیسے اس میں سے کسی جن کو باہر نکالنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"جو عمارت آپ نے بتائی تھی ـــــــ اور جو کمرہ، وہ خالی پڑا ہوا ہے۔ وہاں جیکسن اور صوفیہ نام کی کوئی جوڑا موجود نہیں ہے ـــــــ اور نہ ہی اردگرد کے لوگ انھیں جانتے ہیں ـــــــ" بلیک زیرو نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"اوہ کیا اس عمارت کا محافظ بھی انھیں جاننے سے انکار کرتا ہے" عمران نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہاں ایسا کوئی آدمی سرے سے ہے ہی نہیں جو محافظ کا عہدہ رکھتا ہو" بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر تو واقعی چوٹ ہو گئی بلیک زیرو ——— ہم خواہ مخواہ اپنی عقل پر ناز کرتے پھر رہے تھے ——— ابھی ایسے لوگ موجود ہیں جو ہمیں بھی گھن چکر بنا سکتے ہیں ———" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ——— میں سمجھا نہیں ———" بلیک زیرو نے کہا۔

"کاش یہی مطلب سمجھ میں آجاتا تو یہ نوبت نہ آتی ——— بلیک زیرو میں نے کہا تھا کہ کیس شروع ہوا اور ختم ہو گیا ہے ——— اب پتہ چلا کہ کیس ختم نہیں ہوا ——— وہ صوفیہ نام کی یا اس شکل وصورت کی لڑکی سر داؤد کی لیبارٹری میں کبھی ملازم ہی نہیں رہی ——— اور اب جیکسن اور صوفیہ کے فرار اور محافظ کے فراڈ نے یہ احساس دلایا ہے کہ مجھے دل بھر کر بیوقوف بنایا گیا ہے ——— پہلے تو میں نمائشی طور پر بیوقوف بنتا رہتا تھا مگر اس بار حقیقت میں بن گیا ہوں ——— اور مجرموں نے مجھے استعمال کر کے سر داؤد کی لیبارٹری تلاش کر لی ہے ———" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری تلاش کر لی ہے ———" بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگی تھیں۔

"ہاں اب مجھے خیال آرہا ہے کہ یہ ہپناٹزم والا ڈرامہ جان بوجھ کر کھیلا

گیا ہے ——— مجھے وہاں تک لے جایا گیا۔ اور پھر دانہ ڈال دیا گیا۔ مائیک بٹن بھی ان کی نظروں میں تھا اس لیے ایک فرضی ٹرانسمیٹر کال کا بندوبست کیا گیا ——— انھیں شاید یہ معلوم تھا کہ سر داؤد ہپناٹزم جانتے ہیں ——— اسی بنیاد پر سارا کھیل کھیلا گیا۔ جب میں دانش منزل سے باہر نکلا تو کار کی باڈی پر گن کی مدد سے یہ ٹیلی کمپیوٹر بٹن نصب کیا گیا اور میں تعاقب چیک کرتا رہ گیا ——— جبکہ وہ دور بیٹھے بڑے اطمینان سے سب کچھ چیک کرتے رہے اور سکرین پر دیکھتے رہے ——— اس طرح رائس فیکٹری اور لیبارٹری انھوں نے چیک کر لی ——— دانش منزل بھی ان کی نظروں میں آگئی اور ہم بیٹھے اپنی عقل کا ڈھنڈورا پیٹتے رہ گئے ———" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ واقعی انتہائی ذہانت آمیز کھیل کھیلا گیا ہے ———" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں بھی آئندہ ملاقات میں انھیں ضرور داد تحسین سے نوازوں گا ——— فی الحال تم ہی واہ واہ کرتے رہو ———" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب ہم سوائے اس کے کیا کر سکتے ہیں کہ لیبارٹری کے گرد سیکرٹ سروس کا پہرہ لگا دیں ——— اور سر داؤد کو چوکنا کر دیں ———" بلیک زیرو نے اُلجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں اتنے ذہین مجرم اتنے سیدھے انداز میں کام نہیں کریں گے ——— وہ ضرور کوئی اور حل ڈھونڈھیں گے ——— ویسے پھر بھی تم سیکرٹ سروس کے ممبران کو لیبارٹری کے گرد نگرانی پر لگا دو ——— مگر انھیں کہنا کہ وہ کسی

شناخت نہ ہو جائیں ـــــــ ایسا نہ ہو کہ مجرم بھی اسی مقصد سے وہاں جال بچھائے بیٹھے ہوں کہ جو نگرانی کرنے آئیں گے وہ یقیناً سیکرٹ سروس کے لوگ ہوں گے ـــــــ اس طرح دانش منزل تو سامنے آ ہی گئی۔ سیکرٹ سروس بھی آ جائے گی ـــــــ" عمران نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے دانش منزل کو بھی اب کیموفلاج کرنا ہوگا۔" بلیک زیرو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم ضرور ایسا کرو ـــــــ ہم تو اب مکمل اندھیرے میں ہیں۔ میں بہرحال کوشش کروں گا کہ کسی طرح مجرموں کا کھوج نکال لوں ـــــــ میں اُسی عمارت میں جا رہا ہوں شاید وہاں کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے ان کا پتہ چل سکے یا پھر وہ میرا تعاقب اب بھی کر رہے ہوں ـــــــ" عمران نے کہا اور اٹھ کر آپریشن روم سے باہر نکل آیا ـــــــ اس کا انداز بڑا ڈھیلا ڈھالا سا تھا ـــــــ یوں لگتا تھا جیسے ذہنی طور پر مات کھانے کی وجہ سے اس پر شکست کا دورہ سا پڑ گیا ہو ـــــــ وہ ڈھیلے ڈھالے قدم اٹھاتا پیدل ہی دانش منزل سے باہر آیا ـــــــ اور پھر سڑک کے کنارے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا ـــــــ تھوڑی دور آگے بڑھ کر اُس نے ایک ٹیکسی روکی اور اُسے اپنے فلیٹ کا پتہ دے کر خاموشی سے ٹیکسی میں بیٹھ گیا ـــــــ اس نے عمارت میں جانے کا ارادہ بدل دیا تھا اب وہ اپنے فلیٹ میں جا رہا تھا۔

جوانا اور جوزف دونوں میں آج کل بڑی گہری چھن رہی تھی۔ دونوں ہی زیرو ہاؤس میں اکٹھے رہتے تھے۔ خوب جی بھر کر شرابیں پیتے ـــــــ افریقی اور انگلش میوزک کی دھنیں ٹیپ ریکارڈ پر لگا کر خوب دل بھر کر ڈانس کرتے ـــــــ کبھی کبھار نشانے بازی کی مشق بھی کر لیتے تھے ـــــــ غرضیکہ خوب چھن رہی تھی۔

"آج بھی وہ دونوں شرابیں پی کر زیرو ہاؤس کے برآمدے میں بیٹھے گپیں لڑا رہے تھے کہ اچانک جوانا کی نظریں قریب تپائی پر پڑے انگریزی اخبار پر پڑیں تو وہ چونک پڑا ـــــــ اور پھر اُس نے جھپٹ کر وہ اخبار اٹھا یا۔

"کمال ہے میری تو نظر ہی نہیں پڑی ـــــــ اس پر اتنا اچھا پروگرام" جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے کیسا پروگرام ـــــــ" جوزف نے بُرا سا

منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جوزف چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ ـــــ ہوٹل قلوپطرہ چلتے ہیں وہاں آج انتہائی دلچسپ پروگرام ہے ـــــ یہ دیکھو اشتہار ـــــ" جوانا نے اخبار جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں پروگرام تو واقعی اچھا ہے ـــــ لیکن ماسٹر کو کیسے منائیں" جوزف نے کہا۔

"ماسٹر کو بتانے کی کیا ضرورت ہے۔ بس پروگرام دیکھ کر آ جائیں گے" جوانا نے کہا۔

"نہیں جوانا باس کی اجازت کے بغیر رانا ہاؤس کو اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا۔ ارے یار اگر ایک کام ہو جائے تو مزہ آ جائے ـــــ" اچانک جوزف کسی خیال سے اچھل پڑا۔

"کیا ـــــ" جوانا نے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر ماسٹر بھی ساتھ چل پڑے تو بس سمجھو پروگرام کا لطف دوبالا ہو جائے گا ـــــ" جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اگر وہ چلے تو ـــــ" جوانا نے کہا ـــــ اور پھر وہ اٹھ کر ٹیلیفون کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور عمران کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"ہاں بھئی کس کی زبان میں کھجلی ہوئی ہے ـــــ" دوسری طرف سے عمران کی زندگی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"میری زبان میں نہیں ہاتھوں میں کھجلی ہو رہی ہے ماسٹر جب سے میں یہاں آیا ہوں ـــــ بیکار بیٹھے بیٹھے تنگ آ گیا ہوں وہاں ناراک

میں تو میں سارا دن ساری رات ہوٹلوں میں گزارتا تھا ـــــ کبھی کبھار موڈ آتا تو کسی کی گردن مروڑ دیتا تھا ـــــ لوگ جوانا کا نام سنتے ہی سہم جاتے تھے مگر اب تو جوانا مٹی کا ڈھیر بن چکا ہے ـــــ" جوانا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے کیا ہوا ـــــ؟ کیا بوریت کا دورہ پڑ گیا ہے۔ مجھ پر بھی تھوڑی دیر پہلے یہی دورہ پڑا تھا مگر میں نے تو ساری بوریت سلیمان پر جھاڑ دی تھی ـــــ تم بھی ایسا کرو کہ جوزف کی گردن مروڑ دو تمہارے ہاتھوں کی کھجلی بھی دور ہو جائے گی ـــــ اور میرا شراب کا خرچہ بھی آدھا رہ جائے گا ـــــ" عمران نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ماسٹر جوزف اب میرا دوست ہے اور میں دوستوں کی گردن نہیں مروڑا کرتا ـــــ" جوانا نے جواب دیا۔

"تو پھر میں ہی اکیلا دشمن رہ جاتا ہوں ـــــ کہو تو اپنی گردن بھیج دوں سلیمان کے ہاتھ ـــــ تم شوق پورا کر لو ـــــ" عمران نے کہا۔

"ماسٹر میں نے اور جوزف نے ابھی ابھی پروگرام بنایا ہے کہ ہم آج رات ہوٹل قلوپطرہ میں گزاریں گے ـــــ وہاں آج بڑے دلچسپ پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں ـــــ" جوانا نے آخرکار دل کی بات کہہ دی۔

"ہوٹل قلوپطرہ ـــــ یہ کوئی کیا نیا ہوٹل کھلا ہے ـــــ" عمران نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں میں نے اخبار میں اشتہار دیکھا ہے ـــــ جوزف بھی تیار ہے۔ اگر آپ اجازت دیں ـــــ" جوانا نے کہا۔

"اگر کوئی نیا ہوٹل ہے۔ تو پھر مجھے بھی چلنا چاہیے ـــــ چلو ٹھیک

ہے وہیں زیرو ہاؤس آ رہا ہوں ـــــ پھر اکٹھا پروگرام بنائیں گے ۔

" چلو آج ایسا ہی سہی ـــــ " عمران نے جواب دیا ۔

" زندہ باد ماسٹر ـــــ آپ نے میرے دل کی بات کہہ دی ۔ بس جلدی سے آجائیں ـــــ " جوانا نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا ۔

" کیا ماسٹر تیار ہو گیا ـــــ " جوزف نے اُمید بھرے لہجے میں کہا ۔

" ہاں وہ آ رہے ہیں وہ بھی ساتھ چلیں گے ـــــ " جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" بس ٹھیک ہے اب صحیح معنوں میں پروگرام کا لطف آئے گا ـــــ " جوزف نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا ۔

اور پھر آدھے گھنٹے بعد عمران وہاں پہنچ گیا ـــــ وہ دونوں پہلے سے ہی تیار بیٹھے تھے ـــــ ان دونوں نے بڑے کھلے دل سے عمران کا استقبال کیا ـــــ عمران اس وقت اپنے مخصوص ٹیکنی کلر لباس میں تھا ۔

" ذرا مجھے وہ اشتہار دکھانا جوانا ـــــ " عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جوانا سے کہا اور جوانا نے اخبار اٹھا کر عمران کے آگے رکھ دیا ۔

عمران نے ایک نظر اشتہار پر ڈالی اور پھر اٹھ کھڑا ہوا ۔

" ٹھیک بالکل ٹھیک یہ واقعی کوئی نیا ہوٹل ہے آؤ ـــــ " عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر زیرو ہاؤس کو لاک کر کے وہ تینوں کار میں سوار ہو کر ہوٹل قلوپطرہ کی طرف بڑھتے چلے گئے ـــــ

تھوڑی دیر بعد عمران نے کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور اسے

پارکنگ میں جا کر روک دیا ـــــ ہوٹل کی عمارت دس منزلہ تھی اور انتہائی خوبصورت اور جدید انداز میں بنی ہوئی تھی ـــــ پارکنگ میں اتنا رش تھا کہ کار کے ٹھہرانے کے لیے جگہ کی تلاش بھی مسئلہ بن گئی تھی ـــــ بہرحال کار روک کر وہ تینوں نیچے اترے اور پھر عمران آگے آگے ـــــ جوزف اور جوانا اس کے پیچھے چلتے ہوئے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے ـــــ عمران کی ٹیکنی کلر شخصیت اور چہرے پر بہتا ہوا حماقتوں کا آبشار اور پھر جوزف اور جوانا جیسے دیو ہیکل حبشیوں کا ساتھ سارے لوگ حیرت اور خوف بھرے انداز میں مڑ مڑ کر انہیں دیکھ رہے تھے ۔

چند ہی لمحوں بعد وہ مین گیٹ میں داخل ہو گئے ـــــ ہال عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا ـــــ ہال کی ڈیکوریشن انتہائی جدید اور خوبصورت انداز سے کی گئی تھی ـــــ جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئے ایک سپروائزر تیزی سے ان کی طرف بڑھا ۔

" معاف کیجیے ہال میں کوئی میز خالی نہیں ہے ـــــ " سپروائزر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ارے تو خالی کراؤ ـــــ " جوانا نے مینجر کو گردن سے پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے کہا اور مینجر کے حلق سے چیخ سی نکل گئی ۔

" ارے ارے چھوڑ دو غریب مر جائے گا ـــــ " عمران نے فوراً ہی کہا ـــــ اور جوانا نے ہاتھ ہٹا لیا ـــــ سپروائزر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنے لگا اس کی آنکھوں سے پانی نکل آیا تھا ـــــ ہال میں موجود سب لوگ حیرت سے یہ تماشا دیکھنے لگے ـــــ ہال میں یک لخت ایسی خاموشی طاری ہو گئی جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہو ۔

"مرجائیے لیکن ہمیں میز چاہیے ـــــ" جوانا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میز تو نہیں ہے جناب، میں کیا کر سکتا ہوں ـــــ آپ کو ریزرو کرا لینی چاہیئے تھی ـــــ" سپروائزر نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"چلو خالی نہیں ہے تو خالی ہو سکتی ہے ـــــ میں خالی کرا دیتا ہوں بولو جوانا کہاں بیٹھنا ہے ـــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جہاں آپ کا جی چاہے ـــــ" جوانا نے جواب دیا ـــــ اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ سامنے ایک میز کے قریب پہنچا جہاں چار نوجوان آدمی بیٹھے ہوئے تھے وہ دوسرے لمحے تیزی سے اچھلا اور وہ چاروں ہائیں ہائیں کرتے کرسیوں سے اٹھ کر پیچھے ہٹتے چلے گئے ـــــ عمران اچھل کر سر کے بل میز پر الٹا کھڑا ہو گیا تھا ـــــ اور صرف وہی چار نوجوان کیا سارے ہال کے لوگ یہ تماشا دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر جیسے ہی وہ نوجوان اُٹھے ـــــ جوزف اور جوانا اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ گئے ـــــ دوسرے لمحے عمران بھی قلابازی کھا کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ غلط ہے یہ میز ہماری ریزرو کردہ ہے ـــــ" ایک نوجوان نے ہمت کر کے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"ابے بھاگ یہاں سے مچھر کی اولاد ـــــ ورنہ ہڈیاں توڑ دوں گا" جوانا نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا اور وہ نوجوان یوں سہم کر پیچھے ہٹ گیا جیسے واقعی موت اس پر جھپٹ پڑی ہو ـــــ جوزف اور جوانا جیسے دیو ہیکل اور غصیلے حبشیوں سے کون ماتھا لگاتا ـــــ وہ نوجوان

چند لمحے کھڑے سوچتے رہے ـــــ پھر وہ تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"اچھا خوبصورت ہال بنایا ہے ـــــ" عمران نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا ـــــ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پہلی بار کسی ہوٹل میں آیا ہو ـــــ وہ کرسی پر دونوں پیر رکھے اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔ ہال میں موجود افراد اب انہی کے متعلق ہی باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

اسی لمحے وہ چاروں نوجوان ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ساتھ واپس آتے دکھائی دیئے۔

"میں اس ہوٹل کا منیجر ہوں جناب ـــــ یہ میز ان صاحبان کی ریزرو کرائی ہوئی ہے ـــــ آپ پلیز میز خالی کر دیں ـــــ" منیجر نے بڑے لجاجت آمیز لہجے میں کہا۔

"میز تو خالی پڑی ہوئی ہے ـــــ میرا خیال ہے آپ کی بینائی جواب دے گئی ہے ـــــ" عمران نے میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ میرا مطلب تھا کہ کرسیاں ـــــ" منیجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بھاگ جاؤ مسٹر منیجر میرا نام جوانا ہے ـــــ جوانا۔ میں نے تمہارے سر پر انگلی بھی مار دی تو کھوپڑی میں سوراخ ہو جائے گا۔ سمجھے ـــــ جاؤ بھاگو۔" جوانا اچانک اچھل کر کھڑا ہو گیا ـــــ غصے سے اس کے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگے تھے۔

"اچھا اچھا جناب ـــــ چلیں آپ بیٹھیں میں انہیں کوئی دوسری میز لگوا دیتا ہوں ـــــ" منیجر نے بوکھلا کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا ـــــ اور پھر وہ

ان نوجوانوں کو ہمراہ لے کر واپس کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"خوب دھمکی دی۔ بالکل ٹھس ہو گیا یہ تو ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آرڈر جناب ـــــ" اسی لمحے ویٹر نے مینو کا بڑا سا کارڈ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کان پکڑ لو ـــــ" عمران نے اس کے ہاتھ سے کارڈ لیتے ہوئے کہا۔

"جی جی کیا کہا ـــــ" ویٹر بُری طرح بوکھلا گیا۔

"سُنا نہیں تم نے ماسٹر نے کیا حکم دیا ہے کان پکڑ لو ـــــ" اس بار جوزف نے پہلی بار زبان کھولی ـــــ اس کا لہجہ بھی بے حد کرخت تھا۔

"جج ... جی۔ جی ـــــ" ویٹر نے بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر کاؤنٹر کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

"ارے ارے بات سنو ایک کوکا کولا اور دو بوتل شراب لاؤ ـــــ کہاں بھاگے جا رہے ہو ـــــ" عمران نے چیختے ہوئے اس سے کہا مگر ویٹر رکا نہیں۔

"یہ تو بھاگ ہی گیا اب کوئی دوسرا ویٹر تاڑو ـــــ ایسا کرنا تم اس کا کان پکڑ لینا میں آرڈر دوں گا ـــــ اور پھر تم اُسے اُسی طرح کان سے پکڑے کچن میں لے جانا وہاں سے جب تک وہ سامان اٹھا کر یہاں تک واپس نہ آ جائے اُسے چھوڑنا نہیں ـــــ" عمران نے یوں تجویز پیش کی جیسے شکاری کسی اونچے شکار کی باقاعدہ پلاننگ کر رہے ہوں۔"

اور پھر ایک ویٹر کی شامت آ ہی گئی ـــــ وہ غریب خالی برتن اٹھائے قریب سے گزرا ہی تھا کہ جوانا نے اچھل کر اس کا کان پکڑ لیا ـــــ ویٹر

بُری طرح گھبرا گیا ـــــ اس کے ہاتھ سے برتن نیچے گرے اور فرش پر کرچیاں بکھر گئیں۔

کک کک صاحب میرا کان۔ صاحب ـــــ" ویٹر نے گھبرا کر کہا اور پھر اُس نے بُری طرح چیخیں مارنی شروع کر دیں۔

"یار آہستہ پکڑو کہیں غریب کا کان ہی باہر نہ آ جائے ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"اب بہت سے ویٹر وہاں اکٹھے ہونے لگ گئے ـــــ ہال والوں کو ایک دلچسپ تماشہ دیکھنے کو مل گیا وہ سب قہقہے مار مار کر ہنس رہے تھے۔

"جناب یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔ یہ شرفا کا ہوٹل ہے۔ میں پولیس کو فون کرتا ہوں ـــــ" منیجر ایک بار پھر دوڑتا ہوا آیا اور اس نے دھمکی دینی شروع کر دی۔

"پولیس ارے باپ رے چھوڑ دو کان اس کا چھوڑ دو ـــــ ورنہ پولیس تو ہمارے کان پکڑے گی ـــــ" عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور جوانا نے بُرا سا منہ بنا کر اس کا کان چھوڑ دیا۔

"آخر آپ یہ الٹی سیدھی حرکتیں کیوں کر رہے ہیں ـــــ" منیجر اب اور بھی شیر ہو گیا تھا ـــــ وہ سمجھ گیا تھا کہ پولیس کے نام سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔

"الٹی اس لیے کر رہے ہیں کہ ہم سیدھے ہیں اور سیدھی اس لیے کر رہے ہیں کہ تم الٹے ہو ـــــ اب بھلا دیکھو اتنا بڑا ہوٹل ـــــ اور ویٹر آرڈر ہی سپلائی نہیں کرتے ـــــ" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے

جواب دیا۔

"کیا آرڈر ہے آپ کا ـــــ اور دیکھیے اب اگر آپ نے مزید شرارت کی تو میں پولیس کو بلالوں گا ـــــ" منیجر نے سخت لہجے میں کہا

"او بیڑے ہمیں پولیس سے ڈرا رہا ہے ـــــ" جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شکر کرو ڈرا ہی رہا ہے ـــــ اگر یہ پولیس کو بلا لے گا تو پھر کیا ہو گا؟ ہمارے پاس تو اتنے پیسے ہی نہیں ہیں کہ ضمانت کا بندوبست کر سکیں۔ دیکھو منیجر صاحب دو بوتل شراب اور ایک کوکا کولا ـــــ یہ ہے ہمارا آرڈر ـــــ" عمران نے کہا۔

"اس کا بل آپ کو پیشگی ادا کرنا ہو گا ـــــ" منیجر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا رعایت کرو گے ـــــ" عمران نے کہا۔

"رعایت کیسی رعایت ـــــ" منیجر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پیشگی ادائیگی پر تو رعایت ہونی چاہیے ـــــ جوزف اسے تھوڑی سی رقم دکھا دو ـــــ تاکہ اس غریب کی تسلی ہو جائے ـــــ" عمران نے کہا اور جوزف نے سر ہلاتے ہوئے جیبوں میں ہاتھ ڈال کر بڑے نوٹوں کی گڈیاں نکالنی شروع کر دیں ـــــ وہ لاپرواہی سے گڈیاں میز پر پھینکتا جا رہا تھا ـــــ اور منیجر کی آنکھیں اتنی گڈیاں دیکھ کر حیرت سے پھٹتی چلی جا رہی تھیں۔

"اچھا اچھا جناب ابھی آرڈر لیجیے جناب ـــــ" منیجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا اور جوزف نے مسکرا کر

گڈیاں واپس جیب میں ڈالنی شروع کر دیں ـــــ اردگرد میزوں پر بیٹھے ہوئے لوگ بھی حیرت سے ان گڈیوں کو دیکھ رہے تھے۔

اور اسی لمحے مین گیٹ میں سے ایک غیر ملکی جوڑا اندر داخل ہوا۔ دونوں انتہائی خوبصورت اور نوجوان تھے ـــــ اور جس بات نے انہیں چونکایا تھا وہ ان دونوں کے پیچھے چلتا ہوا ایک خوفناک حبشی تھا ـــــ جس کے چہرے کے زخم نے اس کا چہرہ بے حد کریہہ بنا دیا تھا۔ قدوقامت صحت اور طاقت کے لحاظ سے وہ جوانا اور جوزف کے ہم پلہ تھا ـــــ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے منیجر دوڑتا ہوا ان کے قریب پہنچا اور پھر وہ بڑے مؤدبانہ انداز میں جھک کر ان کے سامنے آداب بجالانے لگا ـــــ خوبصورت لڑکی نے بڑے وقار سے سر ہلا کر منیجر کے سلام کا جواب دیا اور پھر منیجر انہیں ایک خالی میز کی طرف لے جانے لگا ـــــ وہ ان کے سامنے بچھا جا رہا تھا ـــــ جوزف اور جوانا بھی غور سے اس حبشی کو دیکھ رہے تھے جبکہ عمران کی نظریں اس لڑکی اور اس کے ساتھی پر جمی ہوئی تھیں ـــــ وہ منیجر کی رہنمائی میں چلتے ہوئے میز کی طرف بڑھے تو عمران کی کرسی کے قریب سے گزرے ـــــ اور پھر دوسرے لمحے وہ گرانڈیل حبشی اچھل کر منہ کے بل آگے کو گرا۔ وہ ایک میز پر اچانک گرا تھا اور میز کو توڑتا ہوا نیچے جا گرا تھا۔ عمران نے بس ٹانگ آگے کر دی تھی ـــــ میز کے گرد بیٹھے ہوئے لوگ چیختے ہوئے پیچھے ہٹ گئے ـــــ وہ جوڑا بھی دھماکے کی آواز سن کر تیزی سے پیچھے مڑا اور پھر حبشی کو یوں زمین پر گرا ہوا دیکھ کر ان کی آنکھیں بھی حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔

"کیا ہوا سوازو ـــــ" لڑکی نے چیختے ہوئے کہا۔

وہ حبشی نیچے گرتے ہی اچھل کر کھڑا ہو گیا ــــــ اس کا بھیانک چہرہ غصے کی شدت سے بُری طرح بگڑا ہوا تھا ــــــ آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔

" اس کُتے کے پلّے نے ٹانگ اڑائی ہے ــــــ" سوازو نے غصّے سے چیختے ہوئے عمران کی طرف اشارہ کیا ــــــ اور پھر تیزی سے عمران پر جھپٹا۔

" ارے ہائیں ہائیں ــــــ کیا ہوا ؟ کیا پاگل کُتے نے کاٹ لیا ہے ؟" عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

اور سوازو اپنے ہی زور میں کرسی سے ٹکرایا۔

" او کالے بونے ہوش میں رہ کر بات کرو تم ماسٹر پر الزام لگا رہے ہو ؟" اچانک جوانا نے اُسے بازو سے روکتے ہوئے کہا ــــــ جوزف بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا ــــــ سوازو کی شاید پہلی بار جوانا اور جوزف پر نظریں پڑی تھیں ــــــ وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔

" کیا۔ کیا تم سوازو کو کالا بونا کہہ رہے ہو تمھاری یہ جرأت ــــــ" سوازو نے غصّے کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔

" ہاں ہاں کہا ہے ــــــ مچھر کی دُم ــــــ اکڑ کس بات پر رہے ہو ؟" جوانا نے بڑی لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سوازو رک جاؤ ــــــ" اچانک لڑکی نے چیختے ہوئے کہا۔

" مگر مادام ــــــ" سوازو نے غصّے سے پلٹ کر لڑکی سے کہنا چاہا۔

" پیچھے ہٹو۔ جھگڑا مت کرو میں ان سے خود بات کرتی ہوں ــــــ" لڑکی جسے مادام کہا گیا تھا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

اور سوازو جیسے خون کے گھونٹ پیتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

" او مسٹر تم سوازو کو نہیں جانتے ــــــ یہ ایک منٹ میں انسانوں کی تکہ بوٹی کر ڈالتا ہے ــــــ اس سے معافی مانگو ــــــ" مادام اس بار براہِ راست عمران اور جوانا سے مخاطب ہو کر بولی۔

" ارے باپ رے کہیں یہ آدم خور تو نہیں ــــــ" عمران نے کانپتے ہوئے لہجے میں جواب دیا ــــــ اس کا رنگ خوف کی شدت سے زرد پڑ گیا تھا۔

" نہیں باس، یہ سوازو قبیلے کا آدمی ہے ــــــ یہ قبیلہ پورے افریقہ میں سب سے بزدل شمار کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ اپنی لڑکیاں اور لڑکے ایک چھوٹے سے چاقو کے بدلے فروخت کر دیتے ہیں ــــــ" اچانک جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ــــــ اس کے لہجے میں بے پناہ حقارت تھی۔

" تم میرے قبیلے کو بزدل کہہ رہے ہو ــــــ تمھاری یہ ہمت ــــــ" سوازو ایک بار پھر غصّے سے چیختا ہوا آگے کو لپکا۔

" سوازو ــــــ" مادام نے یوں چیخ کر کہا ــــــ جیسے اس کی زبان کوڑے چلا رہی ہو اور سوازو یک لخت رک گیا۔ ویسے اس کا چہرہ آگ کی طرح تپا ہوا تھا۔

اوہ بڑے اچھے طریقے سے سدھار کھا ہے اس جانور کو ــــــ آئیے مادام تشریف رکھیے ہمارے پاس ایک کرسی خالی ہے ــــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں کہہ رہی ہوں کہ سوازو سے معافی مانگو ــــــ تم سُن نہیں رہے اگر میں نے سوازو کو اجازت دے دی تو اس پورے ہال میں خون ہی خون بکھر جائے

گا ـــــ" مادام نے غصّے سے پیر پٹختے ہوئے کہا ـــــ اب اس کے چہرے پر بھی بے پناہ غصّے کے آثار نمایاں ہونے لگے تھے

"پلیز پلیز خدا کے لیے پلیز۔ میرا ہوٹل بدنام ہو جائے گا ـــــ" اچانک منیجر نے درمیان میں آتے ہوئے بڑے لجاحت آمیز لہجے میں مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں انھیں معافی مانگنی ہوگی۔ سوازو کی توہین میں برداشت نہیں کر سکتی" مادام نے اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

اب پورا ہوٹل اُن کے گرد اکٹھا ہو چکا تھا ـــــ ہر شخص یہ نیا تماشا بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

"مادام کیا آپ میری بات سنیں گی ـــــ" اچانک مادام کے ساتھی نوجوان نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں بولو کیا بات ہے ـــــ ؟" مادام نے غصیلے انداز میں کہا۔

"جھگڑا بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہم تو یہاں تفریح کے لیے آئے ہیں اس کی ٹانگ بے خیالی میں ٹکرا گئی ہوگی۔ کیوں مسٹر ایسا ہی ہوا ہے ـــــ" نوجوان نے بات رفع دفع کرنے کی خاطر کہا۔

"ارے نہیں میں نے تو جان بوجھ کر ٹانگ اڑائی تھی ـــــ بڑا اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا ـــــ پرنس آف ڈھمپ کی موجودگی میں کوئی اکڑ کر چلے کم از کم یہ ناقابلِ برداشت ہے ـــــ" عمران نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں الٹا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اگر تمھاری موت آ ہی گئی ہے تو پھر میں کیا کر سکتی ہوں سوازو ـــــ" مادام نے غصّے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"یس مادام ـــــ" سوازو نے بھڑک کر پوچھا۔

"ٹانگ اس نوجوان نے اڑائی تھی نا ـــــ تم اُسے سزا دینے میں آزاد ہو ـــــ اگر اس کے ساتھی مداخلت کریں تو وہ بھی تمھارے مجرم ہیں" مادام نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور خود دو قدم پیچھے ہٹتی چلی گئی ـــــ جیسے سوازو کے لیے میدان صاف کر رہی ہو۔

سوازو نے خوشی سے بے اختیار زوردار قہقہہ مارا اور پھر وہ تیزی سے میزیں کرسیاں ایک طرف پھینکتا چلا گیا ـــــ اور ان کے گرد ہجوم کائی کی طرح چھٹتا چلا گیا۔ اب وہاں ہال میں خاصی بڑی جگہ خالی ہو چکی تھی۔

"تم دونوں ایک طرف ہٹ جاؤ۔ میں اس سوازو کی ناک میں سرسراتا ہوا ہوا ذرا باہر نکال دوں ـــــ" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جوانا اور جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ماسٹر میں نے کہا نا کہ بہت دنوں سے میرے ہاتھوں میں کھجلی ہو رہی ہے۔ آج ہی ایک شکار ملا ہے اور آپ مجھے ہٹا رہے ہیں ـــــ" جوانا نے غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ مجھے آگے جانے دیں ـــــ میں دیکھتا ہوں یہ سوازو قبیلے کا بزدل آدمی جاکوہا ما قبیلے کے پرنس جوزف کے سامنے کتنے لمحے گزارتا ہے ـــــ" جوزف نے سینہ تان کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"آؤ آؤ بزدلو ـــــ آگے آؤ تینوں آ جاؤ ـــــ سوازو تم جیسے پچاس کی بیک وقت چٹنی بنا سکتا ہے ـــــ" سوازو نے جو دونوں ہاتھ کولہوں پر رکھے اکڑا ہوا کھڑا تھا بڑے تحقیر آمیز لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر پلیز ـــــ" جوانا نے بڑے لجاحت آمیز لہجے میں عمران

سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن خیال رکھنا ذرا جلدی حساب کتاب چکانا ۔۔۔ وہ منیجر شاید پولیس کو بلانے گیا ہوا ہے ۔۔۔" عمران نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"گڈ ماسٹر گڈ تم دیکھنا یہ بیچارا کس طرح بھیک مانگتا ہے ۔۔۔" جوانا نے بے اختیار مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دو قدم آگے بڑھ گیا۔ عمران جوزف کو لیے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اب خالی جگہ پر وہ دونوں گرانڈیل حبشی ایک دوسرے کے سامنے خم ٹھونکے کھڑے تھے۔

"تم کو انھوں نے قربانی کا بکرا بنا دیا ہے۔ ٹھیک ہے ۔۔۔" سوازو نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور اس نے پوری قوت سے جوانا کے سینے پر فلائنگ کک لگائی اس کے انداز میں اتنی پھرتی اور مہارت تھی کہ عمران بھی دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا۔

جوانا اُسی طرح اطمینان سے اپنی جگہ پر کھڑا رہا ۔۔۔ اس نے ذرا بھی حرکت نہ کی تھی ۔۔۔ اور سوازو کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے جوانا کے سینے پر پڑیں۔ مگر اتنی زوردار ضرب لگنے کے باوجود جوانا کے جسم نے ہلکا سا جھٹکا بھی نہ کھایا تھا ۔۔۔ وہ ایک مضبوط پہاڑ کی طرح اپنی جگہ پر ڈٹا کھڑا رہا اور سوازو فلائنگ کک لگا کر تیزی سے اچھلا اور پھر قلابازیاں کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا ۔۔۔ جوانا کو بدستور اپنی جگہ کھڑا دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں ہو گئیں ۔۔۔ لیکن سیدھا ہوتے ہی وہ ٹھہرا نہیں بلکہ ایک بار پھر جوانا پر چھلانگ لگائی ۔۔۔ اس بار اس نے ایک نیا داؤ کھیلا تھا۔ وہ اچھل کر جوانا کے قدموں کی طرف گیا اور اس نے دونوں ہاتھ فرش پر ٹیکے اور

پھر تیزی سے ٹانگیں اوپر کر کے قلابازی کھا گیا ۔۔۔ اس بار اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے جوانا کے چہرے کی طرف لپکیں۔ اس بار اگر جوانا بے حس و حرکت کھڑا رہتا ۔۔۔ تو اس کا چہرہ بوٹوں کی زبردست ضرب سے بھرتا بن کر رہ جاتا ۔۔۔ چنانچہ جیسے ہی بجلی کی تیزی سے سوازو کی دونوں ٹانگیں جوانا کے چہرے کے قریب پہنچیں ۔۔۔ جوانا نے سر کو اس سے بھی زیادہ تیزی سے ایک طرف ہٹایا ۔۔۔ اور سوازو کی دونوں ٹانگیں اس کے کاندھے پر پڑیں۔ اسی لمحے جوانا تیزی سے گھوما ۔۔۔ اور اس نے دونوں ہاتھوں سے سوازو کی ٹانگیں پکڑی تھیں چنانچہ اس کے گھومتے ہی سوازو بھی خود بخود گھومتا چلا گیا ۔۔۔ اور جوانا نے اچھل کر بوٹ کی ٹو سوازو کی کھوپڑی کی پشت پر ماری اور ساتھ ہی اس نے سوازو کو دور اچھال دیا ۔۔۔ سوازو کے حلق سے چیخ نکل گئی اور وہ ایک بار پھر قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا ۔۔۔ اب اس کے چہرے پر جھنجھلاہٹ اور غصے کا ملا جلا امتزاج تھا۔

"زور لگا لیا مچھر کی دم بڑے اکڑ رہے تھے ۔۔۔ اب سنبھل کر وار کرنا اب جوانا کے ہاتھ بھی دیکھنا ۔۔۔" جوانا نے بڑے مطمئن انداز میں اس سے مخاطب ہو کر کہا ۔۔۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

اور پھر سوازو چیختا ہوا تیزی سے جوانا کی طرف بڑھا ۔۔۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ بھاگتا ہوا پوری قوت سے جوانا سے ٹکرا جائے گا ۔۔۔ مگر جوانا کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لیے رکا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور جوانا اس کے خوفناک داؤ میں آ ہی گیا ۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ کی ضرب سے بچنے کے لیے تیزی سے مخالف سمت میں جھکا اور اسی لمحے سوازو کی لات پوری قوت سے گھومی ۔۔۔ اور جوانا کی پسلیوں

پر کچھ اس قوت اور طاقت سے پڑی کہ جوانا اس بار چیختا ہوا الٹ کر فرش پر جا گرا ـــــ اس کے نیچے گرتے ہی سوازو خوشی سے چیختا ہوا تیزی سے اچھلا اور اس نے دونوں ٹانگیں جوڑ کر جوانا کی پنڈلیوں پر ضرب لگائی ـــــ جوانا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی دونوں پنڈلیوں کی ہڈیاں چٹخ گئی ہوں۔ مگر وہ سانپ کی طرح تیزی سے تڑپا اور اسی لمحے سوازو نے دوسرا داؤ کھیلا وہ ایک بار پھر اچھل کر جوانا کے پیٹ پر وار کرنا چاہتا تھا کہ جوانا نے دونوں گھٹنے اٹھا کر جوڑ دیئے اور اس بار سوازو کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ پشت کے بل الٹ کر پیچھے جا گرا ـــــ جوانا کے دونوں گھٹنے اس کے پیٹ میں اچانک گھستے چلے گئے تھے ـــــ دوسرے لمحے وہ دونوں اکٹھے ہی اچھل کر کھڑے ہو گئے تھے ـــــ اس بار جوانا نے پہل کی۔ اس نے مارشل آرٹ کا خوفناک داؤ آزمایا ـــــ وہ دونوں ہاتھ کسی زنبور کی طرح پھیلا کر سوازو کی طرف بڑھا ـــــ سوازو اس کے داؤ سے بچنے کے لیے تیزی سے نیچے بیٹھا اور یہی سوازو کی سب سے زیادہ بھیانک غلطی تھی ـــــ کیونکہ نیچے بیٹھتے ہی جوانا نے پوری قوت سے اچھل کر ایک گھٹنا موڑ کر ضرب لگائی ـــــ اور گھٹنے کی ضرب پوری قوت سے سوازو کے ناک پر پڑی اور سوازو چیختا ہوا الٹ کر پیچھے گرا ـــــ ضرب اتنی زوردار اور خوفناک تھی کہ سوازو فرش پر مچھلی کی طرح تڑپنے لگا ـــــ اس کی ناک سے خون ـــــ فوارے کی صورت میں نکل رہا تھا ـــــ اسی لمحے جوانا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا ـــــ اور اس نے ایک پیر سوازو کی ایک ٹانگ پر رکھا اور اس کی دوسری لات دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر وہ کسی لٹو کی طرح گھوم گیا اور سوازو کی چیخ کے ساتھ ہی اس کی ران کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز سے

ہال گونج اٹھا ـــــ جوانا نے پلک جھپکنے میں اپنی پوزیشن بدلی اور اس بار اس کا پیر سوازو کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر جم گیا تھا اور دوسری ٹانگ اس کے ہاتھوں میں آ چکی تھی ـــــ اور جوانا ایک بار پھر پوری قوت سے گھوم گیا اور سوازو کی دوسری ٹانگ کی ہڈی ٹوٹنے کا کڑاکا بھی بلند ہوا ـــــ اور اس بار سوازو نے ہاتھ پیر چھوڑ دیئے وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا ـــــ اس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ چکی تھیں اور وہ حقیر کیچوے کی طرح فرش پر پڑا ہوا تھا ـــــ جوانا کے سر پر خون سوار ہو چکا تھا ـــــ وہ اس کی ٹانگ چھوڑ کر تیزی سے جھکا اور اس نے بے ہوش پڑے ہوئے سوازو کو گردن سے پکڑ کر ایک ہاتھ سے ہوا میں لٹکایا ـــــ اور دوسرا ہاتھ موڑ کر اس کے مخالف کندھے پر رکھا ہی تھا کہ اچانک عمران کی آواز سنائی دی۔

"رک جاؤ جوانا یہ مر جائے گا ـــــ" عمران کی آواز میں تنبیہہ تھی مگر اب جوانا کے لیے رکنا اس کے اپنے بس میں نہ تھا ـــــ اس نے پوری قوت سے مخالف کندھے پر رکھے ہوئے ہاتھ کو اپنی طرف سمیٹا ہی تھا کہ اچانک اس کے بازو پر زوردار ضرب لگی اور سوازو کی گردن اس کے ہاتھ سے نکل گئی اور اس طرح سوازو اپنی گردن کی ہڈی تڑوانے سے بچ گیا ـــــ اور اس کا جسم گھومتا ہوا فرش پر جا گرا وہ بدستور بے ہوش تھا ـــــ یہ ضرب عمران نے لگائی تھی ـــــ اور اسی ضرب کی وجہ سے سوازو کی گردن ٹوٹنے سے بچ گئی اگر عمران ایک لمحہ کی بھی تاخیر کر جاتا تو سوازو کی گردن ٹوٹ چکی ہوتی۔

"ہٹ جاؤ پیچھے ـــــ میں یہاں قتل کا کیس نہیں بنوانا چاہتا" عمران نے خشک لہجے میں کہا اور جوانا ہونٹ کاٹتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ غصے کے عروج پر ہونے کے باوجود بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔

پورے ہال پر موت کی سی خاموشی طاری تھی ـــــ مادام اور اس کا ساتھی یوں حیرت سے آنکھیں پھاڑے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے سوازو کو دیکھ رہے تھے۔ جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ فرش پر سوازو ہی پڑا ہوا ہے۔ وہ خواب میں بھی اس بات کا تصور نہ کر سکتے تھے کہ سوازو اس طرح بھی پٹ سکتا ہے ـــــ یوں اپنی ہڈیاں بھی تڑوا سکتا ہے۔

"اپنے دم چھلے کو سنبھالو مادام ـــــ" عمران نے طنزیہ لہجے میں مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

اسی لمحے باہر پولیس کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دیں اور منیجر بھی بھاگتا ہوا کمرے سے نکل کر آتا ہوا دکھائی دیا ـــــ اس کا چہرہ متوحش تھا۔

"تمہارا کتنا نقصان ہوا ہے ـــــ" عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"میرے فرنیچر کا بیڑا غرق ہو گیا ہے ـــــ میرا ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے ـــــ" منیجر نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

"جوزف اسے ایک لاکھ روپے ادا کر دو ـــــ" عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔

"نہیں اب پولیس سے نمٹو ـــــ میں تم جیسے غنڈوں کا وجود برداشت نہیں کر سکتا ـــــ" منیجر نے اپنی طرف سے دھاڑتے ہوئے کہا

اور اسی لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چٹاخ کی زوردار آواز سے ہال گونج اٹھا ـــــ منیجر کے گال پر پوری قوت سے تھپڑ پڑا تھا اور منیجر چیختا ہوا تقریباً چار فٹ دور جا گرا ـــــ اس کا گال پھٹ گیا تھا۔

"بدتمیزی کرتے ہو تمہیں معلوم نہیں پرنس آف ڈھمپ کے سامنے گستاخی کی کیا سزا ہوتی ہے ـــــ" عمران نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔ اور

اسی لمحے مین گیٹ سے مسلح پولیس کے سپاہیوں کی ایک پلٹن تیزی سے اندر گھستی چلی آئی ـــــ ایک انسپکٹر آگے آگے تھا۔ اس نے ہاتھ میں ریوالور پکڑا ہوا تھا۔

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی تو گولی مار دوں گا ـــــ" انسپکٹر نے اندر داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا ـــــ اور مسلح سپاہی تیزی سے ہال میں پھیلتے چلے گئے انسپکٹر تیزی سے بھاگتا ہوا اندر آیا ـــــ اس کے چہرے پر غصہ پھٹا پڑ رہا تھا ـــــ کیونکہ منیجر نے یہی کہا تھا کہ ہال میں غنڈے گھس آئے ہیں ـــــ اور اب وہ ان غنڈوں کو پوری پوری سزا دینا چاہتا تھا۔ مگر آگے بڑھتے ہی جیسے اس کی نظریں عمران پر پڑیں وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔

"انسپکٹر اس غنڈے کو گرفتار کر لو ـــــ دیکھو اس نے تھپڑ مار کر میرا گال بھی پھاڑ دیا ہے اور مادام ٹیلر کے محافظ کو بھی مار ڈالا ہے ـــــ" منیجر نے جو گال پر ہاتھ رکھے اٹھ کھڑا ہوا تھا ـــــ چیخ کر انسپکٹر سے کہا اس کا اشارہ عمران کی طرف تھا۔

"پرنس آپ ـــــ یہ کیا ہو رہا ہے ـــــ" انسپکٹر نے نرم لہجے میں کہا۔ یہ انسپکٹر نیازی تھا جو عمران کو بطور پرنس جانتا تھا اور ایک بار اس سے اکڑ چکا تھا ـــــ اور پھر نتیجے میں اسے وہ جوتیاں پڑیں تھیں کہ اس نے آئندہ کانوں کو ہاتھ لگایا تھا کہ وہ عمران سے کم از کم اکڑ کر بات نہ کرے گا ـــــ اس لیے عمران کو دیکھتے ہی اس کا غصہ سوڈے کے ابال کی طرح بیٹھتا چلا گیا تھا۔

"کچھ نہیں انسپکٹر بس ویسے تفریح ہو رہی ہے ـــــ بس تم اور مادام

نے حبشیوں کی لڑائی کا تماشہ دیکھنا تھا ـــــــ دیکھ لیا ـــــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ غنڈہ ہے ـــــــ بدمعاش ہے انسپکٹر اس نے ......"
منیجر نے ایک بار پھر چیخ کر کہنے کی کوشش کی۔

" شٹ اپ ـــــــ تم جانتے ہو پرنس کون ہیں میرے خیال میں پرنس نے اپنا تعارف تم سے نہیں کرایا ـــــــ ورنہ تم اس طرح بکواس نہ کر رہے ہوتے ـــــــ" انسپکٹر الٹا منیجر پر ہی چڑھ دوڑا۔

" چھوڑو انسپکٹر جاؤ ـــــــ ابھی یہ بے چارہ اس نئے ہوٹل کا نیا نیا منیجر بنا ہے ـــــــ" عمران نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب یہاں تو واقعی کوئی جھگڑا نہیں ہوا ـــــــ اس اُلّو کے پٹھے نے خواہ مخواہ ہمیں غلط فون کر کے بلا لیا ہے ـــــــ" انسپکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے مڑا اور مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا سپاہی بھی اس کے دیکھا دیکھی تیزی سے سمٹتے ہوئے واپس چل پڑے۔

ہوٹل میں موجود سب لوگ مادام سمیت اور خاص طور پر منیجر حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہو۔

" مم ... مم معافی چاہتا ہوں حضور میں آپ کو جانتا نہ تھا ـــــــ" منیجر نے کچھ دیر بعد عاجزانہ لہجے میں کہا ـــــــ انسپکٹر کے اس طرح واپس جانے کے بعد وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کوئی بلا کی چیز ہے۔

"جوزف اب اسے ڈیڑھ لاکھ روپے دے دو ـــــــ بچارے نے خواہ مخواہ ایک تھپیڑ کھا لیا ہے۔ علاج کرائے گا ـــــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے جوزف سے کہا اور جوزف نے جیب سے بڑے نوٹوں کی تین گڈیاں نکال

کر منیجر کی طرف اچھال دیں ـــــــ منیجر نے جلدی سے گڈیاں سنبھالیں نوٹوں کو دیکھ کر اسے اپنا زخم بھی بھول گیا تھا۔

" ارے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ جلدی سے میزیں سیٹ کرو۔ برتن اٹھاؤ۔ فرش صاف کرو ـــــــ" منیجر نے چیخ کر اپنے عملے سے مخاطب ہو کر کہا اور عملے نے بجلی کی سی تیزی سے کام شروع کر دیا۔

" ایمبولینس کو فون کرو۔ اس حبشی کو ہسپتال بھیجا جائے ـــــــ" منیجر نے ایک سپروائزر نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا ـــــــ تین گڈیاں ملتے ہی اس کی آواز میں بجلی کی سی چمک آگئی تھی اور وہ آدمی تیزی سے کاؤنٹر کی طرف دوڑتا چلا گیا ـــــــ اور چند ہی لمحوں میں ہال میں میزیں دوبارہ سیٹ ہو گئیں۔ لوگ ان پر بیٹھ گئے البتہ وہ جگہ ابھی تک خالی تھی۔ جہاں سوازو بے ہوش پڑا ہوا تھا ـــــــ اور مادام گم سم اس کے قریب کھڑی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی قوت گویائی ختم ہو چکی ہو۔

" آپ دونوں میرے ساتھ آ بیٹھئے ـــــــ آپ کا ساتھی جلد صحت یاب ہو جائے گا ـــــــ" عمران نے بڑے بااخلاق لہجے میں آگے بڑھ کر مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیونکہ جوزف اور جوانا ہال سے جا چکے تھے ـــــــ نجانے عمران نے انہیں کب بھیج دیا تھا۔ اب وہ میز خالی پڑی ہوئی تھی۔

"یہ یہ بچ جائے گا ـــــــ" مادام نے پہلی بار اٹکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہ صرف بچ جائے گا بلکہ گھوڑے کی طرح دوڑے گا بھی سہی آپ بے فکر رہیں" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ایمبولینس کا مخصوص سائرن ہوٹل سے باہر سنائی دیا اور پھر چند لمحوں بعد دو تین افراد سٹریچر اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ منیجر نے گیٹ پر ہی انہیں

دوکا اور ہدایات دینے لگا ـــــ وہ سر ہلاتے رہے اور پھر منیجر کی رہنمائی میں وہ تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے سواؤ کی طرف بڑھتے چلے گئے ـــــ انھوں نے سٹریچر نیچے رکھا اور پھر سواؤ کو بڑی مشکل سے اُٹھا کر سٹریچر پر ڈالا۔

"تم لوگوں کا تعلق کس ہسپتال سے ہے ـــــ" مادام نے پوچھا۔

"جنرل ہسپتال سے میڈم ـــــ" ایک آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام ـــــ میں نے انھیں ہدایات دے دی ہیں۔ ان کا علاج مخصوص وارڈ میں ہوگا اور تمام اخراجات ہوٹل ادا کرے گا۔ آپ بے فکر رہیں ـــــ" منیجر نے لجاجت بھرے لہجے میں کہا اور مادام نے سر ہلا دیا اور وہ لوگ سٹریچر اٹھائے تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے ـــــ جگہ خالی ہوتے ہی ویٹروں نے پھرتی سے فرش صاف کیا اور پھر وہاں بھی میزیں سیٹ کر دیں۔

"کیا آپ نے میری دعوت پر غور فرمایا ہے یا میں باقاعدہ چھپوا کر دعوت نامہ پیش کروں ـــــ" عمران نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ آئیے ـــــ" مادام نے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ پیدا کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اور اس کا ساتھی عمران کی میز پر آکر بیٹھ گئے۔

"بھائی میرے لیے تو کافی ہی کافی رہے گی۔ البتہ انھیں جو جی چاہے لا دو۔" عمران نے قریب کھڑے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارے لیے وہسکی لاؤ ـــــ" اس بار مادام کے ساتھی نے کہا اور ویٹر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"آپ نے اپنا پورا تعارف نہیں کرایا جناب۔ ویسے یہ مادام ٹیلر ہیں۔

اور میرا نام مارٹن ہے ـــــ ہم سیر و تفریح کے لیے یہاں آئے ہیں ـــــ" مادام کے ساتھی نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ہمارا باقاعدہ تعارف تو بہت لمبا چوڑا ہے۔ ہمیں تعارف کراتے ہوئے پورا شجرہ نسب دوہرانا پڑتا ہے۔ اس لیے آپ مختصر ہی سُن لیں ـــــ ہم پرنس آف ڈھمپ ہیں ـــــ ریاست ڈھمپ کے ولی عہد اور کنگ آف ڈھمپ کے سب سے بڑے مگر ناخلف اولاد ـــــ" عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ریاست ڈھمپ ـــــ میں نے تو آج تک اس ریاست کا نام نہیں سنا ـــــ" مادام نے جو اب آہستہ آہستہ معمول پہ آتی جا رہی تھی چونک کر کہا۔

"اچھا کیا جو نہیں سُنا۔ عورتیں ڈھمپ ریاست کا نام سنتے ہی کانوں میں انگلیاں دے لیتی ہیں ـــــ" عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں ـــــ" مادام نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ اس لیے کہ یہ نام ان کے کانوں سے نکل کر نہ بھاگ جائے ـــــ وہ ریاست ڈھمپ کی آئندہ ملکہ بننے کا خواب دیکھتی رہتی ہیں نا ـــــ" عمران نے جواب دیا ـــــ اور مادام پہلی بار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ وہ شاید کسی اور جواب کی توقع رکھے بیٹھی تھی۔

"اس کا مطلب ہے آپ کنوارے ہیں ـــــ" مادام نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ـــــ خوش قسمتی سے جبکہ ڈیڈی اسے بدقسمتی کہتے ہیں وہ خود تو پھنس ہی چکے ہیں نا۔ اس لیے اب مجھے بھی پھنسانا چاہتے ہیں ـــــ" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور مادام ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

اُسی لمحے ویٹر نے میز پر آرڈر کا سامان رکھا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران نے کافی کا مگ اپنی طرف کھسکا لیا جبکہ مارٹن گلاسوں میں وہسکی انڈیلنے لگا۔

"یہ دونوں حبشی آپ کے ساتھی ہیں ـــــ" مادام نے سنجیدہ ہو کر پوچھا۔

"ساتھی کہاں ہیں ـــــ ڈیڈی نے ان دونوں کو میرے ساتھ زبردستی چپکا دیا ہے۔ کم بخت پیچھا ہی نہیں چھوڑتے ـــــ اب بھی بڑی مشکل سے بھگایا ہے ـــــ" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے آپ کے یہ دونوں حبشی خطرناک لڑاکے لگتے ہیں۔ دوسرے کے متعلق تو میں کچھ کہہ نہیں سکتی ـــــ البتہ وہ جوانا بے حد طاقتور پھرتیلا اور مارشل آرٹ کا ماہر ہے۔ سوازو کے حملوں کو اُس نے جس انداز میں روکا اور پھر جس انداز میں اُس نے اُسے بے بس کر کے توڑ دیا۔ اس سے مجھے بے پناہ حیرت ہوئی ہے۔ سوازو یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے مقابلے میں بچہ ہو ـــــ ویسے آج تک میں یہی سمجھتی آئی تھی کہ سوازو کا مقابلہ دنیا میں کوئی آدمی نہیں کر سکتا کیونکہ پورے یورپ میں آج تک کسی سے اُس نے شکست نہیں کھائی ـــــ لیکن آج مجھے احساس ہوا ہے کہ سوازو تو ابھی بچہ ہے ـــــ" مادام نے کہا۔

"اور بچہ بھی آپ کا ـــــ" عمران نے لقمہ دیا اور مادام ایک لمحے کے لیے خاموش رہی مگر دوسرے لمحے وہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"بہت خوب آپ بے حد دلچسپ آدمی ہیں پرنس ـــــ مجھے خوشی ہوئی کہ آپ سے تعارف ہو گیا ـــــ" مادام نے کہا۔

"لیکن سچ پوچھیں مجھے بالکل خوشی نہیں ہوئی۔ ڈیڑھ لاکھ کا نقصان بھی

ہوا اور ابھی گھر جا کر جوانا کی جھڑکیاں بھی سننی پڑیں گی کہ میں نے اُسے سوازو کی گردن توڑنے سے کیوں روک دیا ـــــ" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ بہت خطرناک آدمی ہے ـــــ بے حد خطرناک۔ ویسے آپ نے خود ہی پہل کی تھی اگر آپ ٹانگ نہ اڑاتے تو یہ سب کچھ نہ ہوتا ـــــ" مادام نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی تو میرے ساتھ ٹریجڈی ہے کہ گنجے کو دیکھ کر لوگوں کے ہاتھوں میں کھجلی ہوتی ہے اور کسی کو اکڑ کر چلتے دیکھ کر میری ٹانگ میں کھجلی شروع ہو جاتی ہے ـــــ اب دیکھئے نا اگر جوزف اور جوانا ساتھ نہ ہوتے تو آپ کا سوازو میری چٹنی بنا کر رکھ دیتا ـــــ" عمران نے بے بس لہجے میں کہا۔

"ہاں اگر آپ اس کے مقابلے میں آ جاتے تو پھر شاید معاملہ الٹا ہوتا اور آپ اس کی بجائے سٹریچر پر ہسپتال جا چکے ہوتے ـــــ" مادام نے کہا۔

"میں کئی بار ہسپتال جا چکا ہوں مادام ـــــ کیا کروں مجبور ہوں ـــــ" عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اوہ تو کیا آپ اتنی بار پٹائی کے باوجود بھی اپنی حرکت سے باز نہیں آتے" مادام نے حیران ہو کر کہا۔

"ہماری پٹائی تو صرف ہماری ممی کرتی ہیں۔ ڈیڈی کو بھی آج تک جرأت نہیں ہوئی مداخلت کرنے کی ـــــ" عمران نے جھینپ کر کہا۔

"تو پھر آپ ہسپتال ـــــ" مادام نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہ ہمارے ڈیڈی نے ہماری ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے کہ ہم ہر مہینے ہسپتال جا کر مریضوں کی عیادت کریں انہیں خیرات بانٹیں اس لیے ـــــ مجبوری

ہے جانا پڑتا ہے ——— “ عمران نے جواب دیا اور مادام کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی۔

” مادام میرا خیال ہے اب چلنا چاہیے میری طبیعت کچھ خراب سی ہو رہی ہے ——— “ اچانک خاموش بیٹھے مارٹن نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

” اوہ ——— “ مادام نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور عمران نے صاف طور پر دیکھا کہ اس نے آنکھوں سے مخصوص اشارہ کیا تھا۔

” ہاں واقعی میری اپنی طبیعت بھی مکدر ہو رہی ہے اچھا پرنس گڈ بائی۔ پھر ملاقات ہو گی ——— “ مادام نے اٹھتے ہوئے کہا۔ مارٹن بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور پھر عمران سے مصافحہ کر کے وہ دونوں تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے ——— عمران خاموش بیٹھا مسکراتا رہا۔ گیٹ پر پہنچ کر ان دونوں نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھا ہاتھ ہلایا اور پھر مین گیٹ سے نکل گئے۔

جوزف اور جوانا تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھے اور پھر مین گیٹ سے باہر نکلتے ہی وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے ——— جہاں ان کی کار موجود تھی۔ جوزف اور جوانا کو بھیجتے ہوئے عمران نے صرف اتنا کہا تھا کہ وہ کسی اور ہوٹل میں جا کر تفریح کریں اور جوزف کو عمران نے ہدایت دے دی تھی کہ وہ مسٹر طاہر کو ٹیلیفون کر کے صفدر کو ہوٹل قلو پطرہ میں فوری طور پر بھیج دے اور اسے ہدایت کر دے کہ وہ ہوٹل سے نکلنے والے اس غیر ملکی جوڑے کا تعاقب کرے۔

چنانچہ کار ہوٹل کے گیٹ سے باہر نکالتے ہی جوزف نے اسے ایک طرف بنے ہوئے پبلک بوتھ کے سامنے روک دی۔

” جوانا ایک منٹ میرا انتظار کرو میں ٹیلیفون کر کے ابھی آ رہا ہوں “ جوزف نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا نے سر ہلا دیا ——— جوزف نے سکے ڈال کر ایکسٹو کا نمبر ملایا ——— چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز

سنائی دی۔

"ایکسٹو"

"میں جوزف بول رہا ہوں مسٹر طاہر ـــــ" جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا وہ چونکہ بلیک زیرو کی اصل حیثیت اور نام جانتا تھا۔ اس لیے اس نے اصل نام سے ہی اُسے پکارا۔

"اوہ جوزف تم، کیا بات ہے کہاں سے بول رہے ہو ـــــ" اس بار بلیک زیرو نے اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں، جوانا اور ماسٹر عمران ہوٹل قلوپطرہ میں گئے تھے۔ وہاں ایک غیر ملکی جوڑے کے ساتھ سواڈ قبیلے کا ایک آدمی جس کا نام سوازو تھا، آیا ـــــ باس نے اس کے ٹانگ اڑا دی اور پھر سوازو اور جوانا کی چیلنج کشتی ہوئی۔ جس میں جوانا نے سوازو کی دونوں ٹانگیں توڑ دیں اور سوازو کو ہسپتال لے جایا گیا ہے ـــــ" جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سوازو کیا حبشی ہے ـــــ" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یس مسٹر طاہر دیکھنے میں بڑا ٹھیک ٹھاک حبشی ہے۔ بڑا اکڑا نڈیل جسم رکھتا ہے ـــــ" جوزف نے جواب دیا۔

"اچھا پھر ـــــ" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"تو باس ابھی تک وہیں ہے۔ انھوں نے ہم دونوں کو بھیج دیا ہے اور مجھے کہا ہے کہ میں آپ کو اطلاع کر دوں کہ ایک تو آپ جنرل ہسپتال میں سوازو کی نگرانی کرائیں ـــــ دوسرا صفدر کو فوراً ہوٹل قلوپطرہ بھجوا دیں۔ اس نے اس غیر ملکی جوڑے کی نگرانی کرنی ہے۔ باس نے کہا ہے کہ وہ صفدر کے آنے تک انھیں کسی نہ کسی طرح روکے رکھیں گے ـــــ" جوزف

نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے ـــــ" بلیک زیرو نے جواب دیا اور جوزف نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ پبلک بوتھ سے باہر نکلا اور ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"اب کہاں چلنا ہے جوانا ـــــ" جوزف نے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جہاں جی چاہے چلے چلو مگر باس نے ہمیں وہاں سے بھگا کیوں دیا ہے" جوانا نے کہا۔

"باس کی بعض باتوں کا باس کو خود پتہ نہیں ہوتا اس لیے اس کی باتوں پر غور کرنے والا صرف اپنا خون جلاتا ہے ـــــ باس نے کہا جاؤ اور ہم چلے آئے۔ اس سے زیادہ سوچنا حماقت ہے۔ تم بات کرو کہاں چلنا ہے یا پھر زیرو ہاؤس چلیں ـــــ" جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو جوزف شکار کو شکست دینے کے بعد اگر اس کی گردن نہ توڑی جائے تو پھر ساری محنت پر پانی پھر جاتا ہے۔ باس نے عین موقع پر مداخلت کر کے میرا سارا موڈ چوپٹ کر دیا ـــــ اس لیے اب تم مجھے ایسی جگہ لے چلو جہاں میں کم از کم ایک آدمی کی گردن مروڑ سکوں۔ اس کے بعد ہی مجھے اطمینان ہو سکتا ہے ـــــ" جوانا نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یہ ایکریمیا نہیں ہے مسٹر جوانا پاکیشیا ہے۔ یہاں آدمی مارنے کے بعد آدمی کو جیلوں میں سڑنا پڑتا ہے اور پھانسی کے تختے پر لٹکنا پڑتا ہے اگر تم اس سوازو کی گردن توڑ دیتے تو پھر وہ پولیس انسپکٹر یونہی واپس نہ چلا جاتا۔ بلکہ تم پر باقاعدہ مقدمہ چلتا ـــــ اور تم جیل میں پڑے سڑتے رہتے۔ ہاں البتہ ایک جگہ ایسی ہے جہاں تم جتنے جی چاہو آدمی مار ڈالو پولیس تک معاملہ

نہیں پہنچے گا ——" جوزف نے کہا۔

" اوہ کون سی جگہ ہے جلدی بتاؤ ——" جوانا نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" یہاں ایک بار اور جوا خانہ ہے جسے رومن اکھاڑا کہتے ہیں —— اس کا مالک ایک مشہور غنڈہ جاکی ہے۔ وہاں اگر کوئی لڑ پڑے تو اُسے باقاعدہ لڑنے کا موقعہ دیا جاتا ہے اور جو مر جائے اس کی لاش اٹھا کر گٹر میں پھینک دی جاتی ہے —— وہاں طاقت کا سکہ چلتا ہے۔ ہر قسم کی طاقت —— اسلحے کی بھی اور جسمانی بھی ——" جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ تم مجھے وہیں لے چلو جوزف —— تاکہ میں کسی نہ کسی کی گردن مروڑ کر اپنی بے چینی دور کر لوں ——" جوانا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" مگر ایک بات بتا دوں —— وہاں ہو سکتا ہے۔ لڑنے والا چاقو نکال لے —— ریوالور نکال لے —— اور تم لڑتے ہو صرف ہاتھوں سے —— سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ گولی تمہارے دل میں سوراخ کر دے اور مجھے تمہاری لاش اپنے ہاتھوں سے گٹر میں پھینکنی پڑے ——" جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم فکر نہ کرو جوانا کے سامنے توپ بھی آجائے تو جوانا کو پرواہ نہیں ہوتی۔" جوانا نے بااعتماد لہجے میں کہا اور جوزف نے سر ہلاتے ہوئے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

تھوڑی دیر میں وہ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ساحل سمندر کی طرف جانے والی سڑک پر پہنچ گیا —— اور پھر راستے میں ہی اس نے کار ایک بائی روڈ پر موڑ دی اور کافی آگے جانے کے بعد ایک زرعی فارم نما عمارت کے گیٹ کے سامنے اس نے کار روک دی۔

" آؤ جوانا آج دل بھر کر اپنی حسرتیں نکال لینا ——" جوزف نے انجن بند کر کے نیچے اترتے ہوئے کہا اور جوانا خاموشی سے نیچے اُتر آیا اور پھر جوزف دروازہ بند کرنے ہی لگا تھا کہ اچانک کار کے ڈش بورڈ سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور جوزف اچھل کر واپس ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے پھرتی سے ڈش بورڈ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

" یس جوزف سپیکنگ اوور ——" جوزف نے بٹن دبتے ہی کہا۔

" جوزف تم کہاں موجود ہو اوور ——" دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

" باس میں اور جوانا جاکی کلب میں داخل ہونے جا رہے ہیں اوور ——" جوزف نے جواب دیا۔ جوانا بھی دروازے پر جھکا باتیں سن رہا تھا۔

" جاکی کلب مگر کیوں —— وہاں کیوں جا رہے ہو اوور ——" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" وہ باس جوانا کسی آدمی کی گردن مروڑنے کے لیے بے چین ہے اور میں نے سوچا کہ اسے جاکی کلب لے جایا جائے تاکہ اگر وہ اپنی حسرت پوری کر سکے تو کر لے اوور" جوزف نے جواب دیا۔

" چھوڑو جاکی کلب کو اس غیر ملکی جوڑے نے صفدر کو شوٹ کر دیا ہے۔ صفدر اس وقت ایبے سینا روڈ کے تیرھویں سنگ میل کے پاس زخمی پڑا ہوا ہے —— اس کی حالت بے حد خراب ہے۔ اس نے بڑی مشکل سے واچ ٹرانسمیٹر پر پیغام دیا ہے —— تم فوراً وہاں جاؤ اور صفدر کو اٹھا کر سیکرٹ سروس ہسپتال میں پہنچا دو —— اور پھر رانا ہاؤس چلے جانا اوور ——" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ

ختم ہوگیا۔

"آؤ جوانا جلدی کرو———" جوزف نے اگنیشن میں چابی ڈالتے ہوئے کہا اور جوانا بھی اچھل کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جوزف نے تیزی سے کار کو بیک کر کے موڑا اور پھر اسے آندھی اور طوفان کی طرح دوڑاتا ہوا مین روڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ جلد از جلد صفدر تک پہنچ جانا چاہتا تھا——— جوانا بھی صفدر کے بارے میں سوچ رہا تھا کیونکہ وہ بھی صفدر کی شخصیت کو بے حد پسند کرتا تھا۔

بے۔ تم پر آخر اچانک اٹھ جانے کا بھوت کیسے سوار ہو گیا۔ اچھا خاصا دلچسپ آدمی تھا———" مادام ٹیلر نے کار میں بیٹھتے ہوئے ہائی برڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ دلچسپ آدمی اور چکر میں تھا مجھے بعد میں خیال آیا——— اس نے یقیناً اپنے آدمیوں کو پہلے باہر بھیج کر کسی کو ہماری نگرانی کے لیے بلایا ہوگا——— اور اب وہ اس آدمی کے آنے تک ہمیں روکے رکھنا چاہتا تھا———" مارٹن نے کار کو ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکال کر سڑک پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں۔ نگرانی کیسی———" مادام نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ پرنس آف ڈھمپ اصل میں علی عمران تھا۔ علی عمران———" مارٹن نے بیک مرر پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"علی عمران۔ کیا کہہ رہے ہو———" مادام کا چہرہ دیکھنے کے قابل تھا۔

"ہاں مادام میں اندر داخل ہوتے ہی اسے پہچان گیا تھا——— پہلے تو میں

نے یہی سمجھا تھا کہ وہ مجھے نہیں پہچانا ——— کیونکہ جب میرا اس سے آمنا سامنا ہوا تھا تو میں جیکسن کے میک اپ میں تھا۔ اس لیے ایک بار لڑائی سے پہلے میں آپ کو بتاتا بتاتا اچانک بات کا رُخ بدل گیا تھا۔ اگر میں اُس وقت آپ کو بتا دیتا تو وہ ٹھٹھک جاتا ——— لیکن جب اُس نے آپ کو بیٹری پر چڑھانا شروع کر دیا اور خواہ مخواہ کی باتیں شروع کر دیں تو مجھے اچانک خیال آیا کہ یہ سب کچھ صرف ہمیں روکنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ وہ خود اٹھ کر باہر جانا نہ چاہتا تھا ——— کیونکہ اس طرح ہم کھٹک جاتے اس لیے اُس نے ان حبشیوں کو باہر بھیج دیا تاکہ وہ اس کے کسی آدمی کو بلا کر ہماری نگرانی کرا سکے ———" ہائی برڈ نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تم نے چیک کیا ———" مادام نے کہا۔

"میں ابھی چیک کر رہا ہوں۔ اگر ہمارا تعاقب ہو بھی رہا ہوگا تو ظاہر ہے وہ کوئی سیکرٹ سروس کا آدمی ہی کر رہا ہوگا ——— اور سیکرٹ سروس کا آدمی اتنا اناڑی نہیں ہو سکتا کہ اس طرح آسانی سے چیک ہو سکے۔ بہرحال اب اپنی رہائش گاہ پر ہم اس وقت جائیں گے جب اس بات کا مکمل اطمینان ہو جائے گا کہ ہمارا تعاقب نہیں ہو رہا ———" ہائی برڈ نے جواب دیا۔

"لیکن اس کے کسی ایکشن سے مجھے تو ذرا برابر بھی یہ احساس نہیں ہو سکا کہ اُس نے تمہیں بطور جیکسن پہچان لیا ہے ——— اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے مکمل اجنبیت تھی ———" مادام نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا اور ویسے بھی میرا میک اپ ایسا بھرپور تھا کہ کسی طور پر بھی وہ مجھے پہچان نہیں سکتا ——— لیکن بہرحال ہمیں ہر لحاظ سے

چوکنا رہنا چاہیے ——— اور ویسے بھی تھوڑی دیر میں اس بات کا پتہ چل جائے گا کہ میرا خیال درست تھا کہ غلط ———" ہائی برڈ نے کہا اور اس نے کار کو اچانک ایک بائی روڈ پر موڑ دیا۔ یہ بائی روڈ دو بڑی سڑکوں کو ملانے کے لیے بنائی گئی تھی۔ اور پھر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا ——— جب مارٹن نے ایک نیلے رنگ کی کار کو اپنے پیچھے اس سڑک پر مڑتے دیکھا تو اُس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی ——— لیکن وہ کار آگے بڑھائے لیے گیا اور مین روڈ پر آنے کے بعد اُس نے ایک بار پھر ٹریفک کے ہجوم میں اپنی کار ڈال دی۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد اُس نے ایک بار پھر وہی حرکت دوہرائی اور ایک تنگ سی گلی میں کار موڑ کر آگے بڑھتا چلا گیا ——— یہ گلی بھی آگے جا کر ایک سڑک سے جا ملتی تھی اور پھر جب اُس نے نیلے رنگ کی کار کو اس گلی میں مڑتے دیکھا تو اُسے مکمل یقین ہو گیا کہ نیلے رنگ کی کار اس کا باقاعدہ تعاقب کر رہی ہے۔

"وہ دیکھو ——— وہ نیلے رنگ کی کار ہمارا تعاقب کر رہی ہے۔ اب تمہیں میرے خیال کی تصدیق ہو جائے گی ———" ہائی برڈ نے کار کو سڑک پر لاتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں بھی دیکھ رہی ہوں کہ پیچھے بائی روڈ پر بھی یہی کار ہمارے پیچھے مڑی تھی اور اس بار بھی یہی کار ہے ———" مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب ہمیں اس سے فوری چھٹکارا پانا ہے ———" ہائی برڈ نے کہا اور اگلے چوک پر اس نے مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر کار موڑ دی ——— یہ سڑک اکثر خالی پڑی رہتی تھی۔ کیونکہ اس طرف کوئی خاص آبادی نہ تھی۔ سڑک ذرا سا آگے جا کر مڑ جاتی تھی پھر جیسے ہی وہ موڑ آیا۔

ہائی برڈ نے کار روک دی اور خود تیزی سے نیچے اُتر آیا اور اُس نے کار کا بونٹ اٹھا دیا اور یوں اُس کو دیکھنے لگا جیسے کار کی خرابی چیک کر رہا ہو۔ اُسی لمحے نیلے رنگ کی کار اُن کے قریب آ کر رُک گئی ـــــ اُسے ایک خوبصورت مگر وجیہہ سا نوجوان چلا رہا تھا جس نے کشمشی رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔

"کیا ہوا جناب کیا میں آپ کی کوئی مدد کر سکتا ہوں ـــــ" نوجوان نے کار ان کے قریب روکتے ہوئے کہا۔

"اگر کر سکیں تو مہربانی ہو گی کار اچانک رُک گئی ہے اور مجھے اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آ رہی ـــــ" ہائی برڈ نے بڑے لجاحت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ میں دیکھتا ہوں ـــــ" نوجوان نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اُترتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر جیسے ہی دروازہ بند کرنے لگا۔ ہائی برڈ کا دوسرا ہاتھ جو جیب میں غائب تھا بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا ـــــ اور اس سے پہلے کہ وہ نوجوان دروازہ بند کر کے مڑتا ہائی برڈ کے ہاتھ میں موجود ریوالور نے شعلہ اگلا ـــــ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی نوجوان چیخ مار کر کار سے ٹکرایا اور پھر لوٹتے ہوئے شہتیر کی طرح زمین پر گرتا چلا گیا ـــــ اس کی کمر میں سوراخ ہو چکا تھا۔ وہ چند لمحے پڑا تڑپتا رہا ـــــ پھر ساکت ہوتا چلا گیا اس کے ساکت ہوتے ہی ہائی برڈ تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور پھر اُس نے بڑی پھرتی سے اُس نوجوان کو پلٹا ـــــ اور اُسے اٹھا کر تیزی سے سڑک کے کنارے سے نیچے کھائی میں لیے اُترتا چلا گیا ـــــ اُس نے اُسے کھائی میں پھینکا اور پھر ہاتھ جھاڑتا

ہوا اوپر چڑھا آیا۔

"کیا مر گیا ـــــ" مادام جو کار کے اندر ہی بیٹھی تھی ہائی برڈ کے اوپر آتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے ـــــ" ہائی برڈ نے مطمئن لہجے میں جواب دیا اور پھر وہ اس نوجوان کی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار اسٹارٹ کی اور پھر اُسے آگے بڑھاتا لے گیا ـــــ ذرا سا آگے جا کر اس نے کار کو سڑک کے کنارے ڈھلوان پر اتارا۔ یہاں خاصی گہری ڈھلوان تھی جس کے آخر میں گہری کھائی تھی ـــــ اس نے ہینڈ بریک لگا دیا اور پھر خود نیچے اُتر آیا۔ نیچے اُتر کر اس نے ہاتھ آگے بڑھایا اور ہینڈ بریک ایک جھٹکے سے دبا دی اور خود اچھل کر پیچھے ہٹ گیا ـــــ کار آہستہ آہستہ ڈھلان پر رینگتی چلی گئی اور پھر اُس کی رفتار یک لخت تیز ہوئی اور دوسرے لمحے وہ ایک بڑے پتھر سے ٹکرا کر قلابازیاں کھاتی ہوئی کھائی میں گرتی چلی گئی۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کار میں آگ لگ گئی ـــــ ہائی برڈ مطمئن ہو کر واپس پلٹا اور اُس نے اپنی کار میں بیٹھ کر اُسے تیزی سے موڑا اور واپس شہر کی طرف دوڑانے لگا۔ اب ان دونوں کے چہروں پر گہرا اطمینان تھا۔

عمران ان کے جانے کے بعد چند لمحے میز پر بیٹھا رہا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک بڑا نوٹ نکال کر ایش ٹرے کے نیچے دبا دیا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــــ اس کا مقصد حل ہو چکا تھا کیونکہ اس نے صفدر کو اندر آ کر اور کاؤنٹر مین سے کوئی بات کر کے دوبارہ باہر جاتے دیکھا تھا ــــــ ظاہر ہے۔ صفدر صرف اسی جوڑے کو چیک کرنے کے لیے ہی آیا ہو گا۔ عمران اس نوجوان کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ وہی ہیپا اسسٹنٹ جیکسن ہے جو اب مارٹن بنا ہوا ہے اور مادام ہیٹلر کا نام بھی اس کے ذہن میں کھٹک رہا تھا ــــــ کیونکہ اس کے لاشعور میں اس نام کے ساتھ ایک خلش سی ابھری تھی اور یہی وجہ تھی کہ اس نے خود باہر جانے کی بجائے جوزف اور جوانا کو بھیج کر بلیک زیرو کو فون کر ایا تھا کہ وہ صفدر کو بھیج دے ــــــ جیکسن نے پہلے جس ذہانت سے لیبارٹری تلاش کرنے کے لیے اُسے استعمال کیا تھا ــــــ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بے حد

ذہین اور چالاک آدمی ہے ــــــ اور ویسے بھی عمران اس کی آنکھیں دیکھ کر اس کی ذہانت کا قائل ہو گیا تھا ــــــ اس لیے وہ اس بار کوئی ایسا قدم نہ اٹھانا چاہتا تھا۔ جس سے وہ شک میں مبتلا ہو سکے ــــــ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ اس نے تعاقب کرنے کے لیے ایک بالکل نئے آدمی کو درمیان میں ڈالا تھا جس سے یہ لوگ پہلے واقف نہ تھے۔

ہوٹل سے باہر نکل کر اس نے ٹیکسی پکڑی اور سیدھا دانش منزل پہنچ گیا ــــــ وہ مادام ہیٹلر کے بارے میں اپنی ذہنی خلش مٹانا چاہتا تھا۔ دانش منزل پہنچ کر وہ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا ــــــ اچانک چونک پڑا کیونکہ اس کے واچ ٹرانسمیٹر نے کاشن دینا شروع کر دیا گیا۔

"یس عمران سپیکنگ اوور ــــــ" عمران نے تیزی سے ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دباتے ہوئے کہا۔

"سس .. صفدر ..... او .... اوور ــــــ" دوسری طرف سے صفدر کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے بول رہا ہو۔

"کیا ہوا صفدر ــــــ یہ تم کیسے بول رہے ہو اوور ــــــ" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اے۔ یے بس۔ سیتا روڈ پر مم۔ مجھے گولی ماردی گئی ہے ــــــ تیرھواں ..... میل۔ مم ... میں .... اوور۔ اوور ــــــ" صفدر نے رک رک کر فقرہ پورا کیا اور آخر میں شاید اس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔ اس لیے بس اوور ہی کہہ سکا۔

"اوہ کیا تم شدید زخمی ہو اوور ــــــ" عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ مگر جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے ونڈ بٹن دبایا اور پھر

تیزی سے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف لپکا ـــــ ایبے سینا روڈ یہاں سے بہت دور تھی اور صفدر کی حالت بتا رہی تھی کہ اگر فوری طور پر اُسے طبی امداد نہ ملی تو شاید وہ بچ نہ سکے ـــــ اس لیے اچانک اُسے ایک خیال آگیا ـــــ اس نے بڑی پھرتی سے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

"یس جوزف سپیکنگ اوور ـــــ" فوراً ہی رابطہ مل گیا اور دوسری طرف سے جوزف کی آواز ابھری۔

"جوزف تم کہاں موجود ہو اوور ـــــ" عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس میں اور جوانا جاکی کلب میں داخل ہوئے جا رہے ہیں اوور ـــــ" جوزف نے جواب دیا۔

"جاکی کلب مگر کیوں ـــــ وہاں کیوں جا رہے ہو اوور ـــــ" عمران جاکی کلب کا نام سن کر چونک پڑا۔

"وہ باس جوانا کسی آدمی کی گردن مروڑنے کے لیے بے چین ہے اور میں نے سوچا کہ اُسے جاکی کلب لے جایا جائے تاکہ اگر وہ اپنی حسرت پوری کر سکے تو کر لے اوور ـــــ" جوزف نے جواب دیا۔

"چھوڑو جاکی کلب کو ـــــ اس غیر ملکی جوڑے نے صفدر کو شوٹ کر دیا ہے ـــــ صفدر اس وقت ایبے سینا روڈ کے تیرھویں سنگ میل کے پاس شدید زخمی پڑا ہے ـــــ اس کی حالت بے حد خراب ہے اس نے بڑی مشکل سے واچ ٹرانسمیٹر پر پیغام دیا ہے۔ تم فوراً وہاں جاؤ اور صفدر کو اٹھا کر سیکرٹ سروس ہسپتال میں پہنچا دو ـــــ اور پھر زیرو ہاؤس چلے جانا اوور اینڈ آل ـــــ" عمران نے تیز لہجے میں اُسے

ہدایات دیتے ہوئے کہا ـــــ اور ٹرانسمیٹر بند کر کے وہ تیزی سے فون کی طرف لپکا۔ اس نے پھرتی سے نمبر گھمائے۔

"یس سپیشل ہاسپٹل ـــــ" دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ـــــ" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس سر ـــــ" دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں بوکھلاہٹ ابھر آئی۔

"عمران کا ساتھی جوزف صفدر کو کار میں لے کر پہنچ رہا ہے اس کی فوری ٹریٹمنٹ کرو ـــــ اُسے شوٹ کر دیا گیا ہے ـــــ اس کی حالت بے حد نازک ہے۔ اس کے پہنچنے سے پہلے تمام انتظامات مکمل ہونے چاہئیں۔ اور اس کی حالت سے مجھے آگاہ کرو ـــــ" عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور رسیور ایک جھٹکے سے کریڈل پر پھینک دیا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ غیر ملکی جوڑا کون تھا ـــــ" بلیک زیرو نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا پہلی بار سوال کرتے ہوئے کہا۔

"مرد تو وہی جیکس تھا جو ہپناٹسٹ بنا ہوا تھا ـــــ اس وقت وہ میک اپ میں تھا مگر میں نے اُسے پہچان لیا تھا اور ہر قسم کے شک سے بالاتر رہنے کے لیے میں نے صفدر کو ان کے پیچھے بھیجا تھا۔ تاکہ ان لوگوں کی رہائش گاہ کا پتہ چل سکے لیکن یہ لوگ ضرورت سے زیادہ ہی چالاک ثابت ہو رہے ہیں ـــــ انہوں نے تعاقب چیک کر لیا اور پھر صفدر جیسے آدمی کو وہ گولی مارنے میں کامیاب ہو گیا ـــــ اس سے تو بہتر تھا کہ میں خود ہی ان کا تعاقب کرتا ـــــ" عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"صفدر کی حالت مجھے کچھ ضرورت سے زیادہ ہی خراب معلوم ہوتی ہے"۔ بلیک زیرو نے پریشان لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ جس انداز میں بول رہا تھا ـــــ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی شاید اس کی بے پناہ قوتِ ارادی ہے کہ وہ اتنی بات کرنے میں کامیاب بھی ہوگیا ہے اسی لیے تو میں نے فوراً جوزف کو چیک کیا اور خدا کا شکر ہے کہ وہ نہ صرف مل گیا ـــــ بلکہ ایسی جگہ پر ملا ہوا ہے سینا روڈ سے کافی نزدیک ہے ورنہ یہاں سے وہاں تک جانے میں تو آدھے گھنٹے سے زیادہ لگ جاتا تھا ـــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا

"وہاں ہوٹل میں جھگڑا کس بات پر ہوگیا تھا ـــــ" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"جھگڑا کیا ہونا تھا۔ میں نے خواہ مخواہ بات بڑھادی ـــــ دراصل میں چاہتا تھا کہ ان کے محافظ حبشی کو بیکار کردوں کیونکہ وہ مجھے بے حد چالاک اور چست نظر آرہا تھا ـــــ لیکن اس کے باوجود کام نہ بنا۔ الٹا صفدر گولی کھا بیٹھا ـــــ" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بھی خاموش ہوگیا۔

"اوہ تم نے اس حبشی کی نگرانی کے لیے کسی کو بھیجا ہے ـــــ" اچانک عمران نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ہاں کیپٹن شکیل گیا ہوا ہے ـــــ" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اب یہی حبشی ہی آخری کلیو رہ گیا ہے ـــــ وہ لوگ یقیناً اس حبشی کو دیکھنے آئیں گے یا پھر حبشی صحت یاب ہوکر وہاں پہنچے گا اس طرح ہی انہیں دوبارہ چیک کیا جاسکتا ہے اور وہ مادام ٹیلر۔ ارے ہاں ـــــ طاہر ذرا لائبریری سے کیٹلاگ لے آؤ۔ مجھے یہ مادام ٹیلر کا نام کچھ کھٹک رہا

ہے۔ اگر اس نے واقعی اصلی نام بتایا ہو تو ـــــ" عمران نے کسی خیال کے تحت کہا ـــــ اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور پھر تیزی سے ملحقہ دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سی کیٹلاگ اٹھائے واپس آگیا۔ اس نے کیٹلاگ لاکر عمران کے سامنے رکھ دی۔ عمران اسے کھول کر اس کی ورق گردانی میں مشغول ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک صفحہ کھولتے ہی چونک گیا ـــــ وہ تیزی سے اس صفحے پر نظریں گھماتا چلا گیا ـــــ اس کی نظریں صفحے کے درمیان موجود تصویر پر جم گئیں اور اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کیٹلاگ بند کردی۔

"تو یہ ہے مادام ٹیلر ـــــ" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ـــــ" بلیک زیرو نے تجسس آمیز لہجے میں کہا۔

"ناراک کے شمال مشرق میں پہاڑی پر ایک انتہائی خوبصورت مینشن کی مالکہ مادام ٹیلر جس کی آنکھیں جوان ہیں اور خود کرخت اور بوڑھے چہرے کی مالکہ ہے۔ مادام ٹیلر کے نام سے مشہور ہے۔ وہ ہائی برڈ کے لیے رابطے کا کام کرتی ہے ـــــ" عمران نے صفحے پر لکھی ہوئی تفصیل دہراتے ہوئے کہا۔

"ہائی برڈ ـــــ" بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں بین الاقوامی مجرم ہائی برڈ ـــــ جس کے کوائف کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی آج تک کسی نے دیکھا ہے۔ صرف مادام ٹیلر ہی اسے جانتی ہے۔ عام خیال ہے کہ ہائی برڈ ایک فرضی کردار ہے کام دراصل مادام ٹیلر ہی کرتی ہے ـــــ مشکل سے مشکل مشن انتہائی ذہانت سے سرانجام دے لیا جاتا ہے۔ اتنی ذہانت سے کہ سیکرٹ سروس اور پولیس سر پیٹتی رہ جاتی ہے۔ ہائی برڈ کو ذہانت کا سمبل کہا جاتا ہے ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا یہ غیر ملکی عورت وہی مادام ٹیلر ہے ـــــ" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"جو فوٹو کیٹلاک میں موجود ہے ـــــ وہ اس مادام ٹیلر سے یکسر مختلف ہے جسمانی لحاظ سے بھی اور چہرے کے لحاظ سے بھی ـــــ لیکن آنکھیں وہی ہیں میں نے اس کی آنکھیں پہچان لی ہیں ـــــ ظاہر ہے باقی کھیل میک اپ کی مہارت کا ہوگا ـــــ" عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی زور سے بج اٹھی ـــــ اور عمران نے تیزی سے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو ـــــ" عمران نے تیز لہجے میں کہا اس کے چہرے پر بھی گہری سنجیدگی تھی۔

"سپیشل ہسپتال سے ڈاکٹر انوار بول رہا ہوں جناب ـــــ" دوسری طرف سے گھمبیر لہجے میں کہا گیا۔

"صفدر کی کیا پوزیشن ہے ـــــ" عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"صفدر صاحب کو جب ہسپتال لایا گیا تو ان کی حالت انتہائی نازک تھی۔ گولی ان کی پشت میں ماری گئی تھی اور وہ دل کے بالکل قریب جا رکی تھی ـــــ ہم نے فوری آپریشن کیا اور خدا کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری سُن لی ہے وہ اب خطرے سے باہر ہو چکے ہیں ـــــ ویسے یقین کیجئے ہمیں ان کے بچنے کی صرف پانچ فیصد اُمید تھی میں سمجھتا ہوں ان کے جسم میں موجود بے پناہ دفاعی طاقت تھی جس نے اُسے بچا لیا ہے ـــــ" ڈاکٹر انوار نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ آپریشن کرتے وقت بھی اسی طرح بولتے رہتے ہیں ـــــ میں نے آپ سے حالت پوچھی تھی جس کا جواب دو لفظوں میں دیا جا سکتا تھا کہ

وہ مر گیا ہے یا زندہ ہے آپ نے پوری کہانی بیان کر ڈالی ـــــ" عمران کا لہجہ یک لخت انتہائی کرخت ہو گیا۔

"اوہ سوری سر میں نے سوچا شاید آپ اس کی مکمل حالت سننا چاہتے ہیں۔" ڈاکٹر انوار نے جھینپتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں کہانیاں سنتا رہوں ـــــ ویسے آپ صفدر کا ہر لحاظ سے خیال رکھیں گے وہ میری ٹیم کا اہم ممبر ہے سمجھے آپ۔" عمران کا لہجہ اسی طرح کرخت تھا۔

"ٹھیک ہے جناب ایسا ہی ہوگا ـــــ" ڈاکٹر انوار نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اُسے صدمہ پہنچا ہے۔

عمران نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور پھر اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہنے لگا۔

"خدا کا شکر ہے صفدر کی جان بچ گئی ـــــ ورنہ جو پوزیشن ڈاکٹر بتا رہا تھا اس لحاظ سے تو واقعی اس کا بچنا محال ہی تھا ـــــ" عمران نے کہا۔

"مگر آپ نے تو ڈاکٹر کو یہی بتایا ہے جیسے صفدر کی زندگی موت آپ کے لیے کوئی اہمیت نہ رکھتی ہو ـــــ" بلیک زیرو نے ذرا سا لہجے کو تلخ بناتے ہوئے کہا اُسے بھی دراصل عمران کے اس بے رحمانہ انداز سے صدمہ پہنچا تھا۔

"اچھا تو تمہیں بھی تکلیف پہنچی ہے۔ اس لیے میں نے تمہارے سامنے یہ انداز اپنایا تھا ـــــ بلیک زیرو۔ ایکسٹو کی شخصیت ایسی بنائی گئی ہے کہ وہ ہر قسم کے جذبات سے بالاتر ہے ڈاکٹر انوار ایکسٹو سے یوں بات کر رہا تھا جیسے اس نے صفدر کی جان بچا کر اس پر کوئی احسان کیا ہو۔ اس

لیے میں نے یہ جان بوجھ کر یہ رویّہ اپنایا تھا —— ایجنٹ اگر اس طرح کی جذباتی کہانیاں سننے بیٹھ جائے تو پھر اس میں اور عام آدمی میں کیا فرق رہ جاتا ہے ——" عمران نے بلیک زیرو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسے موقع پر اس طرح کا بے رحمانہ رویّہ تو میں کبھی بھی پیدا نہ کر سکتا" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونا ایسا ہی چاہیے سمجھے۔ اچھا اب صفدر کی طرف سے تو تسلّی ہو گئی اب ہمیں کام کی طرف توجہ کرنی چاہیے —— مادام ٹیلر کی یہاں موجودگی سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہائی برڈ ہمارے ملک میں کام کر رہا ہے اور اُسے سرداور کی لیبارٹری میں کوئی کام ہے —— ارے ہاں —— لیبارٹری کے گرد موجود ممبروں نے کوئی اطلاع دی ——" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں وہاں کوئی مشکوک آدمی اب تک نظر نہیں آیا ——" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"مجھے پہلے ہی یہی اُمید تھی اور اب ہائی برڈ کا نام سامنے آنے کے بعد تو یقین ہو گیا ہے کہ وہ اس طرح عام مجرموں کی طرح سامنے نہیں آئے گا ——" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہ آخر کیا کرے گا —— مشن کی تکمیل کے لیے اُسے بہر حال لیبارٹری میں تو گھسنا ہو گا ——" بلیک زیرو نے اُلجھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلیک زیرو ضروری نہیں کہ ہر مجرم اُسی طرح کام کرے جس طرح عام طور پر مجرم کرتے ہیں —— ہائی برڈ ذہانت کا سمبل ہے اور واقعی وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ اس نے جس طرح مجھے چکمہ دیا اور میں وہی کچھ کرتا چلا گیا جو

وہ چاہتا تھا —— اس سے تم سمجھ جاؤ کہ اس بار ہمارا واسطہ کسی عام سے مجرم سے نہیں بلکہ ایک ایسے مجرم سے ہے جو ذہانت کا استعمال جانتا ہے —— میں تو جیکسن کے رویّے پر حیران تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لیے بھی اس بات کا اشارہ نہ کیا اور نہ ہی مادام کو بتایا کہ میں علی عمران ہوں ویسے جس انداز میں مادام اس کے کہنے پر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی تھی —— اگر یہ واقعی مادام ٹیلر ہے تو پھر جیکسن ہی ہائی برڈ ہو سکتا ہے —— یہ شخص ضرور کوئی انوکھی ترکیب سوچے گا۔ ایسی ترکیب جو عام ڈگر سے ہٹی ہوئی ہو اور ہمیں بھی اسی انداز سے جوابی وار کرنا ہو گا ——" عمران نے ہائی برڈ کے حق میں پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"آپ ہی سوچیئے —— میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا ——" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اُسے لیبارٹری سے کچھ چاہیے یا تو وہ کسی سائنسدان کو اغوا کرنا چاہتا ہے —— یا پھر وہ کسی فارمولے کے چکر میں ہے۔ یہی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ——" عمران نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔

"ہاں لیبارٹری سے تو یہی کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے ——" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سائنسدان کو اغوا کرنے کے لیے اُسے لیبارٹری میں ضرور گھسنا پڑے گا —— کیونکہ سرداور اپنی لیبارٹری میں کام کرنے والوں کو باہر نہیں جانے دیتے —— یا اگر ضروری طور پر بھیجنا پڑے تو پھر وہ یقیناً اس کا ذہن کم از کم لیبارٹری کی حد تک صاف کر دیتے ہوں گے —— اب رہا کسی فارمولے کا چکر تو اس کے حصول کے لیے ضروری نہیں کہ لیبارٹری

یں گھسا جائے" ——— عمران نے کہا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی گہری شکنیں نمایاں تھیں۔

"بغیر گھسے وہ فارمولا کیسے حاصل کرے گا" ——— ؟ بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ——— میں سمجھ گیا ——— اب مثال کے طور پر صدر مملکت کسی فارمولے کی فائل طلب کر لیتے ہیں تو کیا سر داؤد وہ فائل بھیجنے سے انکار کر دیں گے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں! ——— ایسا تو ہو سکتا ہے ——— لیکن اب مجرم صدر مملکت تک تو پہنچنے اور انہیں استعمال کرنے سے تو رہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"اسی طرح اور شخصیتیں بھی ہو سکتی ہیں۔ کسی اور لیبارٹری کا سربراہ۔ سر سلطان ارے ہاں! ——— وزارتِ سائنس و ٹیکنالوجی کے سیکرٹری سر راشد ——— ایسی ہی اور شخصیتیں بھی فائلیں طلب کر سکتی ہیں بلکہ وہ چاہیں تو کسی مخصوص سائنسدان کو بھی بلوا سکتی ہیں" ——— عمران سوچتا چلا گیا۔

"آپ کی یہ بات بھی درست ہے ——— لیکن یہ ایسی شخصیتیں ہیں کہ ——— "

بلیک زیرو نے شاید کچھ کہنا چاہا۔ مگر عمران نے اسے درمیان میں ہی ٹوک دیا۔

"ہر شخصیت کو کسی نہ کسی طرح استعمال کیا جا سکتا ہے ——— بہرحال ہمیں ہر پہلو کا خیال رکھنا چاہیے ——— تم ایسا کرو کہ لیبارٹری میں سر داؤد کے پاس پہنچ جاؤ ——— تم نے ہر وقت وہیں رہنا ہے۔ تاکہ اگر کوئی ایسی ویسی بات ہو تو کم از کم تم مجھے مطلع کر سکو۔ یہی ایک صورت ہے"

عمران نے کہا۔

"یہ کام تو سر داؤد خود بھی کر سکتے ہیں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

وہ شاید مسلسل لیبارٹری میں ایک مدہم سی توقع پر بند ہونے سے کترا رہا تھا۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے چلو میں سر داؤد سے بات کرتا ہوں ———"

عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹیلیفون اپنی طرف بڑھا لیا۔ اور اس کا رسیور اٹھا کر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس کون بول رہا ہے ———" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر داؤد کے پی۔ اے کی آواز ابھری۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر داؤد سے بات کراؤ ———" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بہت بہتر جناب ——— ایک منٹ ہولڈ آن رکھیے ———"

پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے سر داؤد کی آواز سنائی دی۔

"عمران بیٹے کیا بات ہے خیریت ہے ———" سر داؤد کے لہجے میں تشویش تھی۔

"سر داؤد اس بار ایک ذہین مجرم ہمارے ملک میں کام کر رہا ہے اور اس کا ٹارگٹ آپ کی لیبارٹری ہے ———" عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری لیبارٹری ———" سر داؤد نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس نے آپ کی لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا ہے ——— لیکن مجھے معلوم ہے وہ عام مجرموں کی طرح آپ کی لیبارٹری میں گھسنے کی حماقت نہیں کرے گا ——— بلکہ کوئی اور طریقہ استعمال کرے گا ———"

عمران نے کہا۔

"مگر میری لیبارٹری سے وہ کیا حاصل کرنا چاہتا ہے ——" سرداؤد کے لہجے میں گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں —— میرا اندازہ ہے کہ وہ شاید آپ کی لیبارٹری سے کوئی فائل حاصل کرنا چاہتا ہے یا پھر دوسری صورت یہی ہو سکتی ہے کہ وہ کسی مخصوص سائنسدان کو اغوا کرنا چاہتے ہوں گے ——" عمران نے کہا۔

"سائنسدان والا مسئلہ تو شاید ممکن نہیں کیونکہ کچھ صورتحال ایسی ہے کہ اس وقت لیبارٹری میں صرف چند ہی سائنسدان موجود ہیں اور وہ بھی ایسے ہیں جن کے اغوا سے کم از کم مجرموں کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا —— البتہ وہ مجھے اغوا کرنا چاہتے ہوں تو دوسری بات ہے ——" سرداؤد نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے —— فارمولے کے سلسلے میں آپ کا کیا اندازہ ہے ——" عمران نے کہا۔

"ہم آج کل کسی ایسے فارمولے پر تو کام نہیں کر رہے —— جس سے مجرم یا کسی دوسری حکومت کو کوئی دلچسپی ہو۔ کیونکہ مجرموں کو یا دوسری حکومتوں کو عام طور پر جنگی نوعیت کے فارمولوں سے دلچسپی ہوتی ہے ——" سرداؤد نے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن کوئی ایسا فارمولا آپ کی لائبریری یا سٹاک روم میں موجود ہو جس کا تعلق کسی جنگی ہتھیار سے ہو یا کسی دفاعی نظام سے ——" عمران نے جواب دیا۔

"ایسا کوئی فارمولا نہیں ہے —— میری یہ عادت ہے کہ اگر ایسے کسی فارمولے پر کام ہو تو کام مکمل ہوتے ہی میں فارمولا سمیت وہ ہتھیار سپریم ڈیفنس کونسل کے حوالے کر دیتا ہوں —— البتہ ایک ادھورا فارمولا میرے پاس محفوظ ہے۔ اس کا تعلق جنگی ہتھیار سے ہے لیکن جس حالت میں ہے اس سے کوئی مجرم یا دوسرا سائنسدان کوئی مفاد حاصل نہیں کر سکتا ——" سرداؤد نے جواب دیا۔

"ادھورا فارمولا میں سمجھا نہیں ——" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"دراصل کافی عرصہ پہلے میری لیبارٹری میں ایک ذہین سائنسدان واجد حسین کام کرتے تھے۔ انھوں نے اس فارمولے پر کام شروع کیا تھا —— لیکن ابھی فارمولا ادھورا ہی تھا کہ ایک بین الاقوامی سائنسی سیمینار میں شرکت کے لیے انھیں مشرقی جرمن جانا پڑ گیا اور پھر بدقسمتی سے وہ وہاں ایک ٹریفک کے حادثے میں وفات پا گئے —— اس طرح وہ فارمولا ادھورا ہی رہ گیا۔ میں نے ایک بار کوشش کی تھی کہ اس پر مزید کام کیا جائے اور اسے مکمل کیا جائے۔ لیکن بات نہ بن سکی ——" سرداؤد نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ کتنا عرصہ ہوا ہے واجد کو فوت ہوئے ——" عمران نے جواب دیا۔

"تین سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے ——" سرداؤد نے جواب دیا۔

"اوہ اتنے طویل عرصے بعد تو ظاہر ہے اس فارمولے کو حاصل کرنے کوئی نہیں آتا —— بہرحال جو ہو گا سامنے آ جائے گا۔ میں نے آپ کو اس لیے فون کیا ہے کہ ایک تو آپ لیبارٹری کی حفاظت کے سلسلے میں پوری طرح چوکنا ہو جائیں —— دوسری بات یہ کہ اگر کوئی بھی سرکاری یا نیم سرکاری شخصیت آپ کی لیبارٹری سے متعلق کوئی فارمولا یا فائل سرکاری طور پر یا دوستانہ

طور پر کسی بھی لحاظ سے طلب کرے تو آپ برائے مہربانی فوراً مجھے اس کی اطلاع دیں گے۔ اگر میں نہ مل سکوں تو آپ ایکسٹو کو فون کر کے پیغام ضرور دیں گے اور جب تک مجھ سے بات نہ ہو جائے آپ نے وہ فائل یا فارمولا کسی حالت میں بھی لیبارٹری سے باہر نہیں نکالنا ـــــ" عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔ تم بے فکر رہو ـــــ تم نے پہلے چوکنا کر کے اچھا کیا ہے ـــــ اب میں ہر لحاظ سے محتاط رہوں گا ـــــ" سر داؤد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

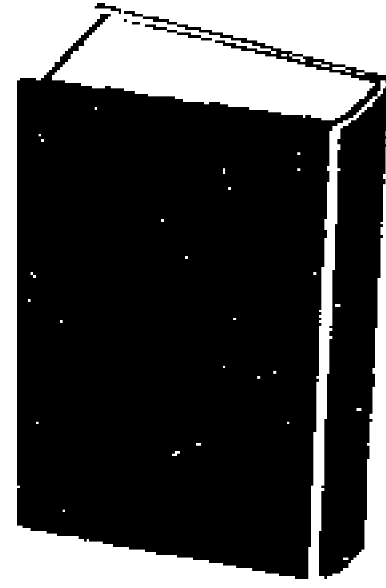
" اوکے تھینک یو ـــــ" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

" بلیک زیرو تم ایسا کرو لیبارٹری سے اپنے ممبروں کو ہٹا لو۔ اب ان کا وہاں رکنا بے سود ہے ـــــ" عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے میں ابھی انہیں کال کر کے ہدایات دے دیتا ہوں ـــــ" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"میں اس حبشی سوازد کا پتہ کرتا ہوں کہ وہ کس پوزیشن میں ہے۔ اب ہمارے پاس مجرموں کو ٹریس کرنے کے لیے وہی ایک کلیو باقی رہ گیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ یہ کلیو بھی ہاتھ سے نکل جائے ـــــ میں وہاں سے سپیشل ہسپتال میں صفدر سے بھی ملتا آؤں گا ـــــ تاکہ اس سے تفصیلات پوچھی جا سکیں کہ وہ کس طرح زخمی ہوا ـــــ" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دانش منزل کے آپریشن روم سے

باہر نکلتا چلا گیا ـــــ اس کا رخ گیراج کی طرف تھا۔ اس نے کار گیراج سے نکالی اور پھر چند لمحوں بعد وہ گیٹ سے باہر سڑک پر آ گیا۔ اس نے کار کا ٹرانسمیٹر آن کر لیا تھا ـــــ تاکہ اگر مجرم پھر ٹیلی کمپیوٹر قسم کی کوئی چیز استعمال کریں تو اس کا بروقت پتہ چل سکے ـــــ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے تعاقب کی طرف سے پوری طرح ہوشیار تھا ـــــ اور کار جنرل ہسپتال کی طرف تیزی سے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔



سر راشد اپنی خوابگاہ میں گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ وہ آج ہی غیر ملکی دورے سے واپس آئے تھے اور وہاں سے واپس آنے کے بعد وہ رات کو دیر تک دفتر میں بیٹھے اس دورے کی تفصیلی رپورٹ تیار کرتے رہے۔ تاکہ صبح اُسے صدر مملکت کے پاس ارسال کر دیا جائے۔ اس لیے انہیں آدھی رات تک دفتر میں مسلسل کام کرنا پڑا۔ جب رپورٹ ختم ہوئی تو انہوں نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر رپورٹ کو کانفیڈنشل باکس میں لاک کر کے باکس انہوں نے دفتر کے خفیہ سیف

بیں رکھا اور اس کے بعد وہ ڈھیلے ڈھلے قدم اٹھاتے دفتر سے باہر آ گئے ـــــ ان کی دفتر میں موجودگی کی وجہ سے ان کا پی۔ اے سیکرٹری اور دیگر عملہ بھی دفتر میں موجود تھا ـــــ جبکہ پورچ میں ڈرائیور بھی مستعد کھڑا تھا۔ سر راشد عملے کے سلاموں کا جواب دیتے ہوئے کار تک پہنچے اور ڈرائیور نے بڑی مستعدی سے آگے بڑھ کر کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور سر راشد سیٹ پر ڈھیر ہو جانے کے انداز میں بیٹھ گئے ـــــ مسلسل کام کرنے کی وجہ سے وہ بڑی طرح تھک گئے تھے۔

"سر کہاں چلنا ہے ـــــ" ڈرائیور نے بیٹھتے ہوئے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"گھر چلو اور اس وقت کہاں جانا ہے ـــــ" سر راشد نے تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ڈرائیور نے خاموشی سے کار آگے بڑھا دی۔ پورچ سے ٹرن کر کے کار دفتر کی وسیع و عریض عمارت کے گیٹ سے نکلی اور پھر سڑک پر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آفیسرز کالونی کی طرف بڑھتی چلی گئی ـــــ سر راشد نے چونکہ اس عمر تک شادی نہیں کی تھی اور نہ ہی ان کے کوئی عزیز و اقارب ایسے تھے جو ان کے ساتھ رہ سکتے۔ اس لیے وہ ملازموں سمیت کوٹھی میں اکیلے رہتے تھے۔

تھوڑی دیر بعد کار کوٹھی میں پہنچ گئی اور سر راشد کار سے اتر کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھے۔ انھوں نے دفتر کے کپڑے اتار کر نائٹ سوٹ پہنا ـــــ دانتوں کو برش کر کے وہ خوابگاہ میں پہنچ گئے۔ بیڈ کے ساتھ تپائی پر رکھا ہوا دودھ کا گلاس اٹھا کر انھوں نے پیا اور پھر اطمینان سے بستر پر دراز ہو گئے ـــــ نائٹ لیمپ جلا کر انھوں نے کمبل کھینچا اور چونکہ وہ بے حد تھکے ہوئے تھے اس لیے چند ہی لمحوں میں کمرہ ان کے خراٹوں سے

گونج اٹھا ـــــ وہ گہری نیند سو رہے تھے۔

رات آہستہ آہستہ گزرتی چلی جا رہی تھی ـــــ کوٹھی پر ہو کا عالم طاری تھا۔ گیٹ کے قریب اپنے کیبن میں چوکیدار بھی بیٹھا اونگھ رہا تھا کہ اچانک ایک ہلکے سے کھٹکے کی آواز سے وہ چونک اٹھا ـــــ اور کان لگا کر باہر کی آوازیں سننے لگا لیکن جب چند لمحوں تک کوئی آواز سنائی نہ دی تو اس نے ایک بار پھر اونگھنا شروع کر دیا ـــــ اسی لمحے ایک سایہ سا دروازے کے سامنے سے بجلی کی سی تیزی سے گزر گیا اور چوکیدار کو اونگھ کی وجہ سے اس کے گزرنے کا احساس تک نہ ہو سکا ـــــ آنے والا پھاٹک پر چڑھ کر نیچے کودا تھا۔ چونکہ اس کے پیروں میں ربڑ سول کے جوتے تھے اور اس نے کودنے میں بھی حتی الامکان احتیاط کی تھی ـــــ اس لیے سوائے ہلکے سے کھٹکے کے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوئی ـــــ اور سایہ چوکیدار کے کیبن کے گیٹ کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا ـــــ اس نے سر سے پیر تک سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا ـــــ جب چوکیدار دوبارہ اونگھنے لگا تو وہ سایہ تیزی سے دروازے کے سامنے سے گزرا اور پھر کوٹھی کی بیرونی دیوار کے ساتھ لگ کر تیزی سے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ وہ سامنے کے رخ پر جانے کی بجائے سائیڈ وے سے گزرتا ہوا کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا ـــــ اور چند لمحے وہاں رکنے کے بعد وہ تیزی سے عمارت کی ایک عقبی کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ اس کھڑکی پر پڑے ہوئے پردوں میں سے نیلے رنگ کی روشنی چھن چھن کر باہر آ رہی تھی ـــــ سیاہ پوش دبے قدموں چلتا ہوا اس کھڑکی تک پہنچ گیا ـــــ کھڑکی کے باہر لوہے کی مضبوط گرل لگی ہوئی تھی ـــــ سیاہ پوش نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک

چھوٹا سا آلہ نکالا ـــــ جس کے آگے پنسل کی نوک جیسا پوائنٹ تھا۔
یہ آلہ چھوٹا سا کی طرح تھا ـــــ سیاہ پوش نے اس کی نوک
گرل کے ایک کونے میں اس جگہ رکھی جہاں اُسے کھڑکی کی چوکھٹ کے ساتھ
ویلڈ کیا گیا تھا ـــــ اور آلے کی پشت پر لگا ہوا بٹن دبا دیا ـــــ آلے
کی نوک سے سُرخ رنگ کی روشنی کی ایک باریک سی لکیر نکلی اور وہ جوڑ
جس کے ساتھ گرل لگی ہوئی تھی پلک جھپکنے میں ختم ہو گیا۔ سیاہ پوش نے
اُسی طرح ایک سائیڈ کے تینوں جوڑ علیحدہ کیے اور پھر جالی کو ایک ہاتھ
سے پکڑ کر اُس نے دوسری طرف بھی یہی عمل کیا اور سالم گرل اس کے
ہاتھوں میں آگئی ـــــ اس نے گرل کو بڑی احتیاط سے پکڑ کر ایک
طرف زمین پر رکھ کر اُسے دیوار کے ساتھ ملا دیا ـــــ اندر کھڑکی کھلی ہوئی
تھی اور پردے لہرا رہے تھے ـــــ نقاب پوش نے آلہ جیب میں رکھا
اور پھر وہ بڑی احتیاط سے اچھل کر کھڑکی پر چڑھا اور کمرے کے اندر کود گیا
سامنے بیڈ پر سر راشد کمبل سینے تک اوڑھے بڑی گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔
نقاب پوش خاموشی سے چند لمحے انہیں دیکھتا رہا ـــــ پھر اُس نے
جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی اور اُسے کھول کر اس میں رکھی
ہوئی ایک پیر پن کو موٹے سرے کی طرف سے احتیاط سے پکڑ کر باہر نکالا۔
پن کے باریک سرے کا رنگ بدلا ہوا تھا ـــــ وہ پن لیے آہستہ سے
آگے بڑھا اور پھر اُس نے سر راشد کے کاندھے کے قریب بازو میں پن کی
نوک چبھو دی ـــــ سر راشد نیند میں ایک لمحے کے لیے کسمسائے مگر پھر
ساکت ہو گئے۔ سیاہ پوش نے پن کھینچ کر اُسے دوبارہ ڈبیہ میں رکھا اور
پھر دونوں ہاتھوں سے سر راشد کو جھنجھوڑنے لگا ـــــ مگر سر راشد بے حس و

حرکت پڑے ہوئے تھے ـــــ سیاہ پوش نے کمبل ایک طرف ہٹایا
اور سر راشد کی دونوں بغلوں میں ہاتھ دے کر اس نے سر راشد کو اٹھا کر کاندھے
پر لادا ـــــ اور ایک بار پھر وہ کھڑکی میں سے ہوتا ہوا باہر نکلا اور اس
بار وہ سامنے جانے کی بجائے عقبی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے
ایک مخصوص جگہ پر پہنچ کر دیوار کو ہاتھ سے ہلکے سے تھپتھپایا دوسرے لمحے
دوسری طرف سے بھی تھپتھپاہٹ کی آواز سنائی دی اور نقاب پوش
خاموش کھڑا ہو گیا ـــــ چند لمحوں بعد دیوار پر ایک سر ابھرا اور اس نے
ایک سیڑھی ادھر پھینک دی ـــــ نقاب پوش سر راشد سمیت سیڑھی
کو پکڑ کر اس پر چڑھتا چلا گیا ـــــ دیوار کے اوپر پہنچ کر اس نے سر راشد
کو دیوار پر موجود ایک اور سیاہ پوش کے حوالے کیا۔
"خیال رکھنا یہ بھاگ نہ جائے ـــــ اسے اسی طرح بے ہوش رکھنا"
سر راشد کو لے آنے والے نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔
"آپ بے فکر رہیں سر ـــــ" دوسرے سیاہ پوش نے کہا اور
دیوار کی دوسری طرف غائب ہو گیا ـــــ پہلا سیاہ پوش نیچے اتر آیا۔
چند لمحوں بعد دوسرا سیاہ پوش ایک بار پھر دیوار پر نظر آیا ـــــ اور پھر
وہ سیڑھیاں اترتا نیچے آگیا۔ اس کے نیچے آتے ہی پہلے سیاہ پوش نے تیزی
سے اپنے کپڑے اتارنے شروع کر دیئے اور چند ہی لمحوں بعد وہ صرف زیر جامے
میں کھڑا تھا اس نے جرابیں اور بوٹ تک اتار دیئے تھے۔
"لیزر کٹر تو ہے نا تمہاری جیب میں ـــــ" پہلے نے دوسرے
سے پوچھا۔
"یس باس ـــــ" دوسرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ ——" زیر جامے والے نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اس کھڑکی کے پاس پہنچے۔ زیر جامے والا اچھل کر کھڑکی کے اندر چڑھ گیا —— جبکہ دوسرا وہیں کھڑا رہا —— اس نے جھک کر وہ گرل اٹھائی اور اسے کھڑکی کے سامنے رکھ کر اس کے جوڑ سیٹ کرنے لگا۔ جب جوڑ سیٹ ہو گئے تو اندر موجود زیر جامے والے نے دونوں ہاتھ گرل میں ڈال کر اسے پکڑ لیا۔ باہر کھڑے ہوئے نے جیب سے وہی برمے نما آلہ نکالا اور اس کا بٹن دبا کر اس نے جوڑوں پر سرخ روشنی ڈالنی شروع کر دی —— جہاں جہاں روشنی پڑتی وہاں جوڑ لگ جاتا —— اسی طرح اس نے سارے جوڑ لگا دیئے تو بٹن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا —— اب گرل واپس اپنی جگہ پر فٹ ہو چکی تھی۔

"جاؤ ہر طرف سے خیال رکھنا ——" اندر موجود زیر جامے والے نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور باہر والا سر ہلاتا ہوا کپڑوں کا تھیلا اٹھا کے تیزی سے دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا —— چند لمحوں بعد وہ سیڑھی چڑھ کر اوپر دیوار پر پہنچا اور پھر دوسری طرف غائب ہو گیا —— اور دوسرے لمحے سیڑھی بھی دوسری طرف سے کھینچ لی گئی —— زیر جامہ پہنے شخص کھڑکی میں سے کھڑا غور سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا —— جب سیڑھی بھی غائب ہو گئی تو اس نے ایک طویل سانس لیا —— اور پھر کمرے میں پہنچ کر وہ ملحقہ دروازے کی طرف بڑھا —— یہ غسل خانے اور ڈریسنگ روم کا مشترکہ دروازہ تھا۔ دروازہ کھول کر وہ ڈریسنگ روم میں گیا اور اس نے الماری کھول کر اس میں لٹکے ہوئے کئی نائٹ سوٹوں میں سے ایک منتخب کیا —— اسے پہن کر اس نے مڑ کر سائیڈ میں لگے ہوئے بڑے آئینے

میں اپنا جائزہ لیا۔ وہ اس سوٹ میں ہو بہو سر راشد لگ رہا تھا —— سر راشد کا میک اپ اس نے پہلے ہی کر رکھا تھا اس لیے صرف لباس ہی اس نے پہنا تھا —— پھر وہ تیزی سے مڑا اور غسل خانے کی لائٹ بند کر کے بستر پر آیا —— اس نے زیر جامے میں موجود ایک جیب میں سے ایک پتلا مگر لمبا سا کاغذ نکالا اور اسے نائٹ لیمپ کی روشنی میں ہی پڑھنے لگا —— اس کاغذ میں وہ ساری تفصیلات موجود تھیں جو سر راشد کی عادتوں میں شامل تھیں اور جو دو روز میں اس کے آدمیوں نے سر راشد کے خاص ملازموں کو اغوا کر کے ان سے حاصل کی تھیں —— اسے معلوم تھا کہ سر راشد کے دو خاص ملازموں کی جگہ اس کے اپنے آدمی موجود ہیں۔ اس لیے اسے زیادہ فکر نہ تھا —— سر راشد کی گفتگو کا ٹیپ بھی اسے مہیا کیا گیا تھا —— اور اس نے اس ٹیپ کی مدد سے سر راشد کا لہجہ اور گفتگو کرنے کے انداز کی باقاعدہ ریہرسل کی تھی —— چنانچہ جب سر راشد غیر ملکی دورے سے واپس آئے تو وہ سر راشد کو مکمل طور پر کاپی کر چکا تھا۔ اس کے آدمی سر راشد کے دفتر میں بھی موجود تھے اور اسے لمحہ لمحہ کی رپورٹ ملتی رہی تھی —— سر راشد کو دودھ کا گلاس اس کے خاص آدمی نے لا کر دیا تھا جس میں صرف گہری نیند آنے والی دوا کا محلول شامل تھا۔ کیونکہ بے ہوش کر دینے والا محلول ملانے سے دودھ کے ذائقے میں فرق پڑ جاتا تھا —— اور سر راشد ایک لمحے میں اس فرق کو محسوس کر لیتے کیونکہ وہ روزانہ سونے سے پہلے دودھ پینے کے عادی تھے —— اس لیے اس نے سر راشد کو سوئی کی مدد سے بے ہوش کیا تھا۔

کاغذ پر صبح اٹھ کر دفتر جانے اور پھر دفتر میں بیٹھنے اور کام کرنے کے

انداز کی سب تفصیلی رپورٹ جسے وہ پہلے بھی کئی بار پڑھ چکا تھا —— ایک بار پھر پڑھا اور اس کے بعد وہ دوسری طرف وہ تفصیلات پڑھنے لگا جس میں سر داؤد کے ساتھ اس کے خصوصی تعلقات کا ذکر تھا —— پھر مطمئن ہو کر اس نے کاغذ کو دوبارہ زیر جامے کی جیب میں رکھا اور بستر پر سر راشد کے انداز میں —— لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں —— اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن نیند کوسوں دور تھی —— کیونکہ صبح کا اہم ترین مشن اس کے ذہن میں گردش کر رہا تھا —— صبح ہوتے ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی جس نے خادموں جیسا لباس پہنا ہوا تھا —— دبے قدموں اندر داخل ہوا —— نقلی سر راشد نے کن انکھیوں سے اسے اندر آتے دیکھا۔ وہ آدمی آہستہ آہستہ چلتا ہوا سائیڈ میں آ کر کھڑا ہوا اور پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"جناب صبح ہو چکی ہے ——" اس کا لہجہ دھیما اور مؤدبانہ تھا۔ نقلی سر راشد نے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا وقت ہوا ہے ——" سر راشد کے سے انداز میں اس نے پوچھا۔

"پانچ بجے ہیں جناب ——" ملازم نے جواب دیا اور سر راشد اٹھ کر بیٹھ گئے —— انھوں نے ایک بھرپور انگڑائی لی اور پھر نیچے اتر کر سلیپر پہنے اور غسل خانے کی طرف بڑھنے لگے۔ ملازم مؤدبانہ انداز میں اس کے پیچھے تھا۔

"آپ نے آج سر داؤد سے ملنے جانا ہے ——" ملازم نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔ یہ مخصوص فقرہ تھا تاکہ ملازم کو یہ اندازہ ہو سکے کہ اٹھنے والے اصل سر راشد ہیں یا ان کی جگہ ان کا آدمی لے چکا ہے اور سر راشد اگر

نقلی ہیں تو انھیں بھی پتہ چل سکے کہ ملازم ان کا اپنا آدمی ہے۔

"ہاں آج جانا ہے ——" سر راشد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے باس ——" ملازم نے اس بار با اعتماد لہجے میں کہا اور سر راشد سر ہلاتے ہوئے غسل خانے میں داخل ہو گئے جبکہ ملازم نے تیزی سے بستر کو درست کرنا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد سر راشد لباس بدل کر باہر آئے —— وہ نیلے رنگ کے سوٹ میں تھے۔

"میرے ساتھ آئیے ——" ملازم نے کہا اور پھر وہ انھیں لیے ہوئے کمرے کے دروازے سے نکل کر راہداری میں آیا اور چند لمحوں بعد وہ ایک اور کمرے میں داخل ہوا —— یہ ڈائننگ روم تھا۔ ڈائننگ ٹیبل پر بہت سے اخبارات تہہ کر کے رکھ دیئے گئے تھے۔

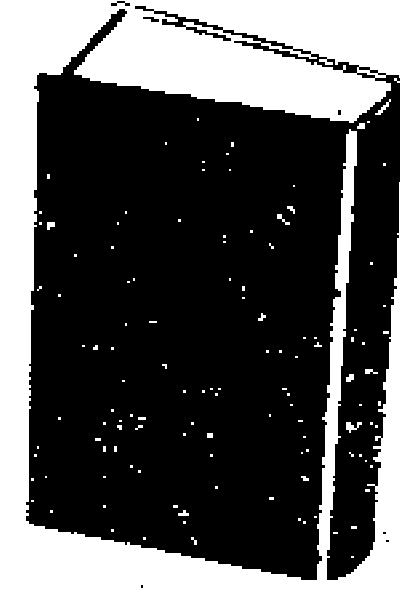
"آپ صرف انگریزی اخبار پڑھیں گے —— ناشتے میں دلیہ اور چائے اور بعد میں تین بڑے گھونٹ قہوہ —— بٹلر ہمارا آدمی نہیں ہے۔ اس لیے احتیاط کیجیے گا ——" ملازم نے دبے لہجے میں کہا اور سر راشد کے سر ہلاتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا —— چند لمحوں کے بعد بٹلر اندر داخل ہوا اس نے جھک کر سر راشد کو سلام کیا اور پھر ناشتے کا سامان میز پر لگانے لگا —— نقلی سر راشد نے ناشتہ کیا اور جب سامان اٹھا لیا گیا تب وہ اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔

یہاں تک کہ سات بج گئے تو ڈرائیور اندر داخل ہوا۔

"سر دفتر کا وقت ہو گیا ہے ——" ڈرائیور نے کہا۔

"اوہ اچھا چلو ——" نقلی سر راشد نے کہا اور پھر وہ ڈرائیور کے

تیز تیز چلتے ہوئے پورچ میں آئے اور چند لمحوں بعد ان کی کار کوٹھی سے باہر نکل کر دفتر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔



سر داؤد اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھے کہ اچانک ساتھ پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی ـــــ سر داؤد نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــــ" سر داؤد نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر راشد آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں ـــــ" دوسری طرف سے پی۔ اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ سر راشد ـــــ بات کراؤ ـــــ" سر داؤد نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہیلو داؤد سناؤ کیا حال ہیں ـــــ" چند لمحوں بعد سر راشد کی بے تکلفانہ آواز سنائی دی۔ سر راشد اور سر داؤد کے تعلقات دوستی کی حدود سے نکل کر بے تکلفی کی حدود میں تھے کیونکہ وہ کلاس فیلو رہے تھے۔

"راشد تم تو غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے تھے مجھے تو یہی اطلاع ملی تھی"۔ سر داؤد نے بھی اسی طرح بے تکلفانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں کل آیا ہوں ـــــ کل تو سارا وقت رپورٹ لکھنے میں لگ گیا۔ اس لیے آج دفتر آتے ہی میں نے تمہیں فون کیا ہے۔ مجھے فکر تھی کہ اولڈ مین کہیں اس دنیا سے ہی نہ گزر گیا ہو ـــــ" سر راشد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جب بھی جائیں گے اکٹھے جائیں گے فکر نہ کرو ـــــ ہاں کیسے یاد کیا تھا ـــــ" سر داؤد نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"فون اس لیے کیا تھا کہ مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ کچھ ایسی سرگرمیاں جاری ہیں ـــــ جس سے ہمارے سائنسی فارمولے خطرے میں ہیں ـــــ" سر راشد نے کہا۔

"ہاں راشد ہمیں اطلاع صحیح ملی ہے۔ ایکسٹو کو بھی یہی اطلاعات ملی ہیں اور انھوں نے مجھے اس سلسلے میں ہوشیار رہنے کے لیے کہا ہے ـــــ" سر داؤد نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا پھر تو معاملہ سیریس ہوگا ـــــ" سر راشد کے لہجے میں تشویش تھی۔

"اتنا بھی نہیں بہرحال تم جانتے ہو ایکسٹو جس کام کے پیچھے پڑ جائے پھر سارے مسائل خود ہی حل ہو جاتے ہیں ـــــ" سر داؤد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ تو ہے لیکن پھر بھی مجھے فکر تو ہو گئی ـــــ آخر میرے سیکشن کا مسئلہ ہے۔ کوئی بات ہوئی ساری ذمہ داری مجھ پر آ پڑے گی ـــــ ایکسٹو نے کچھ تفصیلی ہدایات بھی دی ہوں گی ـــــ" سر راشد نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں دی تو ہیں لیکن تم جانتے ہو فون پر ......" سر داؤد نے ٹالتے ہوئے کہا۔

"اوہ میں سمجھ گیا۔ واقعی یہ باتیں فون پر نہیں ہو سکتیں لیکن مجھے تشویش رہے گی ——— اچھا میں خود تمہارے پاس آجاتا ہوں۔ ہمیں بیٹھ کر خاص لائحہ عمل تیار کرنا چاہیے ———" سر راشد نے کہا۔

"ٹھیک ہے آجاؤ۔ پھر تفصیلی باتیں ہوں گی ———" سر داؤد نے کہا۔

"او کے میں آرہا ہوں ———" سر راشد نے جواب دیا۔

"میں کہلا دیتا ہوں تم آجاؤ ———" سر داؤد نے کہا اور سر راشد نے رابطہ ختم کر دیا۔ سر داؤد نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر انھوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔

"یس سر سیکشن ون ———" دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سر راشد سیکرٹری وزارت سائنس و ٹیکنالوجی آرہے ہیں انھیں میرے پاس پہنچا دینا ——— اور سنو سپیشل وے سے لے آنا ———" سر داؤد نے کہا۔

"او کے سر ———" دوسری طرف سے کہا گیا اور سر داؤد نے رسیور رکھ کر دوبارہ فائل پر نظریں جما دیں۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور سر راشد مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور سر داؤد بھی مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ——— ان دونوں نے بڑے گرمجوش انداز میں مصافحہ کیا اور پھر سر راشد سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئے ——— انھوں نے تاریک شیشوں والی عینک لگا رکھی تھی۔

"دورہ کیسا رہا ———" سر داؤد نے فائل بند کر کے ایک طرف

رکھتے ہوئے کہا۔

"باقی تو سب ٹھیک رہا ——— البتہ میری آنکھیں خراب ہو گئیں ہیں۔ سوزش سے ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر کو چیک کرانے کا پروگرام بنا رہا ہوں ———" سر راشد نے آنکھوں پر لگائی ہوئی عینک اتارتے ہوئے کہا اور پھر انھوں نے جیب سے رومال نکال کر عینک کے شیشے صاف کئے اور عینک دوبارہ آنکھوں پر لگا لی ——— سر داؤد نے دیکھا کہ واقعی سر راشد کی آنکھیں بھاری بھاری تھیں۔

"ہاں اب بتاؤ ایکسٹو کا ذکر سن کر تو مجھے بے حد تشویش ہو گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے حالات میری توقع سے زیادہ سنگین ہیں ———" سر راشد نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سر داؤد نے عمران کی طرف سے ملنے والی تمام ہدایات دہرا دیں۔ چونکہ سر سلطان کے علاوہ وہ واحد باہر کے آدمی تھے جو جانتے تھے کہ عمران ہی اصل ایکسٹو ہے ——— اس لیے انھوں نے جان بوجھ کر عمران کا نام لینے کے بجائے ایکسٹو کا نام لیا تھا۔

لیکن آخر مجرم یہاں سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں تم نے اس بات پر غور کیا ———" سر راشد نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"میں نے بہت غور کیا ہے مگر میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آتی۔ میرے پاس ایسے کسی فارمولے پر کام نہیں ہو رہا جس سے مجرموں کو ذرا برابر بھی دلچسپی ہو ——— اور نہ ہی ایسا کوئی سائنسدان ہے جسے اغوا کیا جا سکے۔ اب لے دے کے ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ وہ مجھے ہی اغوا کرنا چاہتے ہوں ———" سر داؤد نے کہا۔

"تم جیسے بوڑھے کو اغوا کر کے انھوں نے اچار ڈالنا ہے نہیں کوئی

اور چکر ہوگا ——— تمہارے پاس واقعی کوئی فارمولا نہیں ہے ——— سر راشد نے کہا۔

"ہاں تم جانتے ہو کہ میں فارمولا مکمل ہوتے ہی اُسے سپریم ڈیفنس کونسل کے حوالے کر دیتا ہوں ——— اپنے پاس نہیں رکھتا۔ بس ایک ادھورا فارمولا ضرور موجود ہے۔ اس کا خالق سائنسدان تاراک میں ٹریفک کے حادثے میں مر چکا ہے ——— میں نے بھی اس پر غور کیا تھا لیکن کوئی بنیادی بات سمجھ میں نہیں آئی ——— اس لیے میں نے اُسے رکھ دیا تا کہ کبھی بالکل فرصت ہوگی تو اُسے غور سے پڑھوں گا۔ اب ظاہر ہے وہ ادھورا فارمولا کسی کے کام کا نہیں ہے ——— "سر داؤد نے کہا۔

"ادھورا فارمولا۔ ارے تم واحد حسین سائنسدان کی تو بات نہیں کر رہے۔ جو ٹریفک کے حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا ——— "سر راشد نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل وہی ——— "سر داؤد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے تو ذکر نہیں کیا کہ وہ کسی فارمولے پر کام کر رہا تھا اور وہ ادھورا رہ گیا ——— "سر راشد نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"جب تک فارمولا مکمل نہ ہو اس کا ذکر کیا کروں ——— "سر داؤد نے جواب دیا۔

"تم نے میرا اشتیاق بڑھا دیا ہے ——— واحد حسین تو بے حد ذہین سائنسدان تھا۔ اگر وہ کسی فارمولے پر کام کر رہا تھا تو وہ کوئی خاص ہی ورک ہوگا۔ کیا تم مجھے وہ ادھورا فارمولا دکھا سکتے ہو۔ میں خود دیکھنا چاہتا ہوں ——— "سر راشد نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں نہیں دکھا سکتا ——— "سر داؤد نے مسکراتے ہوئے کہا اور انھوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

"یس سیکشن دس ——— "دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"رضا علی لیبارٹری کی ریکارڈ الماری کے نچلے خانے میں ایک فائل ہے۔ جس پر ڈی فور لکھا ہوا ہے۔ وہ فائل میرے دفتر میں بھجوا دو ——— "سر داؤد نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بہتر باس ابھی بھجواتا ہوں ——— "دوسری طرف سے کہا گیا اور سر داؤد نے رسیور رکھ دیا۔

"اچھا یہ تو ہوتا رہے گا۔ بتاؤ کیا پیو گے ——— "سر داؤد نے کہا۔

"پہلے فائل دیکھوں گا پھر بتاؤں گا ——— تم جانتے ہو جب مجھے کسی بات کا اشتیاق ہو جائے تو میں باقی ہر چیز بھول جاتا ہوں ——— "سر راشد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو ایسے ہی سہی ——— ویسے تمہیں فائل دیکھ کر مایوسی ہوگی۔ اس میں کوئی بنیادی نکتہ ہی درج نہیں ہے جس کی بنیاد پر آگے بڑھا جائے۔ بس چند ابتدائی تفصیلات ہیں مجھے تو یوں محسوس ہوا جیسے واحد حسین کسی خاص جنگی ہتھیار پر کام کر رہے تھے ——— اگر وہ زندہ رہتے تو شاید کوئی نئی ایجاد سامنے آ جاتی ——— "سر داؤد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلو دیکھ لیں گے ——— "سر راشد نے کہا۔

اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان فائل ہاتھ میں لئے اندر داخل ہوا۔ اُس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں جھک کر سر داؤد اور سر راشد کو سلام کیا اور پھر اُس نے فائل سر داؤد کے سامنے رکھ دی۔

"ٹھیک ہے جاؤ ــــــ" سرداؤد نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"تو بھئی دیکھ لو اور اپنا اشتیاق مٹا لو ــــــ" سرداؤد نے ہنستے ہوئے فائل سرراشد کے سامنے رکھ دی۔

"سرراشد نے فائل اٹھائی اور پھر اُسے کھول کر پڑھنے لگا۔

"روشنی کم ہے یا میری آنکھیں خراب ہیں۔ ذرا یہ ٹیبل لیمپ جلانا۔" سرراشد نے کہا اور سرداؤد نے میز پر رکھے ہوئے ٹیبل لیمپ کو جلا دیا اور پھر اُسے کھینچ کر اس کا بلب والا حصہ فائل کے اوپر جھکا دیا ــــــ اب فائل پر تیز روشنی پھیل گئی۔

سرراشد نے عینک کی کمانی کو پکڑ کر درست کیا اور فائل پر جھک گئے۔ ان کا ایک ہاتھ کمانی کو پکڑے ہوئے تھا۔ وہ بڑے غور سے فائل کا مطالعہ کر رہے تھے۔ جب انھوں نے صفحہ پڑھ لیا تو پھر انھوں نے دوسرا الٹ دیا۔

سرداؤد انھیں چند لمحے غور سے دیکھتے رہے پھر انھوں نے اپنی پہلی والی فائل کھول لی۔ اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گئے۔

سرراشد کو ڈی فور فائل پڑھنے میں آدھا گھنٹہ لگ گیا ــــــ پھر انھوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی ــــــ اور اُسے سرداؤد کے سامنے بڑی لاپرواہی سے پھینکتے ہوئے کہا۔

واقعی اس میں تو کچھ بھی نہیں۔ بس کچھ ابتدائی تفصیلات ہیں ــــــ" سرراشد کے لہجے میں مایوسی تھی۔

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا ــــــ" سرداؤد نے مسکراتے ہوئے کہا اور فائل اٹھا کر اُسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"ہاں اب تمھارا اشتیاق تو ختم ہو گیا ــــــ اب بتاؤ کیا پیو گے ــــــ" سرداؤد نے کہا۔

"تمھیں معلوم ہے کہ مجھے ہاٹ کافی پسند ہے۔ بس وہی منگوا لو ــــــ" سرراشد نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اور سرداؤد نے سر ہلاتے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر دو ہاٹ کافی بھیجنے کے لیے کہا۔ چند لمحوں بعد کافی آگئی اور وہ دونوں کافی پینے کے دوران لیبارٹری کی حفاظت کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔

"تم بے فکر رہو راشد لیبارٹری میں میری اجازت کے بغیر مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی ــــــ یہی بات میں نے ایکسٹو کو بھی کی تھی ــــــ" سرداؤد نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"یہ تو میں بھی جانتا ہوں لیکن پھر بھی احتیاط اچھی چیز ہے ــــــ اچھا ایک وعدہ کرو کوئی خاص بات ہو تو ایکسٹو کو بتانے کے ساتھ ساتھ مجھے بھی ضرور بتانا ــــــ" سرراشد نے کہا۔

"او۔ کے بتا دوں گا ــــــ" سرداؤد نے حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے مجھے اجازت ــــــ میں نے صدرِ مملکت سے ملاقات کرنی ہے اور وقت ہوا چاہتا ہے ــــــ" سرراشد نے اٹھتے ہوئے کہا اور سرداؤد بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ خود انھیں چھوڑنے کمرے سے باہر آئے ــــــ مصافحہ کر کے سرراشد ایک آدمی کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ سرداؤد واپس اپنے کمرے میں آکر دوبارہ فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گئے ــــــ انھیں ایک لمحے کے لیے بھی اس بات کا خیال تک نہ آیا کہ لاکھ احتیاط کے باوجود مجرم اپنا وار کر کے واپس

بھی چلا گیا ——— اور ان کی ساری حفاظتی تدابیر دھری کی دھری رہ گئیں ہیں۔



عمران نے کار جنرل ہسپتال کی پارکنگ میں روکی اور پھر مین گیٹ کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ سیدھا انکوائری آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ انکوائری پہ اس وقت ایک خوبصورت اور حسین لڑکی کھڑی لوگوں کے تابڑ توڑ سوالات کا جواب دینے میں مصروف تھی ——— عمران خاموشی سے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد جب باقی لوگ اپنی مطلوبہ معلومات حاصل کرنے کے بعد چلے گئے تو وہ عمران کی طرف متوجہ ہوئی ——— مسلسل جواب دیتے دیتے اس کے خوبصورت ——— چہرے پر اس وقت بیزاری اور اکتاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔

"جی فرمائیے ———" لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ لہجے میں ہلکی سی جھنجھلاہٹ تھی۔

"میں بیمار ہوں مسیحا کی تلاش میں ہوں ———" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بیمار ہیں ——— مگر مجھے تو آپ اچھے بھلے نظر آ رہے ہیں ——— کیا بیماری ہے آپ کو" ——— لڑکی نے غور سے عمران کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ آپ نے شعر تو سنا ہوا ہوگا کہ ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق ———" عمران نے شعر سنانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"بس بس ——— یہ شاعری اپنے پاس رکھیے ——— آپ اپنی بیماری بتلائیے تاکہ میں آپ کو متعلقہ وارڈ میں بھیج سکوں" ——— لڑکی نے اکتاتے ہوئے لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"میرے دماغ میں روشنی بھری ہوئی ہے ——— دل میں سوز و گداز کی زیادتی ہے ——— آنکھوں سے زیادہ نظر آتا ہے۔ کانوں کو آپ کی آواز انتہائی میٹھی اور شیریں لگتی ہے ——— پھیپھڑوں کا پھیلاؤ زیادہ ہے ——— پیٹ میں کوئی بات ہضم نہیں ہوتی ——— ٹانگوں میں چلنے کی سکت زیادہ ہے۔ کم بخت تھکتی ہی نہیں ——— ہاتھوں کو چھیڑ چھاڑ کی عادت پڑ گئی ہے ———" عمران نے باقاعدہ ایک ایک عضو کی بیماری تفصیل سے گنوانی شروع کر دی۔

"اور زبان کو بواسیر ہے" ——— لڑکی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ارے آپ تو واقعی بیماری شناس معلوم ہوتی ہیں" ——— عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مسٹر ——— میں کوئی فلرٹ نہیں ہوں ——— تم اپنا وقت ضائع کر رہے ہو ——— دماغ میں روشنی ——— دل میں سوز و گداز ——— کانوں کو آواز میٹھی کیا بکواس ہے" ——— لڑکی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں ایک پھل ہوتا ہے۔ جیسے سنگترے کی نسل کا اُسے فلوٹ کہتے ہیں۔ تو وہ سُرخ ہوتا ہے۔ اندر سے باہر سے سُرخ ہو سکتا ہے۔ آپ بھی اُسی قبیلے سے تعلق رکھتی ہوں ـــــ ویسے ایک بات ہے آپ کا چہرہ بے حد خوبصورت ہے بشرطیکہ آپ اپنے چہرے پر غصّے کے تاثرات نہ اتاریں ـــــ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ اگر آپ کو مقابلہ حُسن میں شرکت کا موقع ملے اور آپ اپنے چہرے پر ذرا سی مسکراہٹ طاری کر لیں ـــــ تو یہ مقابلہ بلا مقابلہ جیت سکتی ہیں"۔
عمران نے باقاعدہ تعریف شروع کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ آپ بے حد شریر ہیں۔ آخر آپ کو پوچھنا کیا ہے ـــــ" لڑکی کے چہرے سے یک لخت غصّہ اور جھنجھلاہٹ غائب ہو گئی اور اس نے چہرے پر مسکراہٹ طاری کر لی ـــــ اور کیوں نہ کرتی مقابلہ حُسن جو جیتنا تھا۔

" آپ کا نام و پتہ ـــــ بشرطیکہ آپ کے والد اور بھائی مولا جٹ قسم کے لوگ نہ ہوں۔ ایسے لوگوں سے مجھے بے حد ڈر لگتا ہے ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

" کیا یہ ضروری ہے کہ میں آپ کو اپنا نام و پتہ بھی بتا دوں اور آپ فکر نہ کریں میرے والد وفات پا چکے ہیں اور بھائیوں جیسی نعمت سے محروم ہوں ـــــ" لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ عمران کو تسلی دینے جیسا تھا۔

" اوہ سچ سچ بڑا افسوس ہوا۔ بھائی تو واقعی بڑی نعمت ہوتے ہیں"۔
عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی کاش میرا کوئی بھائی ہوتا۔ بہرحال آپ کا مسئلہ تو حل ہو جاتا ہے نا ـــــ آپ ڈرتے ہیں ناں بھائیوں سے"۔
لڑکی نے آخر میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ افسوس نہ کریں۔ مجھے ہی اپنا بھائی سمجھ لیں ـــــ اور میں برادرِ یوسف ثابت نہیں ہوں گا۔ بلکہ آپ کے عاشقوں کے لیے واقعی مولا جٹ ہی بن کر دکھاؤں گا ـــــ" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" یُو شٹ نانسنس ـــــ" لڑکی نے غصّے سے چیختے ہوئے کہا معاملہ اس کی توقع کے برعکس ہو گیا تھا۔

" ارے ارے اپنے بھائی کو ڈانٹ رہی ہیں ـــــ اور وہ بھی انگریزی میں۔ کچھ خدا کا خوف کیجئے ـــــ" عمران نے کہا۔

" میں کہتی ہوں آپ دفع ہو جائیں ورنہ میں گارڈ کو بلا لوں گی اور آپ کو دھکّے دے کر نکال دیا جائے گا ـــــ" لڑکی نے انتہائی غصیلے انداز میں کہا۔ اس کے چہرے پر طاری ہونے والی مسکراہٹ یک لخت غائب ہو گئی تھی۔

اسی لمحے قریب سے گزرتا ہوا ایک ڈاکٹر اچانک ٹھٹھک کر رک گیا وہ ایک لمحے غور سے عمران کو دیکھتا رہا ـــــ پھر تیز تیز قدم اٹھاتا معلومات والے کمرے میں آ گیا۔ ڈاکٹر کو دیکھتے ہی لڑکی بُری طرح بوکھلا گئی۔ اس نے تیزی سے ڈاکٹر کو سلام کیا۔

" عمران صاحب آپ اور یہاں ـــــ" ڈاکٹر نے لڑکی کی طرف توجہ دیئے بغیر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ارے ڈاکٹر دلاور آپ۔ بھئی حد ہو گئی۔ صبح سے پوچھ رہا ہوں کہ

ڈاکٹر دلاور کہاں ملیں گے ـــــ مگر یہ صاحبہ کہتی ہیں اس نام کے ڈاکٹر تو یہاں ہسپتال میں ہیں ہی نہیں ـــــ آپ بڑے گم نام قسم کے ڈاکٹر ہیں شاید ـــــ" عمران نے ڈاکٹر دلاور کو دیکھتے ہی کہا۔

"میں گم نام ہوں ـــــ کیوں مذاق کر رہے ہیں آپ۔ اگر ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ ہی گم نام ہے تو پھر میں تو یہ مان ہی نہیں سکتا کہ وجیدہ مجھے نہ جانے کیوں وجیدہ ـــــ" ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ چونکہ عمران کی طبیعت کو اچھی طرح جانتے تھے اس لیے وہ اس کی حرکت کو سمجھ گئے تھے۔

"ج ـ ج ـ جناب یہ تو ......" لڑکی اتنی بوکھلا گئی کہ اس سے بات ہی نہ ہو سکی۔

"چھوڑیں عمران صاحب میں آپ کی عادت اچھی طرح جانتا ہوں آپ نے اس بیچاری کو بانس پر چڑھا کر نیچے پھینکا ہو گا ـــــ" ڈاکٹر دلاور نے عمران کا بازو پکڑ کر باہر کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے غضب خدا کا اتنا بہتان کیوں محترمہ میں نے آپ کو بانس پر چڑھا دیا ہے ـــــ" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں مڑ کر لڑکی سے کہا۔ اور لڑکی کا چہرہ تیزی سے رنگ بدلنے لگا۔

ارے چلیں بھی سہی۔ خواہ مخواہ اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرتے رہتے ہو ـــــ" ڈاکٹر دلاور نے اب سارے تکلفات چھوڑ دیئے تھے۔

"اچھا یار چلو تمہارے ہسپتال میں آئے ہیں ـــــ چاہے آکسیجن ٹینٹ میں جا پھینکو چاہے مردے خانے ـــــ" عمران نے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"تم چلو تو سہی پھر دیکھو تمہیں کہاں پھینکتا ہوں ـــــ" ڈاکٹر دلاور

نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہوئے ڈاکٹر دلاور کے دفتر میں پہنچ گئے۔

"اب پہلے بتاؤ کہ کیا پیو گے ٹھنڈا یا گرم ـــــ" ڈاکٹر دلاور نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہ ٹھنڈا نہ گرم بلکہ معتدل پیوں گا ـــــ" عمران نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"معتدل وہ کیا ہوتا ہے ـــــ" ڈاکٹر دلاور نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یار تم کیسے ڈاکٹر ہو ٹھنڈا گرم جانتے ہو معتدل نہیں جانتے۔ شربت بزوری معتدل ہوتا ہے ـــــ" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شربت بزوری تم سے تو بات کرنی ہی حماقت ہے ـــــ" ڈاکٹر دلاور نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر دفتر میں رکھا ہوا فریج کھولا اور اسی میں سے دو بوتلیں نکال کر انھیں کھولا اور گلاسوں میں ڈال کر ایک اپنے سامنے رکھ لیا اور ایک گلاس عمران کی طرف کھسکا دیا۔

"ہاں اب بتاؤ کیسے آنا ہوا اور تم میرے پاس براہ راست کیوں نہیں آئے۔ وہاں کیوں اٹک گئے تھے ـــــ" ڈاکٹر دلاور نے کہا۔

جب پہلے بڑے بڑے ڈاکٹر لٹکے ہوئے ہوں وہاں مجھ جیسا مرنجان مرنج قسم کا مریض کیسے اٹک سکتا ہے ـــــ میں تو صرف اس کا نام و پتہ پوچھ رہا تھا ـــــ" عمران نے کہا۔

"نام و پتہ پوچھ رہے تھے کیوں زیادہ پسند آ گئی ہے ـــــ" ڈاکٹر دلاور نے کہا۔

"مصنف کے لیے ضروری نہیں کہ وہ صرف پسندیدہ لوگوں کے نام و پتے پوچھے ——" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مصنف۔ ارے تم کب سے مصنف بن گئے۔ کیا جاسوسی ناولیں لکھنی شروع کر دی ہیں ——" ڈاکٹر دلاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان کے لکھنے سے کیا ملتا ہے —— میں نے ایک اور چکر سوچا ہے۔ ملک کی تمام حسیناؤں کے نام و پتوں کی ڈائریکٹری مرتب کر رہا ہوں مگر اسے چھپواؤں گا نہیں بلکہ اپنے پاس رکھوں گا —— پھر میرے گھر کے باہر عاشقوں کا میلہ ہوگا اور ایک سو روپے فی پتہ —— بولو کیسا بزنس ہے۔ لاکھوں روپے کماؤں گا ——" عمران نے پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔

"بزنس تو واقعی خوب ہے لیکن ان حسیناؤں کے والدین۔ اور بھائی قسم کے لوگوں نے فی پتہ پانچ پانچ گولیاں مارنی ہیں ——" ڈاکٹر دلاور نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا —— تم نے میرا بزنس تباہ کرا دیا ——" عمران نے افسوس بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسی مایوسی تھی جیسے اس کے کروڑوں روپے ڈوب گئے ہوں۔

"اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کہ ادھر کا چکر کیسے لگا ——" ڈاکٹر دلاور نے کہا۔

"ہوٹل قلوپطرہ میں ایک آٹھ فٹ لمبے حبشی کو میں نے ٹانگیں تڑواتے ہوئے دیکھا —— مجھے بڑا افسوس ہوا کہ اللہ نے اتنی لمبی ٹانگیں اسے دیں اور وہ ان کی قدر نہ کر سکا —— ادھر سے گزر رہا تھا کہ میں نے سوچا چلو اس سے مل لوں۔ تاکہ پتہ تو چلے کہ ٹانگیں ٹوٹنے کے بعد حبشی کیسے لگتے

ہیں ——" عمران نے کہا۔

"اوہ تم سوازو کی بات کر رہے ہو۔ وہ لمبا تڑنگا —— دیوہیکل حبشی اسے واقعی میرے وارڈ میں لایا گیا تھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹی ہوئی تھیں مگر وہ تو چلا گیا ——" ڈاکٹر نے کہا۔

"چلا گیا۔ کیا بغیر ٹانگوں کے ——" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بغیر ٹانگوں کے نہیں۔ کچھ غیر ملکی آئے تھے وہ سیکرٹری وزارت صحت تاجدار خان صاحب کا رقعہ لائے تھے اور انھوں نے فون بھی کیا تھا کہ اس حبشی کو ڈسچارج کر دیا جائے۔ چنانچہ میں نے کر دیا اور وہ اسے لے کر چلے گئے" ڈاکٹر دلاور نے کہا۔

"کس وقت کی بات ہے ——" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے۔ میں نے اس کی ہڈیاں جوڑ کر انھیں پلستر کر دیا تھا۔ وہ اسے ایک بڑی ویگن میں ڈال کر لے گئے ہیں —— اور میں اس بات پر حیران تو ہوا تھا کیونکہ ویگن انھوں نے عقبی دروازے پر کھڑی کی تھی اور وہیں سے وہ اسے لے گئے تھے —— مگر تاجدار خان صاحب کے فون کی وجہ سے میں خاموش رہا ——" ڈاکٹر دلاور نے جواب دیا۔

"اوہ مگر تاجدار خان کا اس حبشی سے کیا تعلق —— وہ رقعہ ہے تمہارے پاس ——" عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں وہ تو میں نے انھیں واپس کر دیا تھا ——" ڈاکٹر دلاور نے کہا۔

"کیا تم تاجدار خان صاحب کی آواز پہچانتے ہو ——" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں اچھی طرح۔ وہ ہمارے محکمے کے باس ہیں۔ فون پر وہی تھے ——"

ڈاکٹر دلاور نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے اچھا شکریہ ـــــ" عمران نے اُٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر دلاور سے مصافحہ کر کے تیزی سے کمرے سے باہر نکلتا چلا آیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے آثار نمایاں تھے ـــــ کیونکہ تاجدار خان سیکرٹری وزارت صحت کا فون اور اس حبشی کے لیے بات کچھ بن نہ رہی تھی ـــــ اس سے تو صاف ظاہر تھا کہ تاجدار خان مجرموں سے ملے ہوئے ہیں۔

"عمران ہسپتال سے باہر آیا اور ایک طرف بنے ہوئے پبلک بوتھ کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ اس نے سکے ڈال کر رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی فرمائیے ـــــ" دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"تاجدار خان صاحب سے بات کرائیے ـــــ میں سنٹرل انٹیلی جنس بیورو سے بول رہا ہوں ـــــ" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خان صاحب تو ایک بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کے لیے جنیوا گئے ہوئے ہیں وہ ایک ہفتے بعد آئیں گے ـــــ" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کب گئے ہیں ـــــ" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"چار روز ہو گئے ہیں ـــــ" دوسری طرف سے جواب ملا۔

"اوہ اچھا شکریہ ـــــ" عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا ـــــ وہ سمجھ گیا کہ صرف حبشی کو وہاں سے فوری ڈسچارج کرانے کے لیے تاجدار خان کا نام استعمال کیا گیا ہے۔

اس نے دوبارہ سکے ڈال کر نمبر گھمائے۔

"ایکسٹو ـــــ" دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ اس حبشی سوانزو کو ہسپتال سے ڈسچارج کرا لیا گیا ـــــ کیپٹن شکیل کی طرف سے کوئی رپورٹ ملی ہے ـــــ" عمران نے کہا۔

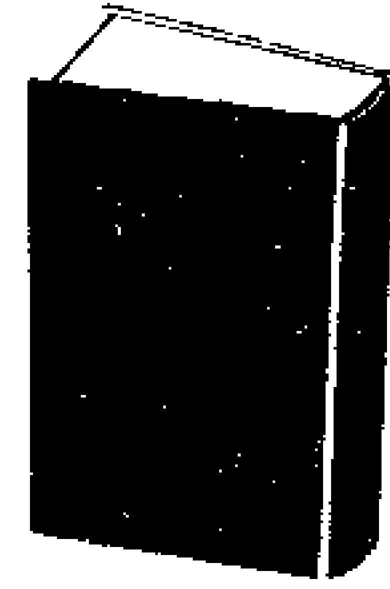
"جی ہاں کیپٹن شکیل نے ابھی ابھی رپورٹ دی ہے کہ اس نے اس ویگن کو تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی ـــــ لیکن دلاور چوک پر اچانک ٹرین آجانے کی وجہ سے پھاٹک بند ہو گیا ـــــ اور اس طرح وہ ویگن نکل گئی ـــــ اس نے اس ویگن کو تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود ـــــ" بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ آخری کلیو بھی ہاتھ سے نکل گیا ـــــ اب کوئی نئی بات سوچنی پڑے گی۔ او۔ کے تم ایسا کرو کہ ممبروں کو شہر میں گشت کے لیے کہہ دو ـــــ انہیں مادام ٹیلر اور اس کے ساتھی کا حلیہ بتا دینا۔ اس سے ملتے جلتے حلیے کے غیر ملکیوں کی انھوں نے نگرانی کرنی ہے ـــــ وہ ضرور باہر نکلیں گے چاہے میک اپ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ شاید کوئی کلیو مل جائے ـــــ" عمران نے کہا۔

"بہتر میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں ـــــ" بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھا اور پھر بوتھ سے باہر نکل آیا۔

اب وہ اپنے فلیٹ کی طرف واپس جا رہا تھا۔ اس کا ذہن بری طرح اُلجھا ہوا تھا ـــــ اس کیس میں کچھ ایسا ہو رہا تھا کہ کسی طرح بھی کوئی لائن آف ایکشن سامنے نہ آ رہی تھی اور نہ ہی مجرموں کے مقصد کا پتہ چل رہا تھا

کہ ان کا اصل مشن کیا ہے ـــــ بہرحال وہ مطمئن تھا کہ جو بھی مشن ہوگا۔ اس کے لیے انھیں لیبارٹری میں جانا ہی پڑے گا ـــــ اُسے سرداؤد کی صلاحیتوں پر پورا بھروسہ تھا کہ وہ مشکوک ہوتے ہی ضرور اُسے فون کریں گے۔ یہی سوچ کر وہ فلیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔



"مادام مادام ہم کامیاب ہو گئے ـــــ کامیاب ہو گئے ـــــ" ہائی برڈ نے خوشی سے اچھل کر دروازے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا وہ کیسے اتنی جلدی ـــــ" مادام نے خوشی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں بس اتفاق ہے کہ کام بن گیا ـــــ" ہائی برڈ نے جیب سے وہی عینک نکالی جو اُس نے سر راشد کے میک اپ میں پہنی ہوئی تھی۔ اور پھر اُس نے اُس کی کمانی کے کونے کو کسی پیچ کی طرح کھولنا شروع کر دیا اور اس کے بعد اس نے کمانی کے سرے کو زور سے جھٹکا ـــــ دوسرے

لمحے ایک باریک سی فلم رُول کی ہوئی باہر آگئی۔

"یہ لو فائل کی مکمل فلم" ـــــ ہائی برڈ نے فلم مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ارے واقعی ـــــ مگر یہ ہوا کیسے" ـــــ مادام نے حیرت بھرے لہجے میں فلم کو دیکھتے ہوئے کہا اور ہائی برڈ نے بتایا کہ سر راشد کے میک اپ میں یہ عینک پہننے میں سرداؤد سے ملنے چلا گیا ـــــ وہاں اس فارمولے کا ذکر آیا ـــــ میں نے اُسے دیکھنے کی خواہش کی۔ انتظام میں پہلے کر کے گیا تھا۔ چنانچہ سرداؤد کے سامنے میں نے اس میں موجود جدید ترین کیمرے کو آن کر دیا اور فلم تیار ہو گئی" ـــــ ہائی برڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر اس کے لئے تو تیز روشنی چاہیئے" ـــــ مادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ٹیبل لیمپ جلوالیا تھا ـــــ کام ہو گیا" ـــــ ہائی برڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ ـــــ ہائی برڈ ویری گڈ! ـــــ تم واقعی ہائی برڈ ہو ـــــ اُونچی اڑانیں کرتے ہو ـــــ جس فلم کے لئے ایکریمیا کی سیکرٹ سروس سر ٹکراتی پھری، وہ فلم تم نے اتنی آسانی سے حاصل کر لی ـــــ ویری گڈ! ـــــ تم واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو ـــــ بہت خوب ہائی برڈ! بہت خوب" ـــــ مادام کا چہرہ خوشی اور مسرت کی شدت سے پھٹا پڑ رہا تھا۔

"اب مسئلہ ہے یہاں سے فوراً نکلنے کا" ـــــ ہائی برڈ نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ نکل چلتے ہیں۔ سیٹیں ریزرو کروالو" ـــــ مادام نے کہا۔

"اتنا آسان نہیں ہو سکتا ہے۔ سیکرٹ سروس نے ایئر پورٹ پر آدمی بھیج رکھے ہوں ـــــ اور پھر تمہارے سوانرو کا بھی مسئلہ ہے۔ اُس کی ٹانگیں پلستر شدہ ہیں وہ تو فوراً نگاہوں میں آجائے گا ـــــ" ہائی برڈ نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی اس کے متعلق کچھ سوچنا پڑے گا ـــــ" مادام نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ کا طوطا پال رکھا ہے تم نے ـــــ گولی مار کر پھینک دو اور ویسے بھی اب ٹانگیں ٹوٹنے کے بعد وہ تمہارے کس کام کا رہا۔ لڑنے کی حالت تم نے دیکھ لی ـــــ" ہائی برڈ نے کہا۔

"تم تو خواہ مخواہ اس سے جلتے ہو۔ وہ حبشی بڑا خطرناک تھا۔ بہرحال میں نے اُس پر بے حد محنت کی ہے اور آج تک اس نے کبھی کسی سے مار نہیں کھائی ـــــ اب ذرا مزید ٹریننگ لے لے گا ـــــ" مادام نے تلخ لہجے میں کہا۔

"چلو تمہاری مرضی لیکن اب ـــــ اسے یہاں سے کیسے لے جائیں ـــــ" ہائی برڈ نے کہا۔

"لے جانے کی کیا ضرورت ہے وہ یہاں اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتا ـــــ جب ٹھیک ہو جائے گا آجائے گا۔ ہم دونوں نکل چلتے ہیں ـــــ" مادام نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے اس طرح کسی کو ہم پر شک نہ ہو گا ـــــ" ہائی برڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اس سرداسند کا کیا کیا تم نے ـــــ" مادام نے اچانک کسی خیال

کے تحت پوچھا۔

"کرتا کیا ہے۔ بندھا ہوا پڑا ہے ـــــ اُسے مارنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ جس وقت ہمارا جہاز یہاں سے پرواز کرے گا۔ ہمارے آدمی اُسے بے ہوش کر کے کسی پارک میں پھینک دیں گے ـــــ" ہائی برڈ نے جواب دیا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے پھر اب چلنے کا بندوبست ہونا چاہیے۔ میں چاہتی ہوں پہلی فرصت میں یہاں سے نکل چلیں ایسا نہ ہو کہ کوئی چکر چل جائے ـــــ" مادام نے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور اس کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ایئر پورٹ انکوائری ـــــ" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جواب ملا۔

" دیکھئے ہمیں فوری طور پر مغربی جرمنی جانے کے لیے کوئی پرواز چاہیئے۔ دو سیٹیں اِٹ از ایمرجنسی ـــــ" مادام نے میٹھے لہجے میں کہا۔

اوہ دو سیٹیں چاہیں ـــــ" دوسری طرف سے چونکتے ہوئے کہا گیا۔

"جی ہاں پلیز ـــــ" مادام نے کہا۔

"آپ لکی ہیں مادام ابھی چند لمحے پہلے دو سیٹیں کینسل ہوئی ہیں۔ پرواز ایک گھنٹے بعد روانہ ہو جائے گی آپ فوراً ایئر پورٹ پہنچ جائیں ـــــ" دوسری طرف سے کہا گیا

" تو ہماری سیٹیں بُک کر لیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی کوئی اور صاحب ٹپک پڑیں ـــــ ہم ابھی ایئر پورٹ پہنچ جاتے ہیں اور دیکھئے آپ کی اس مہربانی کے صلے میں آپ کو سو ڈالر انعام نقد بھی دوں

گی ـــــ" مادام نے کہا۔

" سو ڈالر ـــــ اوہ شکریہ۔ کس نام سے بکنگ کروں ـــــ" دوسری طرف سے بولنے والے کی یقیناً باچھیں کھل گئی تھیں۔

" مسٹر اینڈ مسز مائیکل ـــــ" مادام نے کہا۔

" او۔ کے ہو گئیں بک ـــــ آپ ایئرپورٹ پہنچ کر انکوائری میں تشریف لائیں میرا نام جابر علی ہے ـــــ میں تمام کارروائی آپ کے آنے تک مکمل کرادوں گا۔ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ـــــ" جابر علی نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بے حد خوشامدانہ تھا۔

" اگر آپ اتنے ہی مہربان ہیں تو ہم آپ کو مایوس نہیں کریں گے۔ انعام سو ڈالر کے بجائے دو سو ڈالر بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک مسئلہ ہے۔ ہمارے کچھ دشمن ہمیں روکنا چاہتے ہیں کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم کسی کی نگاہوں میں آئے بغیر جہاز میں سوار ہو جائیں ـــــ" مادام نے کہا۔

" کیوں نہیں ہو سکتا سب کچھ ہو سکتا ہے مسز مائیکل۔ آپ ایسا کریں گیٹ وے نمبر تھری پر پہنچ جائیں ـــــ جہاں سے ہیوی سامان گزرتا ہے۔ میں وہاں موجود ہوں گا۔ میں وہیں سے آپ کو لے چلوں گا اور آپ کو جہاز تک پہنچا دوں گا ـــــ میری ڈیوٹی آدھے گھنٹے بعد آف ہونے والی ہے ـــــ" جابر علی نے جواب دیا۔

" ویری گڈ۔ ویری گڈ شکریہ ـــــ ہم آدھے گھنٹے بعد پہنچ جائیں گے" مادام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" او۔ کے میں انتظار کروں گا ـــــ" جابر علی نے جواب دیا اور مادام نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" اس ملک میں تو ہماری قسمت واقعی عروج پر ہے۔ تم ایسا کرو مائیکل والی تصویر جیسا میک اپ کر لو ـــــ میں بھی مسز مائیکل بن جاتی ہوں اور پھر میں نے مسٹر راشد اور مسٹر داؤد کے متعلق بھی ہدایات دینی ہیں۔ ہمیں آدھے گھنٹے تک ایئرپورٹ پہنچ جانا چاہیے ـــــ" مادام نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے فلم پہلے ہی احتیاط سے جیب میں ڈال لی تھی۔

" ٹھیک ہے مگر یہ مغربی جرمنی کا کیا چکر ہے کیوں نہ سیدھے ایکریمیا چلتے وہاں جا کر یہ فلم ان کے حوالے کر کے جان چھڑاتے ـــــ" ہائی برڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" تمہارا دماغ صرف کیس کی حد تک چلتا ہے ہائی برڈ ـــــ تم بزنس کے معاملات نہیں سمجھتے۔ میں مغربی جرمنی میں بیٹھ کر مزید سودا بازی کروں گی۔ ایک کروڑ ڈالر ہم نے پہلے وصول کیے ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے پچاس لاکھ نہیں تو پچیس لاکھ ڈالر مزید حاصل کیے جا سکتے ہیں ـــــ" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ واقعی یہ بزنس والا کام تمہارا ہی ہے ـــــ چلو ٹھیک ہے۔ مجھے تو مغربی جرمنی سے چھٹی مل جائے گی نا ـــــ میں جزیرہ ہوائی میں کچھ مصروفیات ادھوری چھوڑ آیا تھا انہیں پورا کرلوں گا ـــــ" ہائی برڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اچھا مجھ سے زیادہ اچھی تفریح تمہیں ہوائی میں ملے گی ـــــ" مادام نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" اوہ ویری گڈ تم مہربان ہو تو پھر مجھے کس کی پرواہ ہے ـــــ" ہائی برڈ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں اس بار تمہاری کارکردگی کا بھرپور انعام دینا چاہتی ہوں ایک ہفتے کا انعام لیکن اپنے مینشن میں ——— مغربی جرمنی میں نہیں" مادام نے کہا۔

او ایک ہفتہ تمہارے ساتھ تمہارے مینشن میں گزارنے کے لیے تو میں اپنی زندگی کے دس سال قربان کر سکتا ہوں مادام ———" ہائی برڈ نے جھک کر آداب بجالاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے چلو اب تیاری کرو ——— ایسا نہ ہو کہ فلائٹ مس ہو جائے" مادام نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ملحقہ کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی جب کہ ہائی برڈ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اور پھر آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں ٹیکسی میں سوار ہو کر گیٹ دے مبرتھری پر پہنچ گئے ——— جہاں ایک نوجوان بڑی بے چینی سے ان کے انتظار میں کھڑا تھا۔

"مسٹر اینڈ مسز مائیکل ———" اس نے ان دونوں کو دیکھتے ہی آگے بڑھ کر کہا۔

"ہاں اور آپ یقیناً جابر علی ہیں ———" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل میڈم تمام کام مکمل ہیں۔ میں نے آپ کی ٹکٹوں کی ادائیگی بھی کر دی ہے تاکہ آپ کو ادھر نہ جانا پڑے ——— جابر علی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی دو ٹکٹیں مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ آپ واقعی کام کے آدمی ہیں ———" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے ٹکٹیں کھول کر انھیں غور سے دیکھا اور پھر اس نے ہینڈ بیگ کھول کر دونوں ٹکٹیں اس میں رکھیں اور نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر

جابر علی کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹکٹوں کی رقم کے علاوہ یہ پانچ سو ڈالر سے بھی زیادہ ہیں سب رکھ لیجیے" مادام نے کہا اور جابر علی کا چہرہ اتنی رقم کو دیکھ کر یوں کھل اٹھا جیسے دنیا جہاں کی مسرتیں اس کے دل میں گھس گئی ہوں۔

"شکریہ آئیے میرے ساتھ" جابر علی نے جلدی سے گڈی اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ان دونوں کو لیے ہوئے ایئرپورٹ ٹرمینل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران دوپہر کے کھانے میں مصروف تھا لیکن اس کا ذہن مادام ٹیلبہ کے کیس میں بری طرح الجھا ہوا تھا ــــــ یہ واحد کیس تھا جس نے عمران جیسے شخص کو بھی بری طرح الجھا کر رکھ دیا تھا۔ مجرموں نے صرف ایک ڈرامہ کھیلا اور سرداؤد کی لیبارٹری کا پتہ لگا لیا۔ اس کے بعد کیا کر رہے ہیں۔ ان کا کیا مشن ہے۔ یہ سب کچھ مکمل اندھیرے میں تھا۔ نہ ہی مجرم کوئی حرکت کر رہے تھے اور نہ ہی ان کا کوئی کلیو مل رہا تھا۔ صفدر کو زخمی کر کے مادام ٹیلبہ اور ہائی برڈ دونوں غائب ہو گئے۔ کیپٹن شکیل کو ڈاج دینے کے بعد وہ سواز بھی غائب ہو گیا۔ اب سیکرٹ سروس والے شہر میں مارے مارے پھر رہے تھے لیکن مجرموں کا دور دور تک کہیں اتہ پتہ نہ مل رہا تھا۔ سرداؤد کی طرف سے بھی کوئی اطلاع نہ تھی۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے سرے سے کوئی کیس ہی نہ ہو ــــــ لیکن عمران جانتا تھا کہ مجرم موجود ہیں۔ ظاہر ہے انھوں نے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہے۔ لیکن کیا کرنا ہے۔ سرداؤد کی لیبارٹری میں کوئی ایسا

فارمولا موجود نہ تھا ــــــ جیسے وہ چرانے کی کوشش کرتے۔ کوئی ایسا سائنسدان نہ تھا جس کے متعلق یہ سوچا جا سکتا کہ اسے اغوا کرنے کا پروگرام ہوگا۔ اس کے باوجود مجرم موجود تھے اور ظاہر ہے کچھ نہ کچھ کر ہی رہے ہوں گے ــــــ کیا کر رہے ہوں گے یہی ایک سوالیہ نشان تھا جس کا جواب کسی طرح بھی نہ مل رہا تھا۔

اسی لمحے قریب موجود تپائی پر رکھے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں ــــــ" عمران نے جان بوجھ کر سلیمان کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سلیمان عمران فلیٹ میں ہے ــــــ" دوسری طرف سے سرسلطان کی خشک آواز سنائی دی۔

"فلیٹ میں تو نہیں ہے البتہ کمرے میں بیٹھا اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہے۔ ویسے سرسلطان صاحب یہ ٹامک ٹوئیاں کیا چیز ہوتی ہے۔ کوئی سوئیاں ٹائپ کی چیز ہے ــــــ" عمران نے بدستور سلیمان کے لہجے میں کہا۔

"فون عمران کو دو اور سنو آئندہ ہوش میں رہ کر میرے ساتھ بات کیا کرو۔" سرسلطان کا لہجہ اور بھی زیادہ خشک ہو گیا۔

"آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ کے باورچی نے آج آپ کو ہری مرچیں کھلا دی ہیں۔ اپنے باورچی کو خرچہ دیا کریں ــــــ تاکہ کوئی سبزی ہی لے آیا کرے۔ ہری مرچیں مفت مل جاتی ہیں ناں ــــــ" اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ تو تم تھے۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ سلیمان نے تو کبھی میرے ساتھ اس لہجے میں بات نہیں کی ۔۔۔۔" سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ۔۔۔۔ یہ بات ہے مجھ پر خواہ مخواہ رعب جھاڑتا رہتا ہے کہ میں سر سلطان۔ سر رحمان کو جھاڑ پلا دیا کرتا ہوں ۔۔۔۔ وہ سب میرے ساتھ بات کرتے ہوئے بس جی جی کیا کرتے ہیں ۔۔۔۔" عمران نے کہا۔

"دیکھو عمران بیٹے میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے۔ میں تمھیں اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ سر راشد کو جانتے ہو نا ۔۔۔۔" سر سلطان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سارے سروں کو جانتا ہوں جتنے بھی اونچے عہدے ہیں سب انہی سروں نے سنبھال رکھے ہیں ۔۔۔ بے چارے باقی جسم تو سڑکوں پر مارے مارے پھرتے ہیں ۔۔۔۔" عمران نے جواب دیا۔

"تم پھر پٹڑی سے اتر گئے ۔۔۔۔ سر راشد کو کل رات اغوا کر لیا گیا اور آج انھیں ہوش آیا ہے تو وہ نیشنل پارک کی ایک بنچ پر پڑے ہوئے تھے ۔۔۔۔" سر سلطان نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔۔۔۔ سر راشد کو اغوا کر لیا گیا تھا ۔۔۔۔" عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ وہ اپنی کوٹھی میں بستر میں سوئے ہوئے تھے کہ اب انھیں نیشنل پارک کی بنچ پر ہوش آیا ۔۔۔۔ اب یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر انھیں کہاں لے جایا گیا اور پھر مسلسل بے ہوش رکھ کر کیوں چھوڑ دیا گیا۔ کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوئی ۔۔۔۔" سر سلطان نے کہا۔

"سر راشد وزارت سائنس اور ٹیکنالوجی میں سیکرٹری ہیں نا ۔۔۔۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ اسی شام غیر ملکی دورے سے واپس آئے تھے اور رات کو دیر تک دفتر میں بیٹھے رپورٹ تیار کرتے رہے ۔۔۔۔ اسی رات کو اغوا کر لیا گیا۔ انھیں ہوش آتے ہی سب سے پہلے اسی رپورٹ کا خیال آیا کہ شاید مجرم یہ رپورٹ اڑانا چاہتے تھے ۔۔۔۔ لیکن دفتر پہنچ کر انھیں معلوم ہوا کہ رپورٹ اسی طرح محفوظ ہے اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ سر راشد کے عملے کے مطابق سر راشد صبح دفتر میں صحیح وقت پر آئے۔ انھوں نے اپنے دفتر میں بیٹھ کر تھوڑا سا کام کیا اور پھر وہ اٹھ کر چلے گئے ۔۔۔۔ وہ سٹاف کار خود لے گئے تھے۔ انھوں نے ڈرائیور کو بھی ساتھ نہ لیا تھا ۔۔۔۔" سر سلطان نے جواب دیا۔

"اوہ پتہ چلا کہ وہ کہاں گئے تھے ۔۔۔۔" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"انھیں تو کچھ یاد نہیں ۔۔۔۔ انھیں تو صرف اتنا یاد ہے کہ وہ اپنے بستر میں سوئے ہوئے تھے اور انھیں ہوش نیشنل پارک کی بنچ پر آیا ۔۔۔۔" سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں معلوم کر لوں گا کہ چکر کیا ہے ۔۔۔۔" عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ۔۔۔۔" دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس پی۔ اے ٹو سر داؤد ۔۔۔۔" دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ـــــ سر داؤد سے بات کراؤ ـــــ" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"بہتر ہولڈ کیجئے ـــــ" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد سر داؤد کی آواز سنائی دی۔

"داؤد بول رہا ہوں عمران بیٹے۔ میرے متعلق کوئی نئی خبر ہے کیا ـــــ" سر داؤد کی آواز سنائی دی۔

"آج آپ کی لیبارٹری میں کون کون آیا تھا ـــــ" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

میری لیبارٹری میں سوائے سر راشد کے اور تو کوئی نہیں آیا۔ کیوں کیا ہوا ـــــ" سر داؤد نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"سر راشد کس وقت آئے تھے ـــــ" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"دس بجے کے قریب آئے تھے۔ بس گپ شپ لگا کر چلے گئے مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو ـــــ" سر داؤد نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ نے انھیں چیک کیا تھا وہ میک اپ میں تو نہیں تھے ـــــ" عمران نے کہا۔

"میک اپ میں اور سر راشد یہ کیا کہہ رہے ہو ـــــ میں نے تو انھیں سپیشل ڈے سے اندر بلوایا تھا مگر وہ اصل سر راشد تھے میرے تو وہ کلاس فیلو رہے ہیں ـــــ میں انھیں اچھی طرح جانتا ہوں ـــــ" سر داؤد نے کہا۔

"آپ نے ان کی آنکھیں چیک کی تھیں ـــــ" عمران نے پوچھا۔

"آنکھیں ارے مگر انھوں نے تو گہرے شیشوں کی عینک لگا رکھی تھی۔ وہ کہہ رہے تھے کہ غیر ملکی دورے کے دوران ان کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی ہے۔ ویسے انھوں نے میرے سامنے عینک اتار کر شیشے صاف کئے تھے

لیکن اس وقت ان کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں ـــــ" سر داؤد نے کہا۔

"انھوں نے کوئی فائل تو نہیں دیکھی یا کوئی خاص بات تو نہیں پوچھی ـــــ" عمران نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"نہیں بس ادھورے فارمولے کی فائل منگوا کر دیکھی تھی۔ دیکھی کیا اس کا ایک ایک لفظ پڑھا اور پھر فائل مجھے دے کر واپس چلے گئے ـــــ مگر چکر کیا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ ـــــ" سر داؤد نے پریشان لہجے میں کہا۔

"وہ سر راشد نقلی تھے۔ اصل سر راشد کو ان کی کوٹھی سے اغوا کر لیا گیا تھا ـــــ انھیں ابھی ابھی نیشنل پارک کی ایک بنچ پر ہوش آیا ہے" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سر راشد میرے سامنے بیٹھے رہے ہیں۔ انھوں نے مجھ سے بات چیت کی ہے۔ گپ شپ لگائی ہے ـــــ" سر داؤد کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"کیا انھوں نے ادھورے فارمولے کی فائل پڑھتے ہوئے تیز روشنی کا مطالبہ کیا تھا ـــــ" عمران نے پوچھا۔

"ہاں انھوں نے کہا تھا کہ روشنی کم ہے تو میں نے ٹیبل لیمپ جلا دیا۔ دیا ـــــ" سر داؤد نے جواب دیا۔

"وہ فائل پڑھنے کے دوران عینک کی کمانی کو مسلسل پکڑے رہے ہوں گے ـــــ بلکہ اس پر اپنا ہاتھ پھیرتے رہے ہوں گے ـــــ" عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں اب مجھے خیال آ رہا ہے پہلے وہ ٹھیک بیٹھے تھے پھر فائل پڑھتے وقت ان کا ہاتھ مسلسل عینک کی کمانی پر رہا تھا ـــــ" سر داؤد

نے کہا۔ ان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ فائل انھوں نے خود کہہ کر منگوائی تھی ——" عمران نے پوچھا۔

"ہاں پس مجرموں کا ذکر آگیا تو میں نے انھیں بتا دیا کہ میرے پاس ایسا فارمولا نہیں ہے۔ صرف ایک ادھورا فارمولا پڑا ہوا ہے —— جس پر انھوں نے اس فارمولے کو دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ میں نے منگوا کر ان کے سامنے رکھ دیا وہ اسے پڑھتے رہے پھر فائل مجھے دے کر واپس چلے گئے مگر تم کہہ رہے ہو کہ وہ نقلی تھے۔ اگر نقلی تھے تو پھر وہ یہاں کیا کرنے آئے تھے ——" سر داؤد نے کہا۔

"سر داؤد میں تو سمجھتا تھا کہ آپ بے حد ذہین اور محتاط آدمی ہیں لیکن آپ نے زبردست لاپرواہی کا ثبوت دیا ہے۔ میں نے آپ کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ آپ محتاط رہیں اور کسی قسم کی مشکوک بات پر مجھے اطلاع دیں مگر آپ نے قطعاً خیال نہیں کیا —— مجرم اپنا وار کر کے چلے بھی گئے اور ہم یہاں بیٹھے بھاڑ جھونک رہے ہیں ——" عمران کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"مگر تم نے تو کہا تھا کہ اگر کوئی فائل لیبارٹری سے باہر منگوائی جائے تو میں تمھیں اطلاع دوں —— فائل تو باہر منگوائی ہی نہیں گئی اور پھر مجھے تو اب تک اس بات کا یقین نہیں آرہا کہ سر راشد نقلی تھے ——" سر داؤد کا لہجہ بھی تلخ ہوگیا۔

"ہو سکتا ہے کہ آپ درست کہہ رہے ہوں —— یہ ہو سکتا ہے کہ مجرموں نے سر راشد کو اغوا کر کے انھیں ہپناٹائز کر کے ٹرانس میں آپ کے پاس بھیجا ہو ——" عمران نے ایک اور پہلو پر غور کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں تھا اگر وہ ٹرانس میں ہوتے تو مجھے ایک لمحے میں پتہ چل جاتا۔ تم جانتے ہو اس سلسلے میں میرا مطالعہ اور مشاہدہ کتنا ہے" سر داؤد نے فوراً ہی اس بات کی تردید کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ مجرموں کو اس بات کا پوری طرح علم ہے کہ آپ ہپناٹزم میں ماہر ہیں تو پھر میک اپ میں آیا ہوگا۔ کاش آپ اسے سیدھے راستے سے اندر آنے دیتے تو فوراً ہی نقلی ہونے کا پول کھل جاتا ——" عمران نے کہا۔

"ہاں اگر وہ سپیشل وے سے نہ آتے تو واقعی ایسا ہو جاتا لیکن مجھے تو اس بات کا تصور تک نہ تھا کہ سر راشد بھی نقلی ہو سکتے ہیں اور پھر چونکہ وہ اپنے ساتھ کچھ نہیں لے گئے اس لیے بھی میں مشکوک نہیں ہوا ——" سر داؤد نے کہا۔

"بہرحال سر داؤد اب بات سمجھ میں آگئی —— مجرموں کو وہی ادھورا فارمولا چاہیے تھا اور وہ لے گئے۔ اس عینک میں جدید ترین کیمرہ فٹ تھا —— ٹیبل لیمپ کی تیز روشنی میں کمانی پر دباؤ ڈالنے سے وہ کیمرہ فائل کی فلم بناتا رہا اور مجرم آپ کے سامنے بیٹھ کر اپنا مشن مکمل کر گئے —— بہرحال آپ کا کوئی قصور نہیں ہے ——" عمران نے جواب دیا۔

"مگر اس ادھورے فارمولے کا وہ کیا کریں گے ——" سر داؤد نے کہا۔

"وہ واحد حسین سائنسدان جنھوں نے یہ فارمولا شروع کیا تھا —— کتنا عرصہ باہر رہے تھے ——" عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"وہ تقریباً ایک ماہ باہر رہے تھے کیونکہ انھیں کانفرنس کے لیے مقالہ تیار کرنا تھا ——— وہ اسے وہیں اطمینان سے تیار کرنا چاہتے تھے ——— مگر پھر ان کے حادثے کی اطلاع ملی تھی اور ان کی لاش بھی واپس آئی ———" سرداؤد نے جواب دیا۔

"انھوں نے کانفرنس میں مقالہ پڑھا تھا ———" عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہ کانفرنس ہی کینسل ہو گئی تھی ———" سرداؤد نے جواب دیا۔

"تو وہ مقالہ تو اُن کے سامان کے ساتھ آیا ہوگا ———" عمران نے پوچھا۔

"نہیں ——— ارے واقعی ان کے سامان میں کوئی مقالہ نہ تھا۔ اس وقت تو ہمیں اس کا خیال تک نہیں آیا ——— اب تمھارے بات کرنے پر خیال آرہا ہے ———" سرداؤد نے جواب دیا۔

"اس سے تو ساری بات ہی بدل جاتی ہے ——— اور اب یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ مجرموں کو کیوں اس ادھورے فارمولے سے دلچسپی تھی ———" عمران نے کہا۔

"مگر میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی ———" سرداؤد نے کہا۔

"سرداؤد بات سیدھی سی ہے آپ نے مجھے بتایا تھا کہ اس ادھورے فارمولے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کسی نئے جنگی ہتھیار کا فارمولا ہے لیکن اس کی بنیاد کا پتہ نہیں چلتا اور اس میں ابتدائی تفصیلات ہیں ———" عمران نے کہا۔

"ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے ———" سرداؤد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو ایسا ہوا ہوگا کہ واجد حسین نے باقی فارمولا ایکریمیا کی لیبارٹری میں ریسرچ کر کے مکمل کیا ہوگا ——— اس کے لیے بہانہ بین الاقوامی کانفرنس

کا بنایا گیا ہوگا۔ جب فارمولا مکمل ہو گیا تو بدقسمتی سے واجد حسین حادثے کا شکار ہو گئے ——— اس طرح وہ مکمل فارمولا ایکریمیا کی حکومت کے حوالے نہ کر سکے ہوں گے اور ابتدائی تفصیلات کے بغیر وہ فارمولا قابلِ عمل نہ ہوگا۔ اس لیے انھوں نے آدھا فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اب مجھے یاد آرہا ہے کہ پہلے ایک بار ایکریمیا سیکرٹ سروس کے کچھ سیکرٹ ایجنٹ یہاں آئے تھے۔ وہ بھی آپ کی لیبارٹری کی تلاش میں تھے۔ میرے ہاتھوں مارے گئے۔ اس کے بعد ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ایس بھری بھی آپ کی لیبارٹری کی تلاش میں آئی تھی کہ ہم سے ٹکرا گئی ——— اور نتیجہ یہ ہوا کہ تنظیم ختم ہو گئی ——— اب مجھے یقین ہے کہ ایکریمیا سیکرٹ سروس نے بین الاقوامی مجرم ہائی برڈ کی خدمات حاصل کی ہیں ——— اور اس بار بدقسمتی سے وہ کامیاب رہے اور ہم ناکام رہے وہ یہ فلم حاصل کر چکے ہیں ———" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران بیٹے یہ تو بہت بُرا ہوا ——— مجھے تو یہ خیال بھی نہیں آیا۔ اب مجھے یاد آرہا ہے کہ واجد حسین وہاں کی سپر لیبارٹری میں باقاعدہ کام کرتے رہے ہیں ——— مجھے اڑتی اڑتی سی خبر ملی تھی ——— لیکن میں نے پرواہ نہ کی۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا قیمتی فارمولا غیروں کے ہاتھوں میں چلا گیا اور چونکہ یہ سب میری لاپرواہی اور غفلت سے ہوا ہے اس لیے میں مجرم بنتا ہوں ——— اور مجرم کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے ———" سرداؤد کے لہجے میں مایوسی تھی۔

"میں آپ کے جذبات کو اچھی طرح جانتا ہوں جناب لیکن اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے اس بار جو مجرم ہم سے ٹکرائے ہیں وہ واقعی

بے حد ذہین اور چالاک ہیں ـــــ لیکن آپ فکر نہ کریں اب یہ میرا فرض ہے کہ میں اپنے ملک کا قیمتی فارمولا واپس لے آؤں ـــــ اور اب یہ ادھورا فارمولا ہی واپس نہیں آئے گا بلکہ مکمل فارمولا واپس آئے گا ـــــ "
عمران کے لہجے میں بے پناہ خود اعتمادی تھی ۔

" مگر کیسے آئے گا ـــــ آدھا فارمولا تو گیا ۔ باقی آدھا تو ظاہر ہے ایکریمیا حکومت کے قبضے میں ہوگا اور وہاں سے اس کا حاصل کرنا اوّل تو ناممکن ہے اور دوسری بات یہ کہ ہمارے والا آدھا جب ان کے پاس پہنچے گا تو پھر وہ ہتھیار بنا لیں گے اور پھر اس فارمولے کے حصول کا کوئی فائدہ بھی نہ ہوگا ـــــ " سر داؤد نے جواب دیا ۔

" آپ بے فکر رہیں یہ آدھا فارمولا بھی ان کے ہاتھوں تک نہیں پہنچنے دوں گا ـــــ یہ ہتھیار آپ ہی تیار کریں گے ۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں اور سب باتیں مجھ پر چھوڑ دیں ـــــ " عمران نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا ۔

" لیکن جب حکومت کو اس بات کا علم ہوگا اور میری غفلت اور لاپرواہی ان کے نوٹس میں آئے گی تو پھر میری زندگی بیکار ہوگی ـــــ میں نے اب تک جو اپنی عزت اور ساکھ بنائی ہے وہ سب ختم ہو جائے گی ـــــ " سر داؤد نے کہا ۔

" سر داؤد آپ جیسے عظیم سائنسدان کی ہمارے ملک کو سخت ضرورت ہے ۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے ـــــ حکومت کو اس کا پتہ ہی نہ چل سکے گا ۔ اور آپ کی عزت اور ساکھ قائم رہے گی ـــــ آپ بے فکر رہیں اور بس میرے لیے دعا کریں ـــــ " عمران نے کہا ۔ اس کے لہجے میں امید کی نمایاں جھلکیاں تھیں ۔

" اوہ اگر ایسا ہو جائے تو عمران بیٹے میں تمام عمر تمہارا ممنون رہوں گا "
سر داؤد کے لہجے میں ممنونیت کی جھلکیاں تھیں ۔

" آپ بے فکر رہیں اور سنیں کسی سے کسی قسم کی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے ـــــ البتہ وہ ادھورے فارمولے والی فائل کو آپ سنبھال کر رکھیں ـــــ " عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ـــــ وہ چند لمحے بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس پی ۔ اے ٹو منیجر ایئر پورٹ ـــــ " دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی ۔

" ایکسٹو منیجر سے بات کراؤ جلدی ـــــ " عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

" یس سر ایک منٹ ہولڈ کیجئے ـــــ " دوسری طرف سے بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" یس سر ایئر پورٹ منیجر بول رہا ہوں ـــــ " چند لمحوں بعد ایک بھاری مگر مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" مسٹر منیجر مجھے پچھلے ایک گھنٹے میں جتنی پروازیں بین الاقوامی روٹس پر گئی ہیں ان کی تفصیل چاہیئے ـــــ " عمران نے کہا ۔

" جناب پچھلے ایک گھنٹے میں بارہ پروازیں مختلف ملکوں کو گئی ہیں "
منیجر نے مؤدبانہ لہجے میں بتایا ۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ ان پروازوں میں سے کتنی ایکریمیا گئی ہیں ـــــ "
عمران نے کہا ۔

" جناب ایکریمیا ایک گھنٹے میں ایک بھی پرواز نہیں گئی البتہ ابھی چند

منٹ بعد ایک پرواز جانے والی ہے ـــــ" مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اس پرواز کے مسافروں کی لسٹ ہے تمہارے پاس ـــــ" عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں ایک کاپی میرے پاس موجود ہے ـــــ" مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ سب پہلے سے بک مسافر ہیں یا کوئی ایمرجنسی میں گیا ہے۔ ایک دو تین چار جتنے بھی مسافر ہوں ـــــ" عمران نے کہا۔

" یہ سب پہلے سے بک مسافر ہیں جناب ایک ہفتہ سے بھی پہلے کی بکنگ ہے ـــــ" مینجر نے چند لمحوں کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ گذشتہ ایک گھنٹے میں جانے والی پروازوں میں ایمرجنسی مسافروں کی کتنی تعداد ہے اور وہ کس کس پرواز سے گئے ہیں ـــــ" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

" اس کے لیے آپ کو چند لمحے انتظار کرنا ہوگا۔ میں متعلقہ شعبے سے معلومات حاصل کر کے بتا سکتا ہوں ـــــ" مینجر نے جواب دیا۔

" او۔ کے میں انتظار کر رہا ہوں مگر جلدی میرا وقت بے حد قیمتی ہے" عمران نے کہا۔

" میں جانتا ہوں جناب آپ صرف چند لمحے انتظار فرمائیں ـــــ" مینجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران خاموش ہو گیا تقریباً پانچ منٹ بعد مینجر کی آواز آئی۔

" ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں ـــــ" مینجر نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

" ہاں بولو ـــــ" عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

" جناب مغربی جرمنی جانے والی پرواز میں دو ایمرجنسی مسافر سوار ہوئے ہیں مسٹر اینڈ مسز مائیکل ـــــ اصل مسافروں نے اچانک ہی سیٹیں کینسل کروا دی تھیں ـــــ اور ایک بات اور بھی سامنے آئی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ آپ کے کام آجائے ـــــ انکوائری آپریٹر مسٹر جابر علی نے ان مسافروں کو بک کیا اور انھوں نے ہی تمام ضروری کارروائیاں مکمل کیں اور وہ خود انھیں جہاز تک چڑھانے بھی گیا تھا ـــــ" مینجر نے جواب دیا۔

" اوہ یہ مسٹر جابر علی اس وقت ڈیوٹی پر ہیں ـــــ" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں جناب ان کی ڈیوٹی آف ہو چکی ہے ـــــ" مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان کے گھر کا پتہ ـــــ" عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں وہ بتا سکتا ہوں۔ ایک لمحہ توقف کیجئے ـــــ" دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد مینجر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" جناب وہ الریاض کالونی کے مکان نمبر گیارہ سو پچپن سی بلاک میں رہتا ہے ـــــ" مینجر نے پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے شکریہ اور سنئے اٹ از سیکرٹ۔ اس گفتگو کا کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے ـــــ" عمران نے کہا۔

" میں سمجھتا ہوں جناب آپ بے فکر رہیں ـــــ" مینجر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر دوبارہ نمبر گھمانے لگا۔

"ایکسٹو ـــــــ" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"بلیک زیرو مجرم مشن میں کامیاب ہو گئے ـــــ جس مشن کو ہم سب سے آسان سمجھ رہے ہیں ـــــ وہی سب سے مشکل بن گیا ہے ـــــ" عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب کیا کہہ رہے ہیں آپ کیسا مشن ـــــ" بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی اور عمران نے اُسے تفصیل سے بتایا کہ کس طرح مجرم سر راشد کے میک اپ میں سر داؤد کی لیبارٹری سے ادھورا فارمولا لے اڑے ہیں۔

"اوہ تو یہ چکر ہے آپ بھلا کون سوچ سکتا تھا کہ وہ ادھورا فارمولا ہی مجرموں کو چاہیے تھا ـــــ لیکن مجرم ابھی نکلے نہیں ہوں گے۔ انھیں یہیں گھیرا جا سکتا ہے ـــــ" بلیک زیرو نے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا ـــــ ایسے مجرم مشن مکمل ہوتے ہی رکتے نہیں ہیں بہر حال تم ایسا کرو کہ تمام ممبروں کو ہدایت کر دو کہ وہ ایئر پورٹ کی نگرانی کریں اور شہر سے باہر جانے والے راستوں کی بھی ـــــ ہو سکتا ہے مجرم کار کے ذریعے کسی اور شہر جا کر وہاں سے باہر نکلنے کی کوشش کریں۔ خاص طور پر اس زخمی حبشی کو خیال میں رکھا جائے ـــــ اگر اسے لے جایا گیا تو وہ فوراً سامنے آجائے گا ـــــ مجھے ایک کلیو ملا ہے میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں ـــــ" عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"سلیمان ـــــ" عمران نے تیز لہجے میں سلیمان کو پکارتے ہوئے کہا۔

"جناب فرمایئے ـــــ" سلیمان نے دوسرے ہی لمحے دروازے

میں نمودار ہوتے ہوئے کہا ـــــ اس کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا وہ عمران کے موڈ کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اس لیے موڈ کے مطابق اس کا ردِّ عمل ہوتا تھا۔

"یہ برتن سمیٹ لو ـــــ" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے ڈرائنگ روم میں گھستا چلا گیا ـــــ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو اُس نے چست لباس پہن رکھا تھا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکلا اور فلیٹ کی سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

سوازو کے چہرے پر مایوسی کے آثار طاری تھے۔ اس کی آنکھوں میں البتہ وحشت کی جھلکیاں تھیں ـــــ وہ کمرے کے بیڈ پر بے بس پڑا ہوا تھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں پلستر میں جکڑی ہوئی تھیں۔

"میں اس حبشی کو پیس کر رکھ دوں گا ـــــ میں اس کے ٹکڑے اڑا دوں گا۔ کاش میری دونوں ٹانگیں جلدی ٹھیک ہو جائیں ـــــ" سوازو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے فکر نہ کریں ـــــ" بستر کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے کہا۔

"ٹریگا تم جلدی کی بات کر رہے ہو میرا دل چاہ رہا ہے کہ ایک لمحہ بھی مزید نہ گزرے اور میں اس حبشی کی گردن توڑ دوں ـــــ" سوازو نے نوجوان کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے جذبات کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپ جیسے آدمی کے

لئے یہ شکست واقعی ناقابل فراموش ہے ـــــ" مادام بھی کہہ رہی تھیں۔ کہ سوازو کو ابھی مزید ٹریننگ کی ضرورت ہے ـــــ" ٹریگا نے کہا۔

"ہاں اسی بات کا تو مجھے دکھ ہے کہ مجھے مادام کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا ـــــ بس اتفاق ہے کہ میں مار کھا گیا اور تم دیکھنا میں ٹھیک ہوتے ہی مادام پر یہ ثابت کر دوں گا کہ مجھے مزید ٹریننگ کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس حبشی کا سر مادام کو تحفے میں پیش کر دوں گا ـــــ پھر مادام کو پتہ چلے گا کہ سوازو کیا ہے ـــــ" سوازو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ کو معلوم ہے کہ وہ حبشی کہاں ہے ـــــ آپ اسے کہاں تلاش کریں گے ـــــ" ٹریگا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"میں اسے تلاش کر دوں گا چاہے مجھے پوری دنیا کا چکر کیوں نہ لگانا پڑے ـــــ چاہے مجھے زمین کی آخری تہہ کو کیوں نہ کھنگالنا پڑے۔ میں تو اسے تلاش کر دوں گا ـــــ بس کسی طرح میں ایک بار ٹھیک ہو جاؤں" سوازو نے بڑے با اعتماد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سوازو میں تمہاری بہادری اور دلیری کی بنا پر تمہاری دل سے عزت کرتا ہوں ـــــ تمہیں معلوم ہے کہ مادام ہٹیلہ ہائی برڈ کے ساتھ چلی گئی ہے ـــــ اب اس کوٹھی میں ہم دونوں اور چار دیگر ساتھی باقی رہ گئے ہیں ـــــ مادام کا مشن مکمل ہو چکا ہے۔ اگر تم ٹھیک ہوتے تو ہم بھی چلے جاتے۔ اب ہم صرف تمہاری وجہ سے رکے ہوئے ہیں اور بالکل فارغ ہیں ـــــ تمہیں ابھی ٹھیک ہونے میں کم از کم ایک ہفتہ لگ جائے گا۔ اس لیے اگر تم کہو تو تمہاری خاطر میں اتنا کر سکتا ہوں کہ خود اس حبشی کو تلاش کر دوں ـــــ تاکہ جب تم ٹھیک ہو جاؤ تو تمہیں فوری طور پر

انتقام لینے کا موقعہ مل سکے ____" ٹریگا نے کہا۔

" اوہ ٹریگا میرے دوست بہت بہت شکریہ واقعی میری وجہ سے تم سب کو تکلیف ہو رہی ہے۔ میں اس کے لیے تم سب کا ممنون رہوں گا۔ ویسے اگر تم یہ کام کر ڈالو تو ہم سب کو آسانی ہو گی میں ٹھیک ہوتے ہی اس حبشی کا سر اتار دوں گا اور پھر ہم فوراً ہی یہاں سے نکل چلیں گے ____" سوانزو نے ٹریگا کا ہاتھ پکڑ کر اسے ممنونانہ انداز میں دباتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے تم فکر نہ کرو۔ تمہارے ٹھیک ہونے تک میں اس حبشی کو تلاش کر لوں گا بلکہ اگر مجھ سے ہو سکا تو میں اسے اغوا کر کے یہاں لے آؤں گا تاکہ تم آسانی سے اس سے انتقام لے سکو ____" ٹریگا نے جواب دیا۔

" ویری گڈ۔ ویری گڈ ____ لیکن احتیاط سے کام کرنا۔ وہ حبشی بے حد خطرناک آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس کے ہاتھوں مارے جاؤ ____" سوانزو نے کہا۔

" اوہ تم فکر نہ کرو سوانزو ____ میں مادام کا نمبر دو ہوں۔ میں ایسے کاموں میں ماہر ہوں ____" ٹریگا نے جواب دیا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا ____ اور سوانزو ایک بار پھر انہی خیالات میں ڈوب گیا کہ کس طرح وہ جوانا سے بھرپور انتقام لے سکتا ہے۔

ادھر ٹریگا سوانزو کے کمرے سے باہر نکلتے ہی سیدھا اپنے مخصوص کمرے میں آیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس حبشی کو کس طرح تلاش کیا جا سکے۔ چند لمحے وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر وہ ایک فیصلے تک پہنچ گیا ____ اور دوسرے لمحے وہ اٹھا اور پھر اپنے ساتھیوں کو ہوشیار رہنے کا کہہ کر وہ پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد اس کی کار کوٹھی کے پھاٹک سے

نکل کر شہر کی طرف دوڑتی چلی گئی۔

عمران نے کار الرضا کالونی کے چوک پر روکی اور خود پیدل مکانوں کے نمبر دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا ____ یہی بلاک تھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ مکان نمبر گیارہ سو پچپن کے سامنے پہنچ گیا۔ مکان کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور سامنے دو چھوٹے چھوٹے معصوم بچے کھیلنے میں مصروف تھے ____ دروازے پر ٹاٹ کا پردہ لٹکا ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اندر عورتیں موجود ہیں۔

عمران کو اس گلی میں دیکھ کر گلی میں کھیلتے ہوئے بچے اس کے ارد گرد اکٹھے ہونے لگے ____ گلی میں چارپائیاں بچھائے بیٹھے بوڑھے مرد اور عورتیں بھی گردنیں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھ رہے تھے۔

عمران نے مکان نمبر گیارہ سو پچپن کے سامنے رک کر اس کے دروازے کو تھپتھپایا۔

" ابو گلی پل ہیں ____" مکان کے سامنے کھیلنے والے بچوں نے

عمران کو دستک دیتے دیکھ کر توتلی زبان میں کہا۔

" اچھا چیل اَبّو کو باھل بلالاؤ ——" عمران نے بھی —— توتلی زبان میں کہا۔

اور بچے اچھلتے کودتے اندر داخل ہو گئے۔ اُن کی آواز باہر تک سنائی دے رہی تھی۔

" اَبو۔ اَبو باھل —— آدمی کھلا ہے آؤ ——"

بچوں نے اندر توتلی زبان میں شور مچا دیا۔

" اچھا تمھاری طرح توتلا ہے وہ بھی ——" اندر سے ایک ہنستی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر پردہ ہٹا کر ایک تیس پینتیس سالہ نوجوان باہر آ گیا۔ اس نے پاجامہ اور بنیان پہنی ہوئی تھی۔

" آپ کا نام جابر علی ہے ——" عمران نے اُسے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے پوچھا۔ لہجہ سپاٹ تھا۔

" جی ہاں۔ کیوں ——" جابر علی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر اُلجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

" یا تو آپ لباس بدل کر میرے ساتھ آئیے —— یا پھر آپ کی بیٹھک ہو تو وہیں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ میں سنٹرل انٹیلی جنس سے آیا ہوں ——" عمران نے خشک لہجے میں کہا اور سنٹرل انٹیلی جنس کے الفاظ سنتے ہی جابر علی کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔

" م۔ م۔ مگر ....." جابر علی نے تھوک نگلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ یک لخت زرد پڑ گیا تھا۔

" گھبرائیے نہیں آپ سے صرف چند باتیں دریافت کرنی ہیں ——"

عمران نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے اُسے تسلی دی۔

" جی بہتر۔ ٹھہریے میں دروازہ کھولتا ہوں ——" جابر علی نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر وہ اندر غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ساتھ والا دروازہ کھلا اور جابر علی نے عمران کو اندر بلا لیا —— عمران اندر داخل ہوا تو یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک سستا سا صوفہ اور ایک سنٹر ٹیبل پڑی ہوئی تھی۔ ٹیبل پر کپڑا پڑا ہوا تھا جس پر مختلف رنگوں کے پھول کڑھے ہوئے تھے۔ کارنس پر جابر علی کی جوانی کا ایک فوٹو رکھا ہوا تھا جس میں وہ کسی فلم کا ہیرو دکھائی دینے کی سخت کوشش میں مصروف تھا۔

" آپ کیا پئیں گے ——" جابر علی نے پوچھا۔

" آپ دروازہ بند کر دیں اور پھر میرے سامنے بیٹھ جائیں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے ——" عمران نے اس بار کرخت لہجے میں کہا۔

اور جابر علی کسی معمول کی طرح چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے دروازے کی کنڈی لگا دی اور خود واپس آ کر سامنے رکھی ہوئی پلاسٹک سے بنی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا —— عمران نے محسوس کیا کہ اندر والے دروازے کے ساتھ کوئی کھڑا ہے۔ وہ سمجھ گیا کہ جابر علی کی بیگم شاید سن گن لینے کے لیے آ کھڑی ہوئی ہے۔

" دیکھیے مسٹر جابر علی میرے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں ہے —— اور نہ صرف میرے پاس بلکہ پورے ملک کے پاس۔ آپ سے جو پوچھا جائے ٹھیک ٹھیک بتا دیجئے۔ اسی میں آپ کا بھلا ہے۔ یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ آپ کے چھوٹے چھوٹے

معصوم بچے ہیں۔ جن کی وجہ سے آپ اپنے پیروں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ورنہ ملک دشمن لوگوں کے لیے ہمارے دلوں میں کوئی نرم گوشہ نہیں ہوتا۔" عمران کا لہجہ بے پناہ تلخ ہو گیا۔

"م۔ م۔ میں ملک دشمن۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے جناب۔" جابر علی نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مسٹر اینڈ مسز مائیکل کو ملک سے فرار کرنے کے لیے کتنی رقم حاصل کی ہے ——" عمران نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"م۔ مسٹر اینڈ مسز مائیکل...... میں نے ..... رقم .... نہیں میں تو....." جابر علی پر ہکلاہٹ کا دورہ پڑ گیا۔

"انہیں جانتا بھی نہیں —— یہی کہنا چاہتے ہیں —— دیکھئے۔ یہ دونوں بین الاقوامی مجرم تھے جو ہمارے ملک کا ایک اہم ترین راز لے کر فرار ہو رہے تھے۔ آپ کے گھر کی صورت حال دیکھتے ہوئے مجھے یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ نادانستگی میں یا پھر فوری لالچ کے تحت ان کے آلہ کار بن گئے ہیں —— ویسے ہمارے پاس دستاویزی ثبوت موجود ہیں کہ آپ نے ان کے تمام کاغذات تیار کرائے۔ ان کی ٹکٹیں خریدیں اور انہیں جہاز تک چھوڑ آئے —— اس لیے انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ جو کچھ آپ جانتے ہیں صاف صاف بتا دیجئے۔ ہمیں آپ کو انعام میں ملی ہوئی رقم نہیں چاہیے۔ ہمیں صرف معلومات چاہئیں۔ اور یہ صرف آپ کے ساتھ رعایت ہے۔ ورنہ اگر آپ کے معصوم بچے مجھے نظر نہ آتے تو اس وقت آپ کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ چکی ہوتیں —— ایک آنکھ سے آپ محروم ہو چکے ہوتے اور آپ کا آدھا گلا کٹ چکا ہوتا —— ہم

معلومات حاصل کرنے کے لیے یہی طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ میں آپ کو آخری بار وارننگ دے رہا ہوں کہ آپ اپنے بچوں پر ان محترمہ پر جو دروازے کے ساتھ لگی کھڑی ہماری باتیں سُن رہی ہیں —— رحم کھاتے ہوئے سب کچھ صاف صاف بتا دیجئے ——" عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"ج۔ ج۔ جناب۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ نہ ہی میں مسٹر اینڈ مسز مائیکل کو جانتا ہوں۔ نہ ہی میں نے انہیں پہلے دیکھا تھا۔ میری ڈیوٹی آف ہونے والی تھی کہ مغربی جرمنی جانے والی پرواز کے دو مسافروں نے مجھے اطلاع دی کہ ان کی سیٹیں کینسل کر دی جائیں —— ایسا چونکہ اکثر ہوتا رہتا ہے۔ اس لیے میں نے متعلقہ شعبے کو اطلاع کر دی۔ اُسی لمحے ایک عورت کا فون آیا —— اُس کا لہجہ غیر ملکی تھا۔ اُس نے پوچھا کہ انہیں بہت ایمرجنسی ہے۔ اگر مغربی جرمنی جانے والے جہاز میں انہیں دو سیٹیں مل جائیں تو وہ مجھے سو ڈالر انعام دیں گی —— آپ جانتے ہیں سو ڈالر میرے جیسے تھوڑی تنخواہ والے کے لیے بہت بڑا لالچ ہے اور پھر دو سیٹیں موجود بھی تھیں —— اور یہ کوئی غیر قانونی کام بھی نہ تھا۔ اس لیے میں نے فوراً ہی حامی بھر لی۔ انہوں نے مسٹر اینڈ مسز مائیکل کے نام پر بکنگ کرنے کے لیے کہا۔ پرواز چونکہ ایک گھنٹے کے بعد جانی تھی اس لیے میں نے فوراً ہی ایئرپورٹ پر پہنچنے کے لئے کہا —— انہوں نے بتایا کہ اُن کے دشمن انہیں روکنا چاہتے ہیں اس لیے اگر میں کوئی ایسا بندوبست کر دوں کہ وہ کسی کے نظروں میں آئے بغیر جہاز تک پہنچ جائیں تو وہ مجھے دو سو ڈالر انعام دیں گے۔ جس پر میں نے انہیں گیٹ وے نمبر ۳ پر آنے کے لیے کہا۔

اور پھر میں نے ایک دوست سے رقم مانگی۔ ان کے نام پر دو ٹکٹیں خریدیں۔
اور گیٹ نمبر ۳ پر پہنچ گیا۔ وہ دونوں ٹیکسی پر وہاں آئے ——— میں نے
انھیں ایک طرف بٹھایا۔ ان کے پاسپورٹ اور ویزے لیے اور پھر
میں نے خود ہی ان پر مہریں لگوائیں۔ وہ پاسپورٹ اور ویزے بالکل درست
اور قانونی تھے۔ پھر جب پرواز جانے لگی تو میں انھیں پائلٹ روم سے
لے جا کر جہاز پر چھوڑ آیا ——— انھوں نے ٹکٹوں کی رقم کے علاوہ
پانچ سو ڈالر انعام دیئے۔ کیونکہ کام بالکل قانونی تھا۔ اس لیے جناب میں
نے ایسا کیا ——— اگر مجھے ذرا بھی شبہ ہو جاتا کہ وہ مجرم ہیں یا ہمارے
ملک کے دشمن ہیں تو میں لاکھوں ڈالر کے بدلے میں بھی انھیں منہ نہ لگاتا۔
جناب یہ ہے اصل کہانی ——— اب آپ چاہیں مجھے سزا دے
دیں ———" جابر علی نے تقریباً روتے ہوئے ساری کہانی سنادی۔

" ان دونوں کے حلیئے بتاؤ ———" عمران نے اسی طرح سخت
لہجے میں پوچھا۔

" جناب عورت ادھیڑ عمر کی تھی ——— لیکن اس کی آنکھیں ایسی تھی
جیسے وہ بھرپور جوان ہوں۔ مرد البتہ درمیانی عمر کا تھا۔ بڑا سمارٹ اور
سڈول جسم والا ———" جابر علی نے حلیہ بتانے کے ساتھ ساتھ
یہ نشانیاں بھی بتادیں اور عمران فوراً سمجھ گیا کہ یہ دونوں مادام بٹلر اور
ہائی برڈ تھے۔

" وہ ٹیکسی پر آئے تھے۔ اس ٹیکسی کا نمبر یاد ہے ———" عمران نے پوچھا۔

" ج۔ جی ہاں ——— بس اچانک ہی میری نظر پڑ گئی۔ جناب عجیب
سا نمبر تھا۔ اس لیے یاد رہ گیا ———" ایم۔ بی۔ ٹی۔ سات سو چھیاسی"۔

جابر علی نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہوں آپ نے بہت بڑا جرم کیا ہے۔ ایئر پورٹ پر انٹلی جنس ان
کی نگرانی کر رہی تھی لیکن آپ نے انھیں خفیہ راستے سے لے جا کر جہاز پر
سوار کر دیا۔ لیکن چونکہ یہ سب کچھ آپ سے نادانستگی اور لالچ میں ہوا
ہے ——— اس لیے آپ کو معاف کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ اسی
جرم میں آپ کو گولی ماری جا سکتی تھی ———" عمران نے تلخ لہجے میں
کہا اور اٹھ کر کھڑا ہوا۔

" آپ کی مہربانی جناب ——— بس جناب غلطی ہو گئی آئندہ میری توبہ
میں ایسا کام نہیں کروں گا ———" جابر علی نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

" اور سنیے ایئر پورٹ منیجر یا کوئی دوسرا شخص اس سلسلے میں آپ سے
بات چیت کرے تو انھیں رقم کے متعلق بالکل نہ بتائیں۔ ورنہ آپ پر
فرد جرم عائد ہو جائے گی۔ آپ اس رقم سے اپنے بچوں اور بیوی کے
لیے کوئی اچھا سا سامان خرید لیں۔ خدا حافظ ———" عمران نے
کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔

" آپ جا رہے ہیں ———" عمران کے باہر نکلتے ہی ایک بچے نے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں میں جا رہا ہوں۔ تم کھیلو ———" عمران نے اس کے گال
پر پیار سے چپت لگاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا گلی سے
باہر نکلتا چلا گیا ——— اب یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ مادام بٹلر اور
ہائی برڈ اس ادھورے فارمولے کی فلم سمیت ملک سے باہر جا چکے ہیں۔
مگر وہ مغربی جرمنی کیوں گئے ہیں۔ حالانکہ مادام بٹلر اور ہائی برڈ کا تعلق

ایکریمیا سے تھا۔ لیکن وہ گئے مغربی جرمنی تھے۔ عمران نے سوچ سوچ کر یہی فیصلہ کیا کہ وہ صرف چکر دینے کے لیے مغربی جرمنی گئے ہوں گے۔ مغربی جرمنی سے وہ ایکریمیا چلے جائیں گے ـــــــ جابر علی کی باتوں سے ایک اور مسئلہ بھی واضح ہو گیا تھا کہ وہ حبشی سوازدان کے ہمراہ نہیں گیا۔ اُسے وہ لوگ یہیں چھوڑ گئے ہیں۔ اب اُسی کے ذریعے ہی اُن کا کلیو مل سکتا ہے۔

عمران کار چلاتا ہوا الرضا کالونی سے واپس شہر کے وسطی چوک پر آیا۔ جہاں شہر میں چلنے والی ٹیکسیوں کا مین دفتر تھا ـــــــ یہاں ٹیکسیوں کے بارے میں ہر قسم کی معلومات حاصل ہو سکتی تھیں اور پھر اتفاق تھا کہ جس کا نمبر ایم۔ بی۔ ٹی۔ سات سو چھیاسی تھا۔ وہیں دفتر میں کھڑی مل گئی۔ اس کا ڈرائیور دفتر میں کسی کام سے آیا تھا۔ عمران نے جب اُس سے پوچھ گچھ کی تو اُس نے بتایا کہ اُس نے اس غیر ملکی جوڑے کو گلشن کالونی کے چوک سے سوار کیا تھا ـــــــ وہ اسی چوک پر ٹیکسی کے انتظار میں کھڑے ہوئے تھے ـــــــ عمران اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوا باہر آیا اور پھر اُس نے کار گلشن کالونی کی طرف موڑ دی ـــــــ اب تو یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ مجرموں کی رہائش گلشن کالونی میں تھی ـــــــ تھوڑی دیر بعد وہ گلشن کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ گیا ـــــــ یہاں ایک کیفے اور ایک پیٹرول پمپ تھا ـــــــ عمران نے کار کیفے کے باہر روکی اور پھر اُتر کر اندر داخل ہو گیا۔ کیفے میں چند اور آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور ایک نوجوان کاؤنٹر پر کھڑا کاغذ پر کسی حساب کتاب میں مصروف تھا۔ عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جیب سے ایک کارڈ نکالا اور نوجوان کے سامنے رکھ دیا۔

"جی فرمائیے ـــــــ" نوجوان نے چونک کر پہلے عمران کی طرف دیکھا۔ اور پھر کارڈ کی طرف ـــــــ کارڈ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے چیف آفیسر کا تھا۔ اس لیے نوجوان کا چہرہ کارڈ دیکھتے ہی زرد پڑ گیا۔

"جج جج۔ فرمائیے ـــــــ" نوجوان نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کالونی میں کچھ غیر ملکی رہتے ہیں جن کے ساتھ ایک دیوہیکل حبشی بھی رہتا ہے۔ آپ اس کوٹھی کا نمبر بتا دیجئے ـــــــ" عمران نے کارڈ اٹھاتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ سوازو کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ وہ کوٹھی نمبر ۱۰۵ میں رہتا ہے ـــــــ بڑا غصہ ور اور خوفناک آدمی ہے۔ ایک بار اُس نے ہمارے کیفے کے برتن توڑ دیئے تھے جس پر میں اپنے مالک کے ساتھ اس کی مالکہ کے پاس کلیم کے لیے گیا تھا۔ اس لیے مجھے کوٹھی نمبر یاد ہے ـــــــ" نوجوان نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ بہت بہت شکریہ آپ نے واقعی کام کی بات بتائی ہے ـــــــ" عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑا۔

"سنیئے ـــــــ" نوجوان نے اُسے آواز دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے ـــــــ" عمران نے مڑ کر کہا۔

شاید یہ بات آپ کے کام کی ہو ـــــــ ان غیر ملکیوں میں سے ایک نوجوان جس کا نام ٹریگا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں آیا تھا۔ اس نے یہاں سے ہوٹل قلوپطرہ میں ٹیلیفون کر کے منیجر سے بات کی تھی ـــــــ وہ بھی ایک حبشی کی بابت منیجر سے پوچھ رہا تھا جس نے شاید سوازو کے ساتھ لڑائی لڑی تھی جس پر منیجر نے اُسے بتایا کہ وہ

جبشی کسی پرنس آف دھمپ کا ساتھی ہے اور پرنس آف ڈھمپ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر ۲۰۰ میں رہتا ہے۔ اس پر اس ٹریگا نے شکریہ ادا کیا تھا اور پھر وہ ٹیلیفون رکھ کر واپس چلا گیا۔ میں نے اس کی کار مڑ کر واپس کوٹھی کی طرف جاتی ہوئی دیکھی تھی ——" نوجوان نے کہا۔

"ٹھیک ہے شکریہ ——" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کیبنے سے باہر نکلتا چلا آیا —— بہرحال اس نے مادام ٹیلر کے اڈے کا پتہ چلا لیا تھا۔ چنانچہ اس نے کار آگے بڑھائی اور تھوڑی دیر بعد اس نے کوٹھی نمبر ایک سو پانچ کو چیک کر لیا —— اس نے کار ذرا فاصلے پر جا کر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ کوٹھی سے ملحقہ گلی میں گھستا چلا گیا۔ شام کا دھندلکا پھیل چکا تھا —— لیکن اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ رات ہونے کا انتظار کرتا۔ اس لئے وہ کوٹھی کی پشت پر آیا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک رسّی نکال کر اور اس کے سرے پر لگے ہوئے سخت پلاسٹک کے آنکڑے کو لگا کر دیوار کی دوسری طرف پھینک دیا آنکڑے کی تیز نوکیں کسی رخنے میں اٹک گئیں تو عمران رسّی کی مدد سے تیزی سے دیوار پر چڑھتا چلا گیا۔ دیوار پر پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لیے رکا —— اس نے اندر نظریں دوڑائیں۔ پشت کی طرف سے کوئی شخص نظر نہ آیا اور نہ ہی وہاں کتے تھے۔ اس لیے عمران اطمینان سے اندر کود گیا۔ اس نے رسّی کو لپیٹ کر دوبارہ جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا عمارت کی پشت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمارت دو منزلہ تھی اور پچھلی طرف جتنی بھی کھڑکیاں اور روشندان تھے ان سب پر لوہے کی مضبوط

جالیاں لگی ہوئی تھیں —— عمران تیزی سے ایک پائپ کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے پائپ پر چڑھتا ہوا چھت پر پہنچ گیا —— چھت سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے پہنچا تو اس نے برآمدے میں تین مسلح افراد کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ وہ مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائے ایک دوسرے سے گپوں میں مصروف تھے۔ ان کی باتوں کی آواز سے ہی عمران ٹھٹھکا تھا ورنہ وہ شاید اسی طرح سیڑھیاں اترتا ہوا سیدھا ان کے سامنے برآمدے میں پہنچ جاتا۔ جس جگہ عمران رکا تھا وہاں سے سیڑھیاں موڑ کاٹ کر نیچے جاتی تھیں۔ عمران نے پھرتی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور نکالا اور پھر اس نے کوٹ کی جیب میں رکھا ہوا سائلنسر نکال کر اسے تیزی سے ریوالور کی نال پر فٹ کر دیا —— اس کے بعد وہ آہستگی سے نیچے اترا۔ موڑ پر پہنچ کر وہ تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ اب وہ تینوں مسلح افراد سامنے تھے —— اس کے قدموں کی آواز سنتے ہی تینوں بے اختیار اچھلے اور عمران کو دیکھتے ہی انھوں نے بڑی پھرتی سے کاندھوں سے مشین گنیں اتارنے کی کوشش کی —— مگر عمران انھیں اتنا موقع کہاں دینے والا تھا۔ اس نے پھرتی سے تین بار ٹریگر دبا دیا اور ٹھک ٹھک کی آوازیں ابھریں اور گولیاں ان تینوں کے دلوں میں سوراخ کرتی چلی گئیں۔ اور وہ بے چارے چیخ مارنے کی حسرت دل میں لیے کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح نیچے گرتے چلے گئے —— عمران جھپٹ کر ایک ستون کی آڑ میں ہو گیا۔ کیونکہ ان کے گرنے کی آوازوں سے اندر کے کمرے سے کسی کی آواز سنائی دی تھی —— اور دوسرے لمحے ایک

نوجوان غیر ملکی بھاگتا ہوا راہداری سے نکل کر برآمدے میں آیا۔ ان تینوں کو فرش پر پڑا ہوا دیکھ کر وہ چونکا ہی تھا کہ عمران نے ستون کی آڑ سے ٹریگر دبا دیا اور وہ نوجوان گولی کھا کر لٹو کی طرح گھوما اور پھر دھڑام سے اپنے ساتھیوں سمیت فرش پر گر گیا ——— گولی اس کے بھی دل کو چھیدتی ہوئی گزر گئی۔

اور عمران چند لمحے ستون کی آڑ میں رکا رہا۔ اسی لمحے اسے اندرونی کمرے سے آواز سنائی دی۔

"ٹریگا کیا ہوا۔ یہ کن کے گرنے کی آوازیں ہیں ———" کوئی اندر سے چیخ کر پوچھ رہا تھا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھرنے لگی۔ وہ آواز سے بھی پہچان گیا تھا کہ بولنے والا وہی حبشی سوازد ہے چونکہ اس کی ٹانگیں ٹوٹی ہوئی تھیں ——— اس لیے وہ بے بس پڑا ہوا ہوگا۔ عمران ستون کی آڑ سے نکل کر تیزی سے راہداری میں سے ہوتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں سے اسے سوازد کی آواز سنائی دی تھی ——— وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ چاہے اسے ایک بار پھر سوازد کی ٹانگیں کیوں نہ توڑنی پڑیں وہ ان سے مادام ٹیلر اور ہائی برڈ کے متعلق مکمل معلومات حاصل کر کے ہی واپس جائے گا۔ سوازد کے متعلق اس کو یقین تھا کہ وہ مادام ٹیلر کے قریب رہتا تھا ——— اس لیے اسے سب باتیں پوری طرح معلوم ہوں گی۔ وہ ایسی عورتوں کی نفسیات اچھی طرح جانتا تھا کہ ایسی عورتیں دیوہیکل حبشیوں کو جب بطور محافظ رکھتی ہیں تو پھر وہ ان کا قرب بھی حاصل کر لیتی ہیں۔ وہ قدم بڑھاتا کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ھوٹل کے خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں مادام ٹیلر اور ہائی برڈ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے جہاز سے اتر کر ہوٹل میں پہنچے تھے۔ یہاں آتے ہی مادام ٹیلر نے سب سے پہلے کرافنگہ کے انداز میں سیکرٹ سروس کے چیف سے بات کرنے کی کوشش کی اور جب اس نے چیف کو تلاش کر لیا تو اس نے اسے اپنا ہوٹل کا نمبر بتا کر ٹیلیفون رکھ دیا ——— کہ وہ ان سے اس نمبر پر بات کرے۔ اب وہ چیف کے ٹیلیفون کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"مادام یہ بات چیت تو تمہارے محل میں بیٹھ کر بھی ہو سکتی تھی ———" ہائی برڈ نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں وہ ملک ان کا ہے وہ کسی بھی انداز میں ہم پر اثر انداز ہو سکتے تھے۔ یہاں وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ——— یہاں ہم بڑے مطمئن

"اندازمیں سودے بازی کر سکتے ہیں ـــــــ" مادام ٹیلر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ہائی برڈ کوئی بات کرتا درمیان میں رکھی ہوئی میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی ـــــــ اور مادام نے جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

"بس مادام ٹیلر سپیکنگ ـــــــ" مادام نے خشک اور کرخت لہجے میں کہا۔

"میں چیف بول رہا ہوں مادام ـــــــ آپ مغربی جرمنی پہنچ گئیں ـــــــ" چیف نے حیرت بھرے لہجے میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں میرا اڈہ ہے چیف ـــــــ تمہارے لیے ایک خوشخبری ہے کہ ہائی برڈ اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا اور اس فائل کی فلم اس وقت میرے قبضے میں ہے ـــــــ" مادام نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام کیا واقعی ـــــــ کیا واقعی آپ اتنی جلدی کامیاب ہو گئیں ـــــــ" چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہائی برڈ کے لیے یہ مشن بچوں کا کھیل تھا چیف ـــــــ اس نے صرف چار دن میں فلم حاصل کر لی ہے ـــــــ" مادام نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ مادام ـــــــ ہائی برڈ واقعی عظیم ہے۔ آپ فوراً ایکریمیا آجائیں یا پھر میں آپ کے پاس اپنا آدمی بھیج دوں ـــــــ" چیف کے لہجے میں بے پناہ مسرت تھی۔

"کس لیے آدمی بھیج رہے ہو ـــــــ" مادام نے کہا۔

"اوہ مادام وہ فلم آپ نے ہمارے حوالے کرنی ہے ـــــــ" چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ تو آپ کے حوالے کرنی ہے۔ لیکن اس فلم کی اہمیت بے پناہ ہے۔ اگر میں یہ فلم روسیاہی حکومت کے ہاتھوں بیچ دوں اور آپ کی رقم آپ کو واپس کر دوں تو کیسا رہے گا ـــــــ" مادام نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ آپ اس سلسلے میں پہلے بھی ہم سے خطیر رقم حاصل کر چکی ہیں ـــــــ اب یہ فلم ہماری ملکیت ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ روسیاہ حکومت کے لیے یہ فلم بیکار ہے۔ یہ فارمولا ادھورا ہے۔ اس کا بقیہ حصہ ہمارے پاس ہے ـــــــ" چیف نے تلخ لہجے میں کہا۔

"مجھے یہ بات سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ روسیاہ والے خود ہی بقیہ حصہ حاصل کر لیں گے یہ ان کا دردِ سر ہے۔ وہ مجھے اس حصے کے لیے دو کروڑ ڈالر دینے پر تیار ہیں۔ بولو ـــــــ" مادام نے پہلے سے بھی زیادہ خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ تو بے ایمانی اور بے اصولی ہے۔ ہائی برڈ کی شان میں یہ بات نہیں جاتی کہ آپ اس طرح ہمیں بلیک میل کریں۔ آپ یہ فلم فوری طور پر ہمارے حوالے کر دیں ـــــــ" چیف نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری پھر تم خود حاصل کرتے پھرو۔ میں روسیاہ سے سودا کر لیتی ہوں۔ باقی رہے تمہارے وہ چیک تو وہ تمہیں واپس مل جائیں گے۔ بات ختم۔ تمہاری رقم تمہارے پاس پہنچ گئی پھر تمہارا کیا کلیم باقی رہ جائے گا ـــــــ" مادام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ـــــــ میں حکومت سے بات چیت کرتا ہوں۔ پھر وہ جو فیصلہ کریں۔ آپ ایسا کریں کہ ایکریمیا آجائیں پھر وہاں مزید بات چیت

ہو جائے گی ـــــ" چیف نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"نہیں سودا نہیں ہوگا ـــــ رقم بھی یہیں مجھے ملنی چاہیے میں ایکریمیا رقم حاصل کرنے کے بعد آؤں گی ـــــ میں اس کے لیے زیادہ سے زیادہ تمہیں چھ گھنٹے کا وقت دے سکتی ہوں۔ چھ گھنٹے کے بعد میں اس کا سودا روسیاہ والوں سے کر کے فلم ان کے حوالے کر دوں گی ـــــ" مادام نے کہا۔

"اوہ مادام اتنی جلدی بات چیت ممکن نہیں ـــــ آپ کچھ وقت دیں" چیف نے کہا۔

"سوری یہ بھی زیادہ وقت ہے اور سنو اگر تم نے ایجنٹوں کے ذریعے کوئی چکر چلانے کی کوشش کی تو پھر نہ صرف تم فلم سے ہمیشہ کے لیے ہاتھ دھو بیٹھو گے بلکہ تمھاری رقم بھی ڈوب جائے گی اور ساتھ ہی تمھاری نوکری بھی سمجھے ـــــ چھ گھنٹے کے اندر مزید ایک کروڑ ڈالر کا ڈرافٹ یہاں بھجوا دو ورنہ ......"

مادام نے ورنہ کے بعد کا فقرہ جان بوجھ کر ادھورا چھوڑ دیا۔

"مادام یہ بہت رقم ہے۔ اچھا ایسا کریں پلیز کہ میں مزید آپ کو پچاس لاکھ ڈالر دے سکتا ہوں مادام پلیز ـــــ" چیف نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رقم تو کم ہے چلو ٹھیک ہے چونکہ پہلا حق تمھارا ہے۔ اس لیے مجھے یہ سودا منظور ہے ـــــ رقم بھجوا دو اور فلم لے جاؤ ـــــ اور سنو اسی کر افگر کو بھیجنا ـــــ" مادام نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام آپ پلیز کل تک انتظار کریں۔ کل گیارہ بجے کر افگر آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ مزید پچاس لاکھ ڈالر کا ڈرافٹ لے کر۔

"آپ رقم لے کر فلم اس کے حوالے کر دیجئے گا ـــــ" چیف نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے کل گیارہ بجے تک میں منتظر ہوں گی ـــــ" مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"واقعی تم بزنس کے معاملات میں ماہر ہو مادام ـــــ پچاس لاکھ ڈالر مزید اینٹھ لیے تم نے ـــــ" ہائی برڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ان حکومتوں کو نہیں جانتے ابھی تو مزید ان سے نکل آتے لیکن ایک معمولی سے کیس کے لیے ڈیڑھ کروڑ ڈالر میرے خیال میں خاصی معقول رقم ہے ـــــ" مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اس کے بعد مادام نے رسیور اٹھایا اور ٹپنگ کر کے آپریٹر سے رابطہ قائم کیا۔

"یس فرمائیے ـــــ" دوسری طرف سے ہوٹل ایکس چینج کے آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے پاکیشیا کے دارالحکومت میں فون نمبر سات چھ چار تین دو ایک صفر پر مسٹر ٹریگا یا مسٹر سوازو سے بات کرنی ہے ـــــ" مادام نے آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انھیں کیا بتایا جائے کہ کون ان سے بات کرنا چاہتا ہے ـــــ" آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

"مادام ٹیلر ـــــ" مادام ٹیلر نے جواب دیا۔

"اوکے مادام چند لمحوں میں رابطہ مل جائے گا ـــــ" آپریٹر نے کہا اور مادام نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"سوازو کے لیے پریشانی ہے ـــــ" ہائی برڈ نے برا سا منہ بناتے

ہوئے کہا۔

" ارے یہ تمھاری عادت بری ہے کہ تم حاسد ہو۔ میں تو بس وہاں کے حالات معلوم کرنا چاہتی ہوں ـــــ" مادام نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور ہائی برڈ نے کوئی جواب نہ دیا بس خاموش بیٹھا رہا۔

چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس مادام ٹیلر سپیکنگ ـــــ" مادام نے کہا۔

" مادام مسٹر سوازو سے بات کیجئے وہ لائن پر ہیں ـــــ" آپریٹر نے جواب دیا۔

" او۔ کے بات کرائیے ـــــ" مادام نے کہا اور سوازو کا نام سنتے ہی ہائی برڈ خاموشی سے اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مادام نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور پھر کندھے اچکاتے ہوئے دوبارہ فون کی طرف متوجہ ہو گئی۔

" ہیلو مادام آپ نے خادم کو یاد کیا ہے۔ آپ خیریت سے تو ہیں نا ـــــ" چند لمحوں بعد سوازو کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

" بالکل خیریت سے ہوں۔ سوازو تم بتاؤ تمھاری ٹانگوں کی کیا پوزیشن ہے اور یہ ٹریگا کہاں گیا ہے ـــــ" مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" مادام کچھ دن بعد میں درست ہو جاؤں گا۔ پھر میں اس حبشی سے ایسا انتقام لوں گا کہ اس کی پچھلی ساری نسلوں کی روحیں تڑپ اٹھیں گی۔ مجھے ٹریگا نے بتایا ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ مجھے مزید ٹریننگ کی ضرورت ہے ـــــ یقین کیجئے مادام یہ بات سن کر میرے دل میں آگ بھڑک اٹھی ہے بس بدقسمتی ہے کہ میں اس حبشی سے مار کھا گیا۔ اب میں نے قسم کھائی ہے کہ ٹھیک ہوتے ہی اس کا سر لا کر آپ کے قدموں میں ڈالوں

گا ـــــ یہ میرا عہد ہے ـــــ" سوازو کے لہجے میں بھڑکتے ہوئے انتقام کے شعلے صاف محسوس ہو رہے تھے۔

" اوہ سوازو ڈیئر ایسی کوئی بات نہیں۔ تم اب بھی عظیم ہو لڑائی میں ایسا ہوتا رہتا ہے ـــــ ویسے میری طرف سے اس حبشی سے انتقام لینے کی تمھیں کھلی چھٹی ہے۔ بس اس کے ساتھی پرنس آف ڈھمپ یا علی عمران سے بچ کر رہنا۔ وہ خطرناک آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں تم جیسے ہمیشہ کے لیے ہاتھ دھو بیٹھوں۔ تم ٹھیک ہوتے ہی فوراً میرے پاس ایکریمیا مینشن پہنچ جانا ـــــ" مادام نے جواب دیا۔

" مادام آپ اس وقت مینشن سے ہی بات کر رہی ہیں ـــــ" سوازو نے پوچھا۔

" نہیں میں مغربی جرمنی کے دارالحکومت تاشں ہوٹل بقری ایکیز سے بول رہی ہوں میں کل گیارہ بجے تک یہیں رہوں گی۔ اس کے بعد راز پارٹی کے ہاتھوں میں دے کر مینشن شفٹ ہو جاؤں گی۔ ہائی برڈ ایک ہفتے تک وہاں میرا مہمان رہے گا۔ اس کے بعد وہ نئے مشن تک آزاد ہو گا۔ تم بتاؤ کہ یہ ٹریگا کہاں ہے ـــــ" مادام نے پوچھا۔

" وہ اس حبشی کی تلاش میں گیا ہوا ہے۔ مادام تاکہ میں ٹھیک ہوتے ہی اس سے انتقام لے سکوں ـــــ" سوازو نے جواب دیا۔

" او کے اسے ہوشیار رہنے کا کہہ دینا ـــــ" مادام نے کہا۔

" مگر مادام آپ راز پارٹی کو مینشن میں بھی دے سکتی ہیں۔ پھر مغربی جرمنی جانے کا مقصد نہیں سمجھ سکا ـــــ" سوازو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوازو تم کب سے میرے خاص معاملات میں مداخلت کرنے لگے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں اس معاملے میں ہائی برڈ کو بھی زبان کھولنے کی اجازت نہیں دیتی ——" مادام نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سختی عود کر آئی تھی۔

"آئی ایم سوری مادام —— بس اس حادثے نے میرے دماغ پر بھی غلط اثرات چھوڑے ہیں۔ میں شرمندہ ہوں مادام ——" سوازو نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اب تم نے پوچھ ہی لیا ہے تو بتا دیتی ہوں۔ میں پارٹی سے مزید رقم حاصل کرنا چاہتی تھی۔ ایکریمیا میں ان کی حکومت ہے۔ گو میرے ہاتھ بھی لمبے ہیں لیکن پھر بھی وہ وہاں کی سپر سیکرٹ سروس ہے۔ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ اس لیے میں نے مغربی جرمنی میں بیٹھ کر بات کی۔ اور میں کامیاب رہی۔ وہ پچاس لاکھ ڈالر مزید دینے پر تیار ہو گئے ہیں۔ کل گیارہ بجے ان کا آدمی کرانفرہی جو مینشن میں آیا تھا۔ ڈرافٹ لے کر آئے گا۔ اور راز لے کر چلا جائے گا۔ اس کے بعد ہم فارغ ہو جائیں گے اور پھر ہم مینشن میں منتقل ہو جائیں گے ——" مادام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مادام آپ کی مہربانی —— آپ نے بتا دیا۔ ویسے میں نے صرف اس مقصد کے لیے پوچھا کہ کہیں آپ کے لیے مغربی جرمنی میں کوئی خطرہ نہ ہو ——" سوازو نے کہا۔

"ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ او۔ کے۔ گڈ بائی ——" مادام نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ضرورت تھی اس حبشی گارڈ کو مشن کے متعلق اہم باتیں بتانے کی"۔ ہائی برڈ نے جو اس دوران باتھ روم سے واپس آ گیا تھا۔ بڑا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہائی برڈ میری مرضی ہے کہ میں کسی کو کیا بتاتی ہوں کیا نہیں۔ تم خواہ مخواہ میرا موڈ خراب نہ کرو اور کسی اچھے سے ہوٹل میں شام گزارنے کا پروگرام بناؤ۔ میں چاہتی ہوں کہ آج شام تمہارے ساتھ شاندار انداز میں گزار دوں۔ تمہاری مرضی کے مطابق ——" مادام نے کہا اور ہائی برڈ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ وہ ساری باتیں بھول گیا اور اس نے ٹیلیفون اٹھا کر مختلف ہوٹلوں میں فون کرنے شروع کر دیئے۔ مادام مسکراتی ہوئی اٹھی اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

ختم شد